e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 318 Thursday , August 20 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۳۱۸) لکھنؤ، بروز جمعرات ۲۰-اگست ۲۰۲۶ء مطابق ۷-ربیع الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

جھارکھنڈ میں 22 امتحانات منسوخ کرنے کا نوٹیفکیشن جاری

رانچی: (ایجنسی) جھارکھنڈ میں جے پی ایس سی اور جے ایس ایس سی کی بھرتی امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف گزشتہ 26 روز سے جاری طلبہ تحریک بدھ کو ختم ہوگئی۔ طلبہ نے ریاستی حکومت کی جانب سے 22 امتحانات منسوخ کرنے اور 45 امتحانات میں مبینہ گڑبڑی کی جانچ کے لیے نوٹیفکیشن جاری کیے جانے کے بعد تحریک ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ تحریک ختم کرنے کا رسمی اعلان شام 4 بجے کیا جائے گا، جس کے بعد شام 6 بجے جے پال سنگھ منڈا اسٹیڈیم سے طلبہ 'آبھار یاترا' نکالیں گے۔ طلبہ کا کہنا ہے کہ حکومت نے امتحانات میں ہونے والی مبینہ بے ضابطگیوں کی جامع اور غیر جانب دارانہ جانچ کا یقین دلایا ہے۔ اسی یقین دہانی کی بنیاد پر فی الحال تحریک ختم کی گئی ہے۔ تاہم، طلبہ نے واضح کیا ہے کہ وہ اگلے 60 دن تک جانچ کے عمل پر نظر رکھیں گے۔ اگر اس دوران جانچ میں کسی قسم کی لاپروائی، بے ضابطگی یا جانبداری سامنے آئی تو وہ دوبارہ سڑکوں پر اترنے سے گریز نہیں کریں گے۔

ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا کے خلاف گرفتاری وارنٹ جاری

ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا کے خلاف گرفتاری وارنٹ جاری کیا گیا ہے۔ ایک شکایت کے معاملے میں کرشن نگر کی تیسری جوڈیشل مجسٹریٹ عدالت نے یہ وارنٹ جاری کیا ہے۔ ندیا ضلع کے پولیس سپرنٹنڈنٹ اتل وی نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ مہوا موئترا کے خلاف وارنٹ جاری کیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ کے مطابق یہ معاملہ 'بھارتیہ ناگرک سُرکشا سنہتا' کی دفعہ 227 کے تحت دائر شکایت سے متعلق ہے۔ عدالت نے شکایت کی سماعت کے دوران مہوا موئترا کو کئی بار سمن جاری کیا تھا۔ حالانکہ مقررہ قانونی طریقۂ کار کے تحت سمن جاری ہونے کے باوجود عدالت میں حاضر نہ ہونے پر اب عدالت نے ان کے خلاف گرفتاری وارنٹ جاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ پولیس کے مطابق شکایت کے معاملے میں مہوا موئترا کے خلاف 'بھارتیہ نیائے سنہتا' کی کئی دفعات عائد کی گئی ہیں۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس: مختلف مسائل پر قراردادیں منظور

لوک سبھا کی 543 نشستیں 25 سال تک برقرار رکھنے کی تجویز

کھڑگے کا مودی حکومت پر تیکھا حملہ، نوجوانوں کے مستقبل، رام مندر ٹرسٹ اور سرحدی سلامتی پر اٹھائے سوال، اجلاس میں حد بندی سمیت کئی موضوعات پر سنجیدہ غوروخوض

نئی دہلی (ایجنسی) کانگریس نے حد بندی کے معاملے پر اپنا موقف واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ لوک سبھا کی موجودہ 543 نشستوں کی تعداد میں اگلے 25 سال تک اضافہ نہیں کیا جانا چاہیے اور انہی نشستوں میں خواتین کو ایک تہائی ریزرویشن دیا جانا چاہیے۔ کانگریس کی اعلیٰ ترین پالیسی ساز تنظیم کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ کے بعد پارٹی کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال، شعبۂ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش اور شعبے کے سربراہ پون کھیڑا نے بدھ کو پارٹی ہیڈکوارٹر میں مشترکہ پریس کانفرنس میں بتایا کہ تقریباً 4 گھنٹے تک جاری رہنے والی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں 88 ارکان نے شرکت کی اور 35 سے زیادہ ارکان نے مختلف مسائل پر اپنے خیالات پیش کیے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں، پیپر لیک، رام مندر کے چڑھاوے، ذات پر مبنی مردم شماری، ملک کی سرحدوں کی صورتحال، کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کے ساتھ 'شُدھیکرن' کے سلوک اور حد بندی سمیت کئی موضوعات پر سنجیدہ غوروخوض ہوا اور مختلف مسائل پر قراردادیں منظور کی گئیں۔ ''وندے ماترم'' کے مسئلے پر پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں کانگریس رہنماؤں نے کہا کہ پارٹی اس مسئلے پر اپنے پرانے موقف پر ہی قائم ہے۔ مسٹر وینوگوپال نے کہا کہ 1937 میں کانگریس ورکنگ کمیٹی میں منظور کی گئی قرارداد ہی اس موضوع پر پارٹی کی بنیاد ہے۔ مسٹر وینوگوپال نے کہا کہ پیپر لیک ہونے اور بھرتی کے امتحانات میں بے ضابطگیوں کا مسئلہ میٹنگ میں نمایاں طور پر اٹھایا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران حکومت اس مسئلے پر دفاعی حالت میں رہی، جبکہ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے رہنما راہل گاندھی 'طلبہ کی گونج' پروگرام کے ذریعے مسلسل نوجوانوں کی آواز اٹھا رہے ہیں۔ اس مسئلے پر ملک بھر کے نوجوانوں میں غصہ ہے اور کانگریس ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ 'طلبہ کی گونج' پروگرام کوٹا، دہرادون اور پریاگ راج میں ہو چکا ہے اور 22 اگست کو پونے میں ہوگا۔ اس کے بعد یہ مہم ملک بھر کے 800 شہروں اور چھوٹے شہروں تک لے جائی جائے گی۔ مسٹر گاندھی بھی اس کے مختلف پروگراموں میں شرکت کریں گے۔

ملکارجن کھڑگے نے اجلاس میں مودی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے نوجوانوں کے مستقبل، رام مندر ٹرسٹ کے چندے اور چین سے جڑی سرحدی صورتحال سمیت کئی اہم مسائل پر حکومت سے جواب طلب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان تمام معاملات کے مرکز میں ایک بنیادی سوال ہے کہ کیا عوام اس حکومت پر اعتماد کر سکتے ہیں؟ کھڑگے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے افتتاحی خطاب کے اقتباسات شیئر کرتے ہوئے کہا کہ آج کانگریس کی اجتماعی تشویش کا سب سے بڑا موضوع نوجوان ہیں۔ حکومت کی غلط پالیسیوں نے نوجوانوں کو مایوسی کے دلدل میں دھکیل دیا ہے۔ تعلیم مہنگی ہوتی جارہی ہے، اسکول بند ہو رہے ہیں اور تعلیم مکمل کرنے کے بعد بھی نوجوانوں کو پیپر لیک، بھرتی امتحانات میں بے ضابطگیوں اور تقرریوں میں تاخیر کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کانگریس صدر نے سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کی نوجوانوں، تعلیم اور ہنرمندی پر توجہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کے دور میں ووٹنگ کی عمر 21 سے کم کرکے 18 سال کی گئی، نوودیہ ودیالیوں کا نیٹ ورک قائم کیا گیا اور تعلیم کو روزگار و اسکل ڈیولپمنٹ سے جوڑنے کی کوشش ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس اب نوجوانوں کے لیے واضح، جامع اور وقت مقررہ پر مبنی 'ایجوکیشن ٹو ایمپلائمنٹ روڈ میپ' پیش کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

شیر صبر کرتا ہے، جلد بازی نہیں کرتا، اوبی سی کانگریس کی میٹنگ میں راہل گاندھی کا بیان

لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے اوبی سی کانگریس کے زیر اہتمام منعقد میٹنگ میں کچھ اہم باتیں پارٹی لیڈران کے سامنے رکھی ہیں۔ 19 اگست کو سات ریاستوں کے تقریباً 300 ضلعی صدور کے ساتھ انھوں نے ایک اہم میٹنگ کی، جس میں اتر پردیش، پنجاب اور اتراکھنڈ جیسی انتخابی ریاستوں کے علاوہ دہلی، راجستھان اور ہریانہ کے اوبی سی کانگریس کے ضلعی صدور بھی شامل ہوئے۔ میٹنگ میں اوبی سی کانگریس کے قومی صدر انل جئے ہند بھی موجود تھے۔ 'اے بی پی لائیو' پر شائع ایک رپورٹ میں ذرائع کے حوالہ سے بتایا گیا ہے کہ میٹنگ کے دوران راہل گاندھی نے ذات پر مبنی مردم شماری میں اوبی سی کالم نہ ہونے کو لے کر مرکزی حکومت کو نشانہ بنایا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ بی جے پی دل سے ذات پر مبنی مردم شماری نہیں چاہتی۔ اسی لیے مردم شماری میں اوبی سی کالم ہٹا دیا گیا ہے۔ ذرائع کا یہ بھی کہنا ہے کہ راہل گاندھی نے میٹنگ میں کہا کہ ''شیر صبر کرتا ہے، جلد بازی نہیں کرتا۔ مجھے کوئی جلد بازی نہیں ہے۔'' میڈیا رپورٹس کے مطابق میٹنگ میں کانگریس رکن پارلیمنٹ نے وزیر اعظم نریندر مودی پر حملہ بھی کیا۔ انھوں نے کہا کہ 15 اگست کی تقریر میں وزیر اعظم مودی خوفزدہ نظر آ رہے تھے اور ان کی زبان لڑکھڑا رہی تھی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ وزیر اعظم کے پاس اب گنے چنے دن باقی ہیں، وہ جلد جانے والے ہیں۔

بچوں کو جائیداد سے بے دخل کر سکتے ہیں والدین

بزرگ والدین کے حق میں سپریم کورٹ کا اہم فیصلہ، بڑھتی عمر کا مطلب بے عزتی اور عدم تحفظ کے ساتھ زندگی گزارنا نہیں

نئی دہلی۔ (ایجنسی) سپریم کورٹ نے بدھ کے روز کہا کہ بزرگ والدین کو اپنے گھر میں عزت اور تحفظ کے ساتھ رہنے کا حق حاصل ہے۔ اگر بیٹے یا بہو کا گھر میں رہنا بزرگ کے گزر بسر یا تحفظ میں رکاوٹ بن رہا ہو تو وہ انہیں اپنے گھر سے بے دخل کر سکتے ہیں جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس آلوک ارادھے کی بنچ نے کہا کہ بڑھتی عمر کا مطلب بے عزتی یا عدم تحفظ کے ساتھ زندگی گزارنا نہیں ہے۔ مہذب معاشرے کی شناخت اس بات سے ہوتی ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کے ساتھ کتنی عزت اور تحفظ کا برتاؤ کرتا ہے۔ سپریم کورٹ نے یہ حکم لکھنؤ کے روی کانت گپتا سے متعلق معاملے میں سنایا انہوں نے سپریم کورٹ میں ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف اپیل کی تھی جس میں ان کے بیٹے اور بہو کو گھر سے نکالنے کے ایس ڈی ایم اور ضلع مجسٹریٹ کے احکامات کو منسوخ کر دیا گیا تھا

لکھنؤ کے مکان سے متعلق ہے معاملہ

روی کانت گپتا لکھنؤ کے وکاس نگر میں رہتے ہیں ان کی 81 سالہ والدہ کو گھر چھوڑ کر اولڈ ایج ہوم میں رہنا پڑا تھا الزام تھا کہ ان کے بیٹے یعنی گپتا کے پوتے نے انہیں گھر میں رہنے نہیں دیا الزام تھا کہ ان کے بیٹے نے ایسا برتاؤ کیا کہ انہیں گھر چھوڑ کر اولڈ ایج ہوم میں رہنا پڑا۔ اس کے بعد ایس ڈی ایم نے 15 نومبر 2022 کو بیٹے کو مکان سے نکالنے کا حکم دیا ضلع مجسٹریٹ نے 9 اگست 2023 کو اس حکم کو برقرار رکھا اور بیٹے اور بہو کو مکان خالی کرنے کا حکم دیا۔

بیٹے اور بہو نے ایس ڈی ایم اور ضلع مجسٹریٹ کے احکامات کو الہ آباد ہائی کورٹ میں چیلنج کیا ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ والدین اور بزرگ شہریوں کی دیکھ بھال اور فلاح و بہبود کے قانون 2007 کے تحت ٹریبونل کو بزرگ شہری کی جائیداد سے اس کے بچوں کو بے دخل کرنے کا اختیار نہیں ہے اس کے بعد ہائی کورٹ نے دونوں احکامات منسوخ کر دیے۔

سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کا فیصلہ پلٹا

سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو پلٹ دیا عدالت نے کہا کہ بزرگ شہریوں کی دیکھ بھال اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے ضرورت پڑنے پر ٹریبونل بے دخلی کا حکم دے سکتا ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ 2007 کے قانون کی دفعہ 7 کے تحت مینٹیننس ٹریبونل قائم کیے گئے ہیں دفعہ 8 کے تحت انہیں بعض معاملات میں سول کورٹ جیسی طاقتیں حاصل ہیں۔

'نیٹ-یو جی کو فل پروف بنانے کے لیے کیا کیا؟'

سپریم کورٹ نے مرکز کو 3 ہفتے کے اندر حلف نامہ داخل کرنے کا دیا حکم

نئی دہلی (ایجنسی) نیٹ-یو جی 2026 کے امتحان اور پیپر لیک سے متعلق کئی عرضیوں پر سپریم کورٹ میں بدھ کو سماعت ہوئی۔ جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس آلوک ارادھے کی بنچ نے اس معاملے کی سماعت کی۔ عدالت نے مرکزی حکومت سے پوچھا کہ نیٹ-یو جی امتحان کو مکمل طور سے محفوظ اور فل پروف بنانے کے لیے حکومت نے اب تک کیا قدم اٹھائے ہیں۔ بنچ نے مرکز کو 3 ہفتے کے اندر اس تعلق سے حلف نامہ داخل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اب اس معاملے کی آئندہ سماعت 3 ہفتے بعد ہوگی۔ عرضی گزاروں نے این ٹی اے پر سوالات اٹھائے ہیں۔ عرضی میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ عدالت مرکزی حکومت کو ہدایت دے کہ یا تو این ٹی اے کو بدلا جائے یا پھر پوری طرح ایک نئی اور زیادہ محفوظ تنظیم بنائی جائے۔ عرضی گزاروں کا کہنا ہے کہ نئی تنظیم تکنیکی طور پر مضبوط، زیادہ محفوظ اور آزاد طریقے سے کام کرنے والی ہونی چاہیے۔ سماعت کے دوران سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت کو نیٹ کا پورا سسٹم سمجھایا۔ انہوں نے کہا کہ سسٹم فل پروف ہے، لیکن کچھ جگہوں پر انسانی دخل ہوتا ہے۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے مزید بتایا کہ اگر فزکس کا 100 مارکس کا پیپر چاہیے تو پہلے کئی ماڈریٹر سے 500 سوالات کا کوئشچن بینک بنوایا جاتا ہے۔

کولکاتہ کے نیو مارکیٹ ہوٹل میں آگ لگنے سے 9 افراد جاں بحق

مرنے والوں میں زیادہ تر بنگلہ دیشی، قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی: وزیر اعلیٰ

کولکاتہ، 19 اگست (یو این آئی) کولکتہ کے مرزا غالب اسٹریٹ پر واقع سکھا ان ہوٹل تنگ کمروں، تنگ راستوں اور بے ترتیبی سے بنے اندرونی حصوں کی وجہ سے موت کا جال بن گیا ہے۔ نیو مارکیٹ علاقے میں بدھ کے روز علی الصبح لگنے والی آگ میں نو افراد جاں بحق ہو گئے۔ ان میں سے زیادہ تر بنگلہ دیشی شہری تھے جو علاج کے لیے کولکاتہ آئے تھے۔ رات کے تقریباً 2:30 بجے لگنے والی اس آگ نے لوگوں کو سوتے ہوئے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ آگ شاید اے سی میں شارٹ سرکٹ کی وجہ سے لگی تھی۔ آگ لگنے کے بعد باہر نکلنے کا کوئی مناسب راستہ نہ ہونے کے باعث کئی مہمان باہر نہ نکل سکے اور دم گھٹنے سے ان کی موت ہوگئی۔ حکام کو سب سے زیادہ حیرت ہوٹل کے کام کرنے کے طریقے پر ہوئی ہے۔ عمارت پرانی اور تنگ تھی، جس میں چھ ہوٹل چل رہے تھے۔ پانچ فٹ چوڑے لوہے کے ایک ہی گیٹ پر مختلف ہوٹلوں کے سائن بورڈ لگے ہوئے تھے۔ ہر منزل پر چھوٹے چھوٹے ہوٹل کے کمرے بنائے گئے تھے، جس سے حکام کے بقول کمروں کے اندر کمرے جیسی بھول بھلیاں بن گئی تھیں۔ واقعے کی جگہ کا معائنہ کرنے کے بعد مغربی بنگال کے فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز کے وزیر کوشک چودھری نے کہا، سیڑھی تنگ، لوہے کی اور گھماؤ دار ہے۔ جگہ بہت کم ہے۔ راستہ بمشکل ڈیڑھ فٹ چوڑا ہے، جہاں دو لوگ ساتھ کھڑے بھی نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ ایسی جگہوں کو لائسنس کیسے مل سکتے ہیں۔ مسٹر چودھری نے کہا، ''ہر منزل پر چھوٹے چھوٹے ہوٹل ہیں۔ ایمرجنسی کی صورت میں لوگوں کو بچانے کے لیے باہر نکلنے کی کوئی سیڑھی نہیں ہے۔ اگر آپ عمارت دیکھیں گے تو حیران رہ جائیں گے۔'' انہوں نے یہ بھی بتایا کہ انہوں نے وزیر اعلیٰ شوبھیندو ادھیکاری سے بات کی ہے اور ایسے ہوٹلوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ پولیس اور فائر بریگیڈ کے حکام نے بتایا کہ ہلاک ہونے والے زیادہ تر لوگ بنگلہ دیشی شہری تھے، جن میں سے کئی علاج کی غرض سے کولکتہ آئے تھے اور مختلف وجوہات کی بناء پر ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اس واقعے نے شہر کے ہوٹلوں کی پہلے کی گئی میونسپل کارپوریشن تفتیش پر بھی سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔

یوپی-جاپان انویسٹمنٹ میٹ، 10 ہزار کروڑ سے زائد کے منصوبوں کا اعلان

اتر پردیش جاپانی سرمایہ کاری کا نیا مرکز بنے گا، جاپانی کمپنیوں کو یوپی میں دوسرا صنعتی گھر بنانے کی سی ایم یوگی کی اپیل

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ، مرکزی وزرا اشونی ویشنو اور شیوراج سنگھ چوہان نے نئی دہلی میں اتر پردیش جاپان انویسٹمنٹ میٹ 2026 میں شرکت کی۔ پروگرام کا مقصد اتر پردیش اور جاپان کے درمیان سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی، مینوفیکچرنگ، اختراع اور ہنرمندی کے شعبوں میں تعاون کو فروغ دینا تھا۔ اس موقع پر ایسکارٹس کبوٹا لمیٹڈ اور اسپارک منڈا کارپوریشن لمیٹڈ کے منصوبوں کی ورچوئل گراؤنڈ بریکنگ کی گئی۔ ایسکارٹس کبوٹا یمیڈا کے سیکٹر 10 میں ٹریکٹر اور تعمیراتی آلات کا منصوبہ قائم کرے گی، جس سے 3800 سے زائد روزگار کے مواقع پیدا ہونے کی امید ہے۔ اسپارک منڈا کارپوریشن یمیڈا میں دو بڑے مینوفیکچرنگ منصوبوں پر تقریباً 10166 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کرے گی، جن سے تقریباً 6440 روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔

یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اتر پردیش اور جاپان کی شراکت داری اعتماد، ٹیکنالوجی، ثقافت، سرمایہ کاری اور مشترکہ وژن پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش آج ملک کی ترقی کا گروتھ انجن بن رہا ہے اور ریاست کو ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانے کی سمت میں آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے جاپانی کمپنیوں سے اتر پردیش میں کارخانے، ٹیکنالوجی مراکز، آر اینڈ ڈی اور اسکل سینٹر قائم کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ جاپانی کمپنیوں کو اتر پردیش کو اپنا دوسرا صنعتی گھر سمجھنا چاہیے۔ انہوں نے بتایا کہ ریاست میں 96 لاکھ سے زیادہ ایم ایس ایم ای یونٹس، 35 ہزار سے زیادہ بڑی صنعتیں اور 22 ہزار سے زائد اسٹارٹ اپ کام کر رہے ہیں۔ ریاست میں اے آئی، سیمی کنڈکٹر، ڈاٹا سینٹر، روبوٹکس، الیکٹرک گاڑیوں، ایگری ٹیک، دفاعی مینوفیکچرنگ اور دیگر جدید شعبوں میں سرمایہ کاری کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 96 لاکھ سے زیادہ ایم ایس ایم اے یونٹس، 35000 سے زیادہ بڑی صنعتیں اور 22000 سے زیادہ اسٹارٹ اپ آج اتر پردیش کی معیشت کو چلا رہے ہیں۔ 36 سیکٹرل پالیسیاں جن میں آئی ٹی اور آئی ٹی ای ایس پالیسیاں، گرین ہائیڈروجن پالیسی، سولر پاور پالیسی، فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی اور ڈیفنس مینوفیکچرنگ پالیسی شامل ہیں، ترقی کے نئے مثال قائم کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست کے پاس 75000 ایکڑ سے زیادہ کا صنعتی لینڈ بینک ہے۔ ایکسپریس وے کے کنارے اسٹریٹجک طور پر قائم 72 انڈسٹریل مینوفیکچرنگ اور لاجسٹکس کلسٹرز کو تیار کیا جا رہا ہے۔ شیوراج سنگھ چوہان نے کہا کہ اتر پردیش نہ صرف ہندوستان کی ترقی کا انجن بن رہا ہے بلکہ عالمی سرمایہ کاری کی اہم منزل بھی بن رہا ہے۔ انہوں نے ہندوستان جاپان شراکت داری کو ترقی، سفارت کاری اور باہمی اعتماد کی شراکت داری قرار دیا۔ اشونی ویشنو نے کہا کہ اتر پردیش جاپان انویسٹمنٹ میٹ ہندوستان جاپان اور اتر پردیش یامانا شی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کی سمت اہم قدم ہے۔

جموں و کشمیر ہندوستان کا اہم حصہ: امریکی سفیر

سری نگر (ایجنسی) امریکی سفیر سرجیو گور نے بدھ کے روز کہا کہ جموں و کشمیر ہندوستان کا اہم حصہ ہے انہوں نے کہا کہ میں پہلی بار اس جگہ کا دورہ کر رہا ہوں یہ ایک خوبصورت جگہ ہے ہندوستان میں امریکی سفیر سرجیو نے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے بھی ملاقات کی گور نے کشمیر کے سکیورٹی انتظامات کی تعریف کی انہوں نے کہا کہ امریکہ کی جانب سے اپنے شہریوں کے لیے جاری کی جانے والی اعلیٰ ترین سطح کی ٹریول ایڈوائزری میں وہ اس بات کا خیال رکھیں گے دفعہ 370 ختم ہونے کے بعد یہ کسی امریکی سفیر کا پہلا دورہ ہے اس سے قبل 9 جنوری 2020 کو اس وقت کے امریکی سفیر کینیتھ جسٹر 15 ممالک کے سرکاری وفد کے ساتھ کشمیر گئے تھے۔ پاکستان نے اسلام آباد میں امریکی سفارت کار کو طلب کر کے ہندوستان میں امریکی سفیر سرجیو گور کے جموں و کشمیر دورے پر احتجاج کیا پاکستان نے سرجیو کے بیان پر بھی اعتراض ظاہر کیا اور اس بیان کو مسترد کر دیا۔ پاکستان کی وزارت خارجہ نے دہرایا کہ جموں و کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے تحت ہی حل ہونا چاہیے۔

ای ڈی کی کارروائی پر اکھلیش برہم، 'اپوزیشن رہنماؤں کو نشانہ بنا رہی ہے حکومت'

لکھنؤ: سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے قومی صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے پارٹی کے سینئر رہنما اعظم خان سے وابستہ مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی اور ٹرسٹ کے خلاف انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی کارروائی پر بی جے پی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت اپوزیشن رہنماؤں اور اس کے مخالفین کو نشانہ بنانے کے لیے ای ڈی کی کارروائی کرا رہی ہے، جبکہ بدعنوانی کے سنگین الزامات سے متعلق معاملات میں کارروائی نہیں کی جارہی۔ اکھلیش یادو نے بدھ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا کہ تعلیم، اساتذہ اور طلبہ مخالف اور اسکول بند کرانے والے بی جے پی رہنما یونیورسٹی بنانے والوں کے خلاف ای ڈی کی چھاپہ ماری کرا رہے ہیں۔ ان کے مطابق یہ کارروائی بی جے پی کے باقی رہ گئے فرقہ وارانہ اور تنگ نظری رکھنے والے حامیوں کو مطمئن کرنے کی کوشش ہے۔

ایس پی صدر نے اپنی پوسٹ میں متعدد معاملات اور بے ضابطگیوں کا حوالہ دیتے ہوئے حکومت سے سوال کیا کہ ان معاملات میں کارروائی کیوں نہیں کی جارہی۔ انہوں نے رام مندر کے چڑھاوے سے متعلق معاملے، اقتدار کے تحفظ میں جرائم کرنے والوں، کوڈین کف سیرپ کی اسمگلنگ اور بدعنوانی کے مختلف معاملات کا ذکر کیا۔ اکھلیش یادو نے اتر پردیش میں بنیادی ڈھانچے سے متعلق منصوبوں پر بھی حکومت پر حملہ بولا۔

اعظم خان سے وابستہ 10 ٹھکانوں پر ای ڈی کی چھاپے

رام پور، 19 اگست (یو این آئی) انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے جیل میں بند سابق کابینی وزیر اور سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان سے وابستہ ٹھکانوں پر بدھ کی صبح تقریباً ساڑھے پانچ بجے چھاپے کی کارروائی شروع کی۔ مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ اور رام پور واقع محمد علی جوہر یونیورسٹی سے وابستہ منی لانڈرنگ معاملے میں رام پور، سہارنپور اور دہلی کے 10 ٹھکانوں پر ای ڈی کی تلاشی تقریباً 14 گھنٹے بعد بھی جاری رہی۔

ای ڈی کے لکھنؤ زونل دفتر نے انسداد منی لانڈرنگ قانون (پی ایم ایل اے)، 2002 کی دفعہ 17 کے تحت یہ کارروائی کی ہے۔ ایجنسی کی ٹیمیں رام پور میں جوہر یونیورسٹی اور ٹرسٹ سے وابستہ احاطوں کے علاوہ ٹھیکیدار پون جین اور اعظم خان کے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ (سی اے) سمیت دیگر متعلقہ لوگوں کے ٹھکانوں پر بھی جانچ کر رہی ہیں۔ ای ڈی کے مطابق جانچ کا اصل مرکز سرکاری ٹھیکوں سے وابستہ رقم کو دوسری جگہ منتقل کرنے اور اس کے بعد اس رقم کو ٹرسٹ اور یونیورسٹی کی [illegible] حاصل کرنے والے کچھ نجی ٹھیکیداروں اور ٹرسٹ کے درمیان رقم کا لین دین ہونے کا شبہ ہے۔

ایجنسی یہ پتہ لگانے میں مصروف ہے کہ سرکاری ٹھیکوں سے منتقل کی گئی رقم کا استعمال ٹرسٹ کو عطیہ دینے، یونیورسٹی میں تعمیراتی کام کرانے یا دیگر سرگرمیوں میں کیا گیا یا نہیں۔ تلاشی کے دوران مالی دستاویزات، لین دین سے متعلق ریکارڈ، الیکٹرانک آلات اور ڈیجیٹل شواہد کی جانچ کی جارہی ہے۔ ای ڈی یہ بھی جانچ کر رہی ہے کہ سرکاری منصوبوں سے وابستہ ٹھیکیداروں کو ادائیگی کیے جانے کے بعد رقم کا [illegible] طور پر خاطر خواہ رقم عطیہ کے طور پر دیے جانے اور یونیورسٹی میں تعمیراتی کام کرائے جانے کی معلومات بھی جانچ کے دائرے میں ہیں۔ مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ کی بنیاد اعظم خان نے رکھی ہے اور یہی ٹرسٹ رام پور میں محمد علی جوہر یونیورسٹی چلاتا ہے۔ اعظم خان یونیورسٹی کے بانی اور چانسلر ہیں۔ سال 2019 میں یونیورسٹی کے لیے زمین کے مبینہ حصول اور قبضے کے تعلق سے اعظم خان کے خلاف کئی مقدمات درج ہوئے تھے۔ تاہم موجودہ ای ڈی جانچ کا مرکز زمین کے تنازعات سے آگے بڑھ [illegible]

مسلسل شکست کے بعد ممتا بنرجی کو ملی راحت، بنگال بار کونسل کے انتخاب میں درج کی شاندار جیت

مغربی بنگال کے اقتدار پر طویل عرصے تک قابض رہنے والی ممتا بنرجی کو ریاست میں مسلسل شکست کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ اسمبلی انتخاب میں شکست کے بعد ٹی ایم سی کے ہاتھ سے مسلسل لوکل باڈی کھسکتی جارہی تھی لیکن اب ٹی ایم سی کو بار کونسل کے انتخاب میں شاندار جیت ملی ہے۔ مغربی بنگال بار کونسل کے انتخاب میں ترنمول کانگریس نے 23 میں سے 15 سیٹوں پر [illegible] سیٹوں میں سے 5 خواتین کے لیے ریزرو تھیں۔ نتائج میں ٹی ایم سی نے 15، بی جے پی نے 3، بایاں محاذ نے 3 اور کانگریس نے 2 سیٹوں پر جیت درج کی ہے۔ خواتین کے لیے محفوظ 5 سیٹوں میں سے ٹی ایم سی نے 4 اور کانگریس نے ایک سیٹ جیتی ہے۔ انتخاب کے بعد سپریم کورٹ کی ہدایات کے مطابق بار کونسل آف انڈیا مزید 2 خواتین امیدواروں کو نامزد کرے گی، جس کے [illegible]

ایران نے عارضی جنگ بندی کی امریکی تجویز مسترد کر دی

تہران کا جنگ کے مستقل خاتمے، واشنگٹن سے سخت شرائط پر اصرار

تہران، 19 اگست (یواین آئی) ایرانی حکام کے مطابق ایران نے امریکہ کے ساتھ ایک اور عارضی جنگ بندی کی تجویز مسترد کرتے ہوئے جنگ کے "مستقل خاتمے" کا مطالبہ کیا ہے۔ 60 روزہ عبوری معاہدے کی مدت ختم ہونے کے بعد سفارتی کوششیں بدستور تعطل کا شکار ہیں۔ یہ بات گلف نیوز نے اپنی رپورٹ میں کہی۔ اسلام آباد مفاہمتی یادداشت (ایم او یو) پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے 17 جون کو دستخط کیے تھے۔ اس معاہدے میں فوجی کارروائیوں کو فوری طور پر روکنے اور 60 روزہ مذاکراتی مدت شروع کرنے پر اتفاق کیا گیا تھا، جس کے دوران ایران کے جوہری پروگرام اور پابندیوں سمیت دیگر اہم امور پر بات چیت کر کے حتمی تصفیے کی کوشش کی جانی تھی۔ اس معاہدے کی مدت 17 اگست کو کسی پیش رفت یا توسیع کے معاہدے کے بغیر ختم ہوگئی۔ دونوں فریق ایک دوسرے پر معاہدے کی خلاف ورزی کے الزامات عائد کر چکے ہیں۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے معاہدے کو "جنگ کا خاتمہ، جنگ بندی نہیں" قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ تہران نے ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا کہ آیا امریکہ کے ساتھ براہ راست مذاکرات دوبارہ شروع کیے جائیں یا نہیں۔ ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر اور اعلیٰ مذاکرات کار محمد باقر قالیباف نے کہا کہ آبنائے ہرمز اس وقت تک بند رہے گی جب تک واشنگٹن ایرانی بندرگاہوں کی اپنی بحری ناکہ بندی ختم نہیں کرتا، تیل پر عائد پابندیاں نہیں ہٹاتا، منجمد ایرانی اثاثے جاری نہیں کرتا اور فوجی دھمکیاں ختم نہیں کرتا۔ انہوں نے اس امکان کو بھی مسترد کر دیا کہ امریکہ کا بڑھتا ہوا دباؤ تہران کو ان شرائط کو قبول کرنے پر مجبور کر سکتا ہے جو مفاہمتی یادداشت میں شامل نہیں تھیں۔ قالیباف نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ واشنگٹن بظاہر یہ سمجھتا ہے کہ "ایران پر مزید دباؤ ڈالنے سے ایسی رعایتیں حاصل کی جاسکتی ہیں جو کبھی معاہدے کا حصہ ہی نہیں تھیں۔" انہوں نے امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ اور وزیر جنگ پیٹ ہیگستھ کی اس نوعیت کا نتیجہ حاصل کرنے کی صلاحیت کو بھی مسترد کرتے ہوئے کہا کہ دونوں عہدیدار "اپنی صلاحیت سے کہیں باہر" کام کر رہے ہیں۔ قالیباف نے مزید کہا، "اس مسخرہ ٹیم کے کسی کرتب کے ذریعے آپ کے پیدا کردہ بحران کو حل کرنے کا انتظار کرنا بند کریں۔" دوسری جانب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے منگل کے روز کہا کہ ایران کے ساتھ "کوئی مذاکرات یا بات چیت جاری نہیں، نہ ہی طے شدہ ہے۔" انہوں نے موقف برقرار رکھا کہ امریکی بحری ناکہ بندی جاری ہے اور آبنائے ہرمز "کھلی" ہے، جو تہران کے موقف سے براہ راست متصادم ہے۔ عبوری معاہدے پر دستخط کے فوراً بعد ہی اس میں دراڑیں پڑنا شروع ہوگئی تھیں۔ ٹرمپ نے جولائی کے اوائل میں عمان کے راستے سفر کرنے والے بحری جہازوں پر حملوں کے بعد معاہدے کو "ختم" قرار دے دیا تھا۔ واشنگٹن نے ان حملوں کا الزام ایرانی پاسداران انقلاب (آئی آر جی سی) پر عائد کیا تھا، جبکہ تہران نے چند روز بعد معاہدے کو معطل کر دیا۔ اس کے بعد سے لڑائی نسبتاً کم شدت کے ساتھ جاری ہے، تاہم آبنائے ہرمز اور باب المندب کے راستے بحری آمد و رفت میں رکاوٹوں کے باعث عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے اور بڑے ٹینکر آپریٹرز نے ان دونوں آبی راستوں سے گریز شروع کر دیا ہے۔ دونوں ممالک کے موجودہ موقف نے سفارت کاری کے لیے گنجائش انتہائی محدود کر دی ہے۔ تہران ایک اور عارضی وقفہ قبول کرنے پر آمادہ نظر نہیں آتا، کیونکہ اسے خدشہ ہے کہ اس سے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو دوبارہ منظم ہونے کا وقت مل سکتا ہے۔ دوسری جانب واشنگٹن مستقل تصفیے کی جانب بڑھنے سے قبل سخت تر معاشی دباؤ اور مسلسل ناکہ بندی کے ذریعے اپنی سودے بازی کی پوزیشن مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ کے حالیہ بیانات میں تہران کے خلاف "زیادہ سے زیادہ دباؤ" کی پالیسی پر مسلسل زور دیا گیا ہے، جبکہ ایران پر مالی اور تزویراتی دباؤ ڈالنے کے لیے پابندیاں اب بھی ایک مرکزی ذریعہ ہیں۔ یہ تعطل عالمی توانائی کے شعبے پر بھی سنگین اثرات مرتب کر رہا ہے۔ بدھ کی صبح برینٹ خام تیل کی قیمت 02.91 ڈالر فی بیرل پر بند ہوئی، جو تقریباً ایک ماہ کی بلند ترین سطح ہے۔

ٹرمپ کی بار بار بہت جلد جنگ ختم ہونے کی یقین دہانیوں کے باوجود ایران جنگ چھ ماہ کے قریب پہنچ گئی

واشنگٹن/تہران، 19 اگست (یواین آئی) ایران جنگ اگلے ہفتے چھ ماہ کا عرصہ مکمل کرنے کے قریب پہنچ رہی ہے۔ اس دوران مسلسل کشیدگی میں اضافے اور امریکی فوج پر بڑھتے دباؤ کے باوجود واشنگٹن اور تہران دونوں اس امید پر قائم ہیں کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ دیر تک برقرار رہ سکتے ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بارہا وعدہ کیا تھا کہ جنگ مختصر اور فیصلہ کن ہوگی اور یہ "بہت جلد" ختم ہو جائے گی۔ تاہم جنگ کے طویل ہونے کے باعث قومی سلامتی سے متعلق ایسے معاملات جو پہلے صرف ماہرین تک محدود تھے، اب عوامی بحث کا حصہ بن گئے ہیں۔ ان میں گولہ بارود کے ذخائر، دفاعی معاہدے اور سمندر میں فوجی بحری جہازوں کو دوبارہ رسد فراہم کرنے جیسے معاملات شامل ہیں۔ یہ رپورٹ ایکسیوس نے شائع کی ہے۔ امریکی بحریہ خاص طور پر توجہ کا مرکز بن گئی ہے کیونکہ طویل عرصے تک جاری رہنے والی تعیناتیوں سے جنگی جہازوں، ملاحوں، میرینز اور ان کے خاندانوں پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔ ٹرمپ نے رواں ہفتے کہا کہ وہ امریکہ کی جانب سے آبنائے ہرمز پر قبضہ چاہتے ہیں اور انہوں نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر ایک نقشہ بھی پوسٹ کیا جس میں اس اہم آبی گزرگاہ کو "امریکی علاقہ" قرار دیا گیا۔ انہوں نے عمان کو "بری طرح بمباری" کرنے کی دھمکی بھی دی، حالانکہ خلیجی ملک امریکہ سے ہتھیاروں کی خریداری کرنے والے اہم ممالک میں شامل ہے۔ امریکی بحریہ پر پڑنے والا دباؤ بھی اب زیادہ نمایاں ہو گیا ہے۔ بحر الکاہل میں تعینات امریکی طیارہ بردار بحری جہاز یو ایس ایس جارج واشنگٹن کو مشرق وسطیٰ بھیجا جا رہا ہے تاکہ یو ایس ایس ابراہم لنکن کی جگہ لے سکے، جو 250 سے زائد دن سمندر میں گزار چکا ہے۔ لنکن کی طویل تعیناتی اس وقت مزید توجہ کا مرکز بنی جب رپورٹس سامنے آئیں کہ شدید ذہنی دباؤ کا سامنا کرنے والے کئی ملاحوں نے جہاز سے سمندر میں چھلانگ لگانے کی کوشش کی۔ دوسری جانب پینٹاگون کو جنگ سے متعلق معلومات فراہم کرنے کے طریقہ کار پر بھی تنقید کا سامنا ہے۔ محکمہ دفاع نے کئی ماہ سے کوئی باقاعدہ پریس بریفنگ نہیں کی اور اس پر آن لائن ہلاکتوں کے ریکارڈ کے ذریعے امریکی فوجی اہلکاروں کی ہلاکتوں سے متعلق معلومات چھپانے کا الزام بھی عائد کیا گیا ہے۔

امدادی کارکنوں پر حملے خطرناک حد تک بڑھے

2025 میں 907 متاثر ★ غزہ سب سے مہلک مقام، 186 امدادی کارکن ہلاک؛ مسلح ڈرونز کا بڑھتا استعمال بھی بڑی وجہ

اقوام متحدہ، 19 اگست (یواین آئی) اقوام متحدہ کے انسانی امور کے دفتر نے کہا ہے کہ گزشتہ سال ریکارڈ تعداد میں امدادی کارکنوں کو پرتشدد حملوں کا سامنا کرنا پڑا، جس کی ایک بڑی وجہ مسلح ڈرونز کا بڑھتا ہوا استعمال بھی ہے۔ ایڈ ورکر سکیورٹی ڈیٹا بیس کے مطابق، جو انسانی امدادی کارکنوں کو متاثر کرنے والے بڑے واقعات کا ریکارڈ مرتب کرتا ہے، صرف 2025 میں 907 امدادی کارکن ہلاک، زخمی یا اغوا ہوئے۔ ان میں سے 350 امدادی کارکن ہلاک ہوئے، جو 2024 میں ریکارڈ کیے گئے 387 ہلاکتوں کے مقابلے میں معمولی کمی ہے۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے تشدد کی اس سطح کو "انتہائی افسوسناک" قرار دیتے ہوئے ممالک پر زور دیا کہ وہ جنگ کے قوانین کا احترام کریں اور ذمہ داروں کا احتساب یقینی بنائیں۔ انہوں نے بدھ کے روز ایک بیان میں کہا، "دوسروں کی خدمت کرنا پہلے سے کہیں زیادہ خطرناک ہو گیا ہے۔" اقوام متحدہ کے امدادی امور کے سربراہ ٹام فلیچر نے کہا کہ تنازعات میں سستے اور مختلف طریقوں سے استعمال کیے جانے والے مسلح ڈرونز کے پھیلاؤ نے خطرات میں اضافہ کر دیا ہے۔ مارچ میں مشرقی جمہوریہ کانگو کے شہر گوما میں ڈرون حملوں کے نتیجے میں کم از کم تین افراد ہلاک ہوئے، جن میں ایک فرانسیسی امدادی کارکن بھی شامل تھا۔ اسی طرح سوڈان اور یوکرین میں امدادی قافلے بھی بارہا حملوں کا نشانہ بنے ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق 2025 میں غزہ امدادی کارکنوں کے لیے سب سے زیادہ مہلک مقام رہا، جہاں گزشتہ سال 186 امدادی کارکن ہلاک ہوئے۔ اس کے بعد سوڈان کا نمبر رہا۔ اقوام متحدہ کی فلسطینی پناہ گزین ایجنسی کے انسانی امور کے رابطہ کار رامز الاکبرف نے ایکس پر اپنی پوسٹ میں کہا، "انسانی امدادی کارکن ہدف نہیں ہیں اور انسانی امداد کی فراہمی میں مکمل سہولت فراہم کی جانی چاہیے۔" یواین آر ڈبلیو اے کے سابق سربراہ فیلیپ لازارینی نے رواں سال کے آغاز میں کہا تھا کہ وہ ادارے کے عملے کی ہلاکتوں کی تحقیقات کے لیے ایک اعلیٰ سطحی پینل کے قیام کی کوشش کر رہے ہیں۔ انسانی امدادی کارکنوں پر حملے ایسے وقت میں بڑھ رہے ہیں جب ان کے کام کے لیے مالی امداد میں بھی مسلسل کمی کی جا رہی ہے۔ یورپی کمیشن نے ایک بیان میں کہا کہ وہ امدادی عطیات سے متعلق اپنی ذمہ داریاں جاری رکھے گا، تاہم اس نے مزید کہا، "ہر امدادی کارکن کی ہلاکت صرف ایک ذاتی المیہ نہیں بلکہ عالمی برادری کی جانب سے اپنی بنیادی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ناکامی بھی ہے۔" آکسفیم کی عالمی انسانی امدادی پالیسی کی سربراہ بشریٰ خالدی نے امدادی کارکنوں کے لیے زیادہ مؤثر تحفظ کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا، "ہم خود انسانی امدادی سرگرمیوں پر ایک حملہ دیکھ رہے ہیں۔"

کانگریس ایف-35 طیاروں کی فروخت کی منظوری دے: ترک-امریکی تنظیمیں

واشنگٹن، 19 اگست (یواین آئی) سات ترک امریکی تنظیموں نے امریکی کانگریس کے اراکین کو بھیجے گئے ایک خط میں قانون سازوں پر زور دیا ہے کہ وہ ترکیہ کو ایف-35 جنگی طیاروں کی فروخت کی حمایت کریں۔ خط میں کہا گیا ہے کہ "تقریباً 75 سالہ نیٹو اتحادی اور ایک سکیورٹی اور سفارتی شراکت دار کے طور پر جمہوریہ ترکیہ کی امریکی دفاعی نظام تک مسلسل رسائی بنیادی امریکی اسٹریٹجک مفادات کے عین مطابق ہے، اس لیے ہم احترام کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ آپ امریکی ایف-35 جنگی طیاروں کی زیر التوا فروخت کی حمایت کریں اور اس تعاون کی راہ میں حائل غیر ضروری پابندیوں اور رکاوٹوں کو دور کریں۔" خط میں مزید کہا گیا ہے کہ اس سودے کی حمایت کرنا نیٹو کے اتحاد، علاقائی استحکام اور حقیقی و بڑھتی ہوئی قدر کے حامل دو طرفہ تعلقات میں ایک سرمایہ کاری ہے، "ہم آپ کی حمایت کے طلبگار ہیں اور اس معاملے پر مزید بات چیت کے موقع کا خیر مقدم کرتے ہیں۔" اس خط پر اسمبلی آف ٹرکش امریکن ایسوسی ایشنز، ٹرکش امریکن کولیشن، فیڈریشن آف ٹرکش امریکن ایسوسی ایشنز، ٹرکش امریکن نیشنل اسٹیئرنگ کمیٹی، موسیاد یو ایس اے، ٹرکش امریکن چیمبر آف کامرس آف دی ساؤتھ اور اسکون یو ایس اے نے دستخط کیے۔

ایرانی قانون ساز کی امریکی جوہری حملے پر جوہری جواب دینے کی دھمکی

مالکی کا انتباہ، ایران کے پاس متعدد فوجی آپشنز موجود ہیں، امریکی کارروائی کا اسی سطح یا اس سے زیادہ جواب دیں گے

تہران، 19 اگست (یواین آئی) ایک ایرانی قانون ساز نے بدھ کے روز کہا کہ اگر امریکہ ایران کے خلاف جوہری ہتھیار استعمال کرتا ہے تو اسلامی جمہوریہ ایران پر ممکنہ جوہری حملے کی خبروں کا حوالہ دیتے ہوئے اس کا جواب دے گا۔ یہ بات ایرانی پارلیمنٹ کی قومی سلامتی اور خارجہ پالیسی کمیٹی کے رکن فدا حسین مالکی نے ایرانی نیوز میڈیم خبر آن لائن ※ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔ امریکہ کی جانب سے ایران پر جوہری حملے کے امکان کے بارے میں پوچھے جانے پر، مسٹر مالکی نے کہا، "میں (امریکی صدر ڈونلڈ) ٹرمپ کی جانب سے کسی غیر ذمہ دارانہ اقدام کے امکان کو مسترد نہیں کرتا، لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ ایسا کرنے کی ہمت کریں گے، کیونکہ اس طرح کی کارروائی سے دنیا ایک خطرناک جنگ میں ڈوب سکتی ہے۔" انہوں نے کہا کہ اگر ایسی کارروائی کی گئی تو اسلامی جمہوریہ ایران اس کا جواب دے گا اور اس کا ردعمل ایران کے خلاف استعمال ہونے والے ہتھیاروں کے مطابق ہوگا۔ یہ پوچھے جانے پر کہ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر امریکہ جوہری ہتھیار استعمال کرتا ہے تو ایران استعمال کرے گا، مالکی نے کہا، "امریکہ جو بھی استعمال کرے گا، ایران جواب دے گا۔" مسٹر مالکی نے واضح طور پر یہ نہیں کہا کہ ایران کے پاس جوہری ہتھیار ہیں۔ انہوں نے امریکہ کو مزید کسی بھی فوجی کارروائی کے خلاف خبردار کرتے ہوئے کہا کہ ایران کے پاس "بہت سے آپشنز" ہیں اور کسی بھی امریکی اقدام کا "اسی سطح یا اس سے بھی زیادہ" جواب دیا جا سکتا ہے۔ مسٹر مالکی نے کہا کہ "ایران کے بہت سے ہتھیاروں اور فوجی صلاحیتوں کے بارے میں ابھی تک انکشاف نہیں کیا گیا ہے۔" انہوں نے دعویٰ کیا کہ ایران ایک دفاعی موقف سے فعال اور جارحانہ مزاحمت کی پوزیشن میں آ گیا ہے۔ ایران اور امریکہ کے درمیان تعطل کا شکار بات چیت کا ذکر کرتے ہوئے، مسٹر مالکی نے مسٹر ٹرمپ پر دونوں فریقوں کے درمیان مفاہمت کی یادداشت کے تحت کیے گئے وعدوں کو پورا نہ کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ ایران اس وقت تک مذاکرات کی میز پر نہیں آئے گا جب تک امریکہ اپنے سابقہ وعدوں کو پورا نہیں کرتا، انہوں نے مزید کہا کہ آبنائے ہرمز اور دیگر مسائل حل طلب رہیں گے۔ مسٹر مالکی نے کہا کہ عمان کے ساتھ ایران کی بات چیت ایک الگ دو طرفہ عمل ہے۔ ایران نے ان مذاکرات میں امریکہ کی شمولیت کو مسترد کر دیا ہے۔ ایران اور امریکہ نے جون کے وسط میں پاکستان کی ثالثی میں ایک مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کیے تھے۔ اس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان تنازعات کو ختم کرنا اور حتمی تصفیہ کے لیے مذاکرات کی راہ ہموار کرنا تھا۔ آبنائے ہرمز سے متعلق مسائل سمیت یادداشت پر عمل درآمد پر اختلافات کے درمیان مذاکرات تعطل کا شکار ہیں۔ تازہ ترین کشیدگی 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران پر مشترکہ حملوں کے بعد سامنے آئی۔ ایران نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے پورے خطے میں امریکی اور اسرائیلی اڈوں اور امریکی اثاثوں کو نشانہ بنایا۔

سابق یوکرینی وزیر دفاع کا جنگ کے دوران انتخابات کرانے کا مطالبہ

زیلنسکی کے لیے بڑا سیاسی چیلنج، فیدوروف نے جمہوری عمل بحال کرنے پر زور دیا

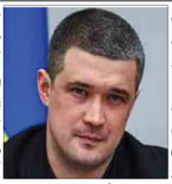

کیف، 19 اگست (یواین آئی) یوکرین کے سابق وزیر دفاع میخائیلو فیدوروف نے جنگ کے دوران انتخابات کرانے کا مطالبہ کیا ہے، جو 2022 میں روس کے مکمل پیمانے پر حملے کے آغاز کے بعد صدر وولودیمیر زیلنسکی کو درپیش سب سے بڑا اندرونی سیاسی چیلنج قرار دیا جا رہا ہے۔ فیدوروف نے منگل کے روز یوٹیوب پر جاری ایک اہم ویڈیو پیغام میں کہا کہ یوکرین میں جمہوریت کو "روس کے ہاتھوں یرغمال نہیں بنایا جا سکتا"۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو "ایک قانونی، محفوظ اور حقیقت پسندانہ طریقہ کار" تلاش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ "طویل جنگ کے حالات میں بھی" جمہوری عمل مکمل طور پر بحال کیا جا سکے۔ یوکرینی قانون کے تحت جنگی حالت کے دوران انتخابات کرانے پر پابندی ہے اور 2022 میں روسی حملے کے آغاز کے بعد کسی بڑے سیاسی رہنما نے کھلے عام اس قانون کو چیلنج نہیں کیا تھا۔ 35 سالہ فیدوروف طویل عرصے تک زیلنسکی کے قریبی اتحادی رہے، تاہم جولائی میں وزیر دفاع کے عہدے سے اچانک برطرف کر دیے گئے۔ انہیں وزیر دفاع مقرر کیے جانے کے صرف چھ ماہ بعد عہدے سے ہٹایا گیا۔ ان کی برطرفی کے خلاف ملک بھر میں احتجاج بھی ہوا۔ مختصر مدت کے لیے وزیر دفاع رہنے کے دوران فیدوروف نے ایک اصلاح پسند رہنما کی حیثیت سے شہرت حاصل کی جو فوجی قیادت کو بھی سرعام چیلنج کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے۔ اسی پس منظر میں یہ قیاس آرائیاں زور پکڑ رہی ہیں کہ وہ زیلنسکی کے حقیقی سیاسی حریف کے طور پر ابھر سکتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ فیدوروف کی برطرفی مسلح افواج کے کمانڈر ان چیف اولیکسانڈر سرسکی کے ساتھ کشیدگی کا نتیجہ تھی۔ چند ہفتوں بعد سرسکی کو بھی عہدے سے ہٹا دیا گیا، جبکہ فیدوروف کی بحالی کے مطالبے پر کئی ہفتوں تک مظاہرے جاری رہے۔ فیدوروف نے اپنی ویڈیو میں کہا کہ یوکرین کو "حکمرانی کے نظامی بحران" کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے ادارے موجود ہیں جو "تبدیلی سے خوفزدہ" ہیں اور بدعنوانی بھی جنگی کوششوں کو کمزور کرنے والے عوامل میں شامل ہے۔ تاہم انہوں نے زیلنسکی کا نام براہ راست نہیں لیا۔ فیدوروف کا انتخابات کرانے کا مطالبہ روس کے مکمل پیمانے پر حملے کے بعد کسی بڑے یوکرینی سیاسی رہنما کی جانب سے اس نوعیت کا پہلا مطالبہ ہے۔ صدر کے دفتر نے فیدوروف کے تازہ بیانات پر تاحال کوئی ردعمل جاری نہیں کیا۔ زیلنسکی کی صدارتی مدت مئی 2024 میں ختم ہو گئی تھی، تاہم ملک میں جاری مارشل لا کے باعث صدارتی انتخابات ملتوی کر دیے گئے ہیں۔ اس کے بعد زیلنسکی نے کم معروف اور پیشہ ورانہ طور پر انٹیلی جنس شعبے سے وابستہ یوہینی خمارا کو قائم مقام وزیر دفاع مقرر کیا۔ رپورٹس کے مطابق فیدوروف کو حکومت میں دیگر عہدوں کی پیشکش بھی کی گئی، جن میں فوجی جدت کے امور کے نائب وزیر اعظم کا منصب بھی شامل تھا، لیکن انہوں نے کہا ہے کہ وہ صرف وزیر دفاع کی حیثیت سے ہی حکومت میں واپس آئیں گے۔ فیدوروف کے خطاب سے چند گھنٹے قبل زیلنسکی نے تصدیق کی کہ انہوں نے پارلیمان سے خمارا کی بطور وزیر دفاع تقرری کی توثیق کرنے کی درخواست کی ہے۔ فیدوروف کی حمایت میں احتجاج گزشتہ ایک ماہ سے جاری ہیں۔ اگرچہ ابتدائی شدت میں کمی آئی ہے، تاہم کیف میں اب بھی ان مظاہروں میں باقاعدگی سے تقریباً دو ہزار افراد شریک ہو رہے ہیں۔

جنوبی کوریا کی عدالت نے چو تائے یونگ کی سزا کو بڑھا کر اڑھائی سال کر دیا

سیئول، 19 اگست (یواین آئی) جنوبی کوریا کی اپیل عدالت نے بدھ کے روز ملک کے سابق انٹیلی جنس سربراہ کو 2024 میں صدر یون سوک یول کی ناکام مارشل لا کوشش سے متعلقہ الزامات کی وجہ سے سنائی گئی 18 ماہ کی سزائے قید کو بڑھا کر اڑھائی سال کر دیا ہے۔ یونہاپ نیوز ایجنسی کے مطابق، سیئول ہائی کورٹ نے قومی انٹیلی جنس سروس این آئی ایس ※ کے ڈائریکٹر چو تائے یونگ ※ کو سیاسی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے جرم میں سزا سنا دی ہے۔ عدالت کے مطابق چو نے یون ※ کی جانب سے مختصر مدت کے لیے مارشل لاء نافذ کرنے کے اعلان سے چند روز بعد یون کے دفاع میں یہ غلط بیانی کی تھی کہ یون نے سیاست دانوں کو گرفتار کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ عدالت نے کہا ہے کہ "اگرچہ ملزم کو مارشل لاء کے اعلان کے دن گرفتاری کے حکم سے متعلق اطلاع موصول ہوئی تھی لیکن اس نے، یہ غلط بیان دے کر کہ ایسا کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا تھا، براہ راست سیاسی بحث میں حصہ لیا ہے۔" واضح رہے کہ ملک کے انٹیلی جنس سروس سے متعلقہ قوانین کے تحت ادارے کے اہلکاروں کا سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینا منع ہے۔ خصوصی پراسیکیوٹر نے چو کے لیے سات سال سزائے قید کا مطالبہ کیا تھا۔ اس سے قبل ایک ماتحت عدالت نے چو کو حلفیہ بیان میں جھوٹ بولنے کا مجرم قرار دیتے ہوئے 18 ماہ کی سزائے قید سنائی تھی۔ تاہم عدالت نے اسے دیگر بیشتر الزامات سے بری کر دیا تھا۔ چو پر عائد دیگر الزامات میں یہ الزام بھی شامل تھا کہ یون کے اقدام مارشل لا کے تحت سیاست دانوں کو گرفتار کرنے کے منصوبے کے بارے میں علم تھا لیکن اس کے باوجود اس نے فوری طور پر قومی اسمبلی کو آگاہ نہیں کیا۔ اپیل عدالت نے ماتحت عدالت کے فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے چو کو فرائض میں غفلت کے الزام سے بری کر دیا ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ طے کرنا مشکل ہے کہ منصوبے کے بارے میں علم ہونے کے بعد چو کے لیے قومی اسمبلی کو مطلع کرنا قانونی طور پر ضروری تھا یا نہیں۔

ٹرمپ کا دعویٰ "ہرمز امریکی ملکیت" ہے، بیان کے بعد تصویر شیئر کر دی

واشنگٹن، 19 اگست (یواین آئی) امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے آبنائے ہرمز کو امریکی سرزمین قرار دینے پر مبنی بیان جاری کرنے سے چند روز بعد ایک ایسی تصویر شیئر کی ہے جس میں اس اہم آبی گزرگاہ کو امریکی ملکیت دکھایا گیا ہے۔ ٹرمپ نے منگل کے روز اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر ایک نقشے کی تصویر شیئر کی جس میں آبنائے ہرمز کو "امریکی سرزمین" قرار دیا گیا تھا۔ یہ اقدام ٹرمپ کے اس آبی گزرگاہ کو امریکی سرزمین قرار دینے سے متعلقہ سابقہ بیانات کی تکرار ہے۔ 14 اگست کو ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ٹرمپ نے دعویٰ کیا تھا کہ امریکی بحریہ آبنائے ہرمز کی مکمل ناکہ بندی کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ اس وقت ایران شدید شکست کا سامنا کر رہا ہے جیسے ہی یہ شکست قطعی شکل اختیار کرتی ہے میں آبنائے ہرمز کو ریاستہائے متحدہ کی سرزمین قرار دے دوں گا۔

جنوبی کوریا اور امریکہ کی مشترکہ فوجی مشقیں 11 سے گھٹا کر 5 دن کر دی گئیں

فیلڈ ٹریننگ مشقوں کی تعداد بھی نصف ہو گی، ٹرمپ کی ہدایت پر فیصلہ

سیول، 19 اگست (یواین آئی/اسپوتنک) جنوبی کوریا اور امریکہ نے جاری الچی فریڈم شیلڈ (یو ایف ایس) مشترکہ فوجی مشقوں کا دورانیہ 11 دن سے گھٹا کر پانچ دن کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جنوبی کوریا کے جوائنٹ چیفس آف اسٹاف (جے سی ایس) کے حوالے سے کے بی ایس براڈکاسٹر نے بتایا کہ یہ فیصلہ امریکی فریق کی تجاویز پر کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی، فیلڈ ٹریننگ مشقوں کی تعداد بھی نصف کر دی جائے گی۔ پیر سے شروع ہونے والی یہ فوجی مشقیں پہلے 27 اگست تک جاری رہنے والی تھیں۔ جے سی ایس نے بتایا کہ مشترکہ فیلڈ ٹریننگ ایکسرسائز (ایف ٹی ایکس) کی مدت میں بھی جزوی طور پر کمی کا فیصلہ کیا گیا ہے اور دونوں فریق فی الحال اس کی تفصیلی ترتیب پر ہم آہنگی پیدا کر رہے ہیں۔ براڈکاسٹر کے مطابق اس کٹوتی کا اثر زیادہ تر مجوزہ فیلڈ مشقوں پر پڑے گا۔ رواں سال پہلے ہی ان کی تعداد 17 سے گھٹا کر 14 کر دی گئی تھی۔ اب 14 مجوزہ مشترکہ فیلڈ مشقوں میں سے آدھے سے زیادہ کے منسوخ ہونے کا امکان ہے۔ جے سی ایس نے یہ بھی بتایا کہ مشترکہ کمان جنگی وقت کی کمان کے دو مراکز بی سی پی ٹینگو اور کیمپ ہمفریز ہی کا استعمال کرتے ہوئے مشقیں کر رہی ہے۔ براڈکاسٹر کے مطابق، یو ایف ایس کے دوران عموماً مشترکہ کمان کا ہیڈکوارٹر صرف سی پی ٹینگو میں ہوتا تھا، لیکن اس بار امریکی جانب سے کیمپ ہمفریز کو بھی استعمال کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ براڈکاسٹر نے مشقوں میں کٹوتی کے فیصلے کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے حالیہ حکم سے جوڑتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے امریکہ-جنوبی کوریا کی مشترکہ فوجی مشقوں کی سطح کم کرنے کی ہدایت دی ہے۔ گزشتہ 16 اگست کو مسٹر ٹرمپ نے سوشل میڈیا ٹروتھ پر کہا تھا کہ شمالی کوریا کے لیڈر کم جونگ ان کے ساتھ ان کے "بہت اچھے تعلقات" ہیں اور انہیں جنوبی کوریا کے ساتھ مشترکہ فوجی مشقوں میں حصہ لینے کے امریکہ کے دیرینہ معاہدے پر اعتراض ہے۔

کانگو میں ایبولا کے مریضوں کی تعداد 5,000 سے متجاوز

کنشاسا، 19 اگست (یواین آئی) جمہوریہ کانگو میں تصدیق شدہ ایبولا کیسوں کی تعداد 5,000 سے تجاوز کر گئی ہے۔ کانگو حکومت کے منگل کی رات جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق ملک میں ایبولا وائرس کے مریضوں کی تعداد 5 ہزار سے بڑھ چکی ہے اور صحت کے حکام نے خبردار کیا ہے کہ اس مہلک بیماری پر قابو پانے کے لیے جاری کوششیں ناکافی ثابت ہو رہی ہیں۔ ادارہ صحت عامہ کے مطابق ملک میں ایبولا کی 17 ویں وبا، جولائی کے اختتام تک مریضوں کی تعداد کے لحاظ سے، تاریخ کی سب سے بڑی وبا بن گئی اور ہفتے کے اختتام تک وباء کے باعث ہونے والی اموات کی تعداد 2,378 تک پہنچ گئی ہے۔ صورتحال سے متعلق اپنی تازہ ترین رپورٹ میں ادارے نے 5,021 کیس ریکارڈ کیے ہیں۔ اس تعداد کے ساتھ یہ وبا 2014 سے 2016 کے دوران مغربی افریقہ میں پھیلنے والی ایبولا وبا کے بعد، مریضوں اور اموات دونوں لحاظ سے، دنیا کی دوسری بدترین وبا بن گئی ہے۔

چین: قابل استعمال راکٹ کا کامیاب تجربہ

بیجنگ، 19 اگست (یواین آئی) چین نے لینڈنگ کرنے والے راکٹ کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ مقامی ذرائع ابلاغ کے مطابق چین نے بدھ کے روز پہلی مرتبہ ایک دوبارہ قابلِ استعمال راکٹ کے پہلے مرحلے میں خشکی سے خشکی پر لینڈنگ کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ یہ تجربہ اپنی نوعیت کی پہلی کامیاب کوشش ہے۔ 66.1 میٹر لمبے ژوچو-3 وائے 2 راکٹ کو ملک کے شمال مغرب میں واقع ڈونگ فینگ کمرشل اسپیس انوویشن پائلٹ زون سے لانچ کیا گیا۔ راکٹ نے نو انجنوں پر مشتمل پہلے مرحلے، یعنی بوسٹر مرحلے، میں پرواز کی اور لانچ پیڈ سے 390 کلومیٹر جنوب مشرق میں واقع گانسو صوبے کے ایک مخصوص لینڈنگ مقام پر واپس اتر گیا۔ مقررہ مقام پر بحفاظت لینڈنگ کے ساتھ راکٹ کی زمین سے زمین پر محفوظ لانچنگ اور لینڈنگ کا عمل کامیابی سے مکمل ہو گیا ہے۔ دوسرے مرحلے نے اپنے ساتھ لگے ※ ہونگ ہو-03 سیٹلائٹ کو پہلے سے طے شدہ مدار میں پہنچا دیا۔ یہ مشن چین کی دوبارہ قابلِ استعمال راکٹ ٹیکنالوجی میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ کامیابی 10 جولائی کو لانگ مارچ-10B کے پہلے مرحلے کو سمندر میں ایک جال کے ذریعے بچائے جانے کے بعد سامنے آئی ہے۔ چینی کمرشل خلائی کمپنی لینڈ اسپیس ※ کا تیار کردہ ژوچو-3 چین کی قومی خلائی انتظامیہ کی جانب سے نئی نسل کے مائع آکسیجن اور میتھین سے چلنے والے راکٹ کے طور پر منظور شدہ ہے۔ اس راکٹ کا مقصد کم لاگت، زیادہ گنجائش اور زیادہ تعداد میں لانچنگ کو ممکن بنانا ہے۔ ژوچو-3 اسٹین لیس اسٹیل سے تیار کیا گیا ہے اور زیادہ حرارت برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کے استعمال سے پیداواری لاگت کم ہونے کا امکان ہے۔ یک طرفہ پرواز میں یہ نچلے زمینی مدار تک 2.14 میٹرک ٹن وزن لے جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ ماہ چین نے پہلی مرتبہ ایک مداری راکٹ کے پہلے مرحلے کو دوبارہ استعمال کے لیے لینڈنگ کروائی تھی تاہم یہ لینڈنگ سمندر میں کی گئی تھی۔

سابق وزیر اعظم عمران خان علاج کے لیے جیل سے ہسپتال منتقل

اسلام آباد، 19 اگست (یواین آئی) پاکستان کی عدالت عالیہ نے سابق وزیر اعظم عمران خان کو طبی علاج کے لیے جیل حکام کی جانب سے ہسپتال منتقل کرنے اور کیس کی اگلی سماعت یعنی 16 ستمبر تک ہسپتال میں رہنے کی اجازت دینے کا حکم دیا ہے۔ جسٹس شاہد وحید کی سربراہی میں تین رکنی سپریم کورٹ کے بینچ جس میں جسٹس نعیم اختر افغان اور جسٹس اشتیاق ابراہیم شامل ہیں انہوں نے حکومت کو حکم دیا کہ عمران خان کو طبی معائنے اور علاج کے لیے اڈیالہ جیل سے اسلام آباد کے شفا انٹرنیشنل ہسپتال منتقل کیا جائے۔ یہ درخواستیں عمران خان کی ہمشیرہ اور ماہر جراح ڈاکٹر عظمیٰ خان اور پارٹی کے دیگر رہنماؤں کی جانب سے دائر کی گئی تھیں۔ درخواستوں میں موقف اختیار کیا گیا تھا کہ جیل میں ان کی صحت بگڑ رہی ہے اور وہ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں، اس لیے انہیں فوری طبی امداد فراہم کی جائے۔ عدالت نے 73 سالہ سابق وزیر اعظم کے معائنے اور علاج کے لیے ایک میڈیکل بورڈ تشکیل دینے کا بھی حکم دیا۔ عدالت نے یہ بھی ہدایت کی کہ طبی معائنے اور علاج کے دوران ڈاکٹر عظمیٰ خان اور عمران خان کے ذاتی معالج ڈاکٹر فیصل سلطان موجود رہیں۔ اس کے علاوہ حکام کو عمران خان کی ان کے اہل خانہ سے ملاقاتیں یقینی بنانے کا بھی حکم دیا گیا۔ اس فیصلے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے، وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور طارق فضل چوہدری نے کہا کہ حکومت سپریم کورٹ کے فیصلے پر اس کی روح اور الفاظ ※ کے ساتھ عمل درآمد کرے گی۔

ایام عزا کی آخری راتیں، مجالس و ماتم کا سلسلہ تیز

ظفر الایمان اور رونقِ دینِ اسلام کی شب بیداری شروع، آج مختلف مقامات پر مجالس

لکھنؤ۔ایامِ عزا کی آخری راتوں میں مجالس و ماتم اور انجمنوں کی شب بیداریوں کا سلسلہ جاری ہے۔بدھ کو امام باڑہ ناظم صاحب وکٹوریہ اسٹریٹ میں انجمن رونقِ دینِ اسلام کی شب بیداری کی مجلس کو مولانا اعجاز اطہر نے خطاب کیا۔مجلس کے بعد انجمن نصر العزا، کاظمیہ عابدیہ، گلدستۂ حیدری، غنچۂ مظلومیاں، نصر الاسلام، غنچۂ مہندیہ، غلامانِ حسین، رضائے حسین اور جعفر الایمان نے نوحہ خوانی کی۔شاندار منزل رکاب گنج میں انجمن جعفر الایمان کی شب بیداری کی مجلس کو مولانا ظہیر عباس نے خطاب کیا۔مجلس کے بعد انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔امام باڑہ شہنشاہ بلڈنگ، نقاس میں مجلس کو مولانا صدف جونپوری نے خطاب کیا۔کل کی مجلس کو مولانا یاسوب عباس رات 8:30 بجے خطاب

کریں گے۔عزادار خانہ محمد اقبال ماچس لکھنوی، انگوری باغ، کشمیری محلہ میں منعقدہ مجلس میں جسٹس قمر حسن رضوی نے مرثیہ خوانی کرتے ہوئے حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی دردناک شہادتوں کا منظر بیان کیا تو عزاداروں کی آنکھیں اشک بار ہوگئیں۔مجلس کے بعد انجمن برقِ حیدری، غنچۂ مظلومیاں، لشکرِ حسینی اور شمشیرِ حیدری نے نوحہ خوانی کرتے ہوئے کربلا کے شہیدوں کو پرسہ پیش کیا۔عزادار خانہ ڈیوڑھی سات سووالی، بیگم مرحومہ، کشمیری محلہ میں مجلس کو مولانا رضا حسین جروَلی نے خطاب کیا۔مجلس کے بعد انجمن غریب العزا نے نوحہ خوانی کی۔عزاخانہ حسینی، منصور نگر میں انجمن دستۂ حسینی کی شب بیداری میں مجلس کے بعد انجمن گلزارِ اہل بیت، معراج المومنین، معصومیاں

حسینیہ، تہذیب الاسلام، ذوالفقارِ حسینی اور گلزارِ پنجتن نے نوحہ خوانی کی۔عزاخانہ سرفراز حسین، منصور نگر میں منعقدہ مجلس میں ارمان رضوی نے مرثیہ خوانی کی۔عزاخانہ جاوید نقوی، حسن پوریا میں منعقدہ مجلس کو مولانا تقی رضا نے خطاب کیا۔

پروردگار عالم نے اسلام کی شکل میں بہترین نظام حیات عطا فرمایا ہے: مولانا منظر عباس سرسوی

سرسی سادات: محلہ صادق سرائے میں جناب عقیل اکبر نقوی 'شہزی' کی جانب سے منعقد خمسۂ مجالس کی چوتھی مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا منظر عباس نقوی سرسوی استاد دارالعلوم سید المدارس، امروہہ نے کہا کہ اسلام نے کائنات کا سب سے بہتر نظام حیات پیش کیا ہے۔جہاں اس نے سب کے حقوق معین کئے۔بس شرط یہ ہے کہ انسان اس نظام پر عمل کرتا رہے۔وقت اور حالات آپ کے خلاف ہو سکتے ہیں۔لیکن آپ کا حوصلہ نہیں ٹوٹنا چاہئے۔آج زمانے نے اسلام کی طاقت کا مشاہدہ بھی بخوبی کرلیا ہے۔زمانہ لاکھ مخالف ہو جائے لیکن پرچم اسلام کو ہمیشہ فتح حاصل ہوتی رہی ہے۔اس سے قبل معروف شاعر و مرثیہ خوان ماسٹر خورشید انور ارمؔ سرسوی نے سوز و مرثیہ خوانی کے فرائض انجام دیئے۔آخر میں انجمن شمیم ایمان سرسی نے نوحہ خوانی و سینہ زنی کی۔مجلس میں کثیر تعداد میں مومنین کی شرکت رہی۔

کربلا کا واقعہ صرف ایک سانحہ نہیں بلکہ ایک مستقل لائحہ عمل

مقصد حسینی ٹرسٹ کے تحت منعقد خمسہ مجالس سے مولانا سید رضا حسین کا خطاب

لکھنؤ (پریس ریلیز) کشمیری محلہ واقع مقصد حسینی ٹرسٹ کے زیر اہتمام 4 تا 8 ربیع الاول خمسہ مجالس و شب بیداری کا اہتمام کیا گیا ہے۔کشمیری محلہ واقع امامباڑہ سرکار حسینی پیارے جانی میں شب 9 بجے ہونے والی ان مجالس کو عالم نگر جامع مسجد کے امام جمعہ و شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے رکن مولانا سید رضا حسین رضوی 'قیام مہدی قیام حسین کا تکملہ' عنوان سے خطاب کر رہے ہیں۔ٹرسٹ کے ترجمان ایس ایم امن نے بتایا کہ 7 ربیع الاول کو مجلس کے بعد پوری شب انجمن ہائے ماتمی نوحہ خوانی و سینہ زنی کر کے کربلا کے شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کریں گی اور 8 ربیع الاول کو سہ پہر 3 بجے الوداعی مجلس ہوگی جس کے بعد تبرکات کی زیارت کرائی جائے گی۔ان خمسہ مجالس کی پہلی مجلس کا آغاز قاری جون نے تلاوت کلام پاک سے کیا جس کے بعد منتخب شعرا نے پیش خوانی کی جس کے بعد مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا سید رضا حسین نے کہا کہ قیامِ مہدیؑ کو قیامِ حسینؑ کا تکملہ (مکمل کرنے والا) اس لیے کہا جاتا ہے کہ امام حسینؑ نے کربلا میں جو ظلم کے خلاف حق کا بیج بویا اور ضابطہ عدل پیش کیا، امام مہدیؑ اپنے ظہور کے ذریعے اسی الٰہی مشن کو عالمی سطح پر عملی جامہ پہنا کر اس کا انجام کامل بنائیں گے۔انہوں نے کہا کہ امام حسینؑ اور امام مہدیؑ دونوں کا مقصد کلمہ حق کی بلندی، دین میں ہونے والی خرابیوں کی اصلاح اور ظلم و جبر کا خاتمہ ہے۔کربلا کا واقعہ صرف ایک سانحہ نہیں بلکہ ایک مستقل لائحہ عمل ہے جس کی تکمیل مہدیِ آخرالزمانؑ کے عدلِ عام کے نظام سے ہوتی ہے۔روایات کے مطابق امام مہدیؑ اپنے ظہور کے وقت 'یالثارات الحسین' کا نعرہ بلند کریں گے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کی تحریک حسینی تحریک کا ہی تسلسل ہے۔آخر میں مولانا نے کربلا میں حضرت امام حسین وان کے اصحاب وانصار پر گزری مصیبتوں کا ذکر کیا تو یہاں موجود عقیدت مند اشکبار ہوگئے۔

مجالس آج

لکھنؤ۔ امام باڑہ ابوالفضل العباس علیہ السلام، حسن پوریا میں شب بیداری کی مجلس کو مولانا جمعہ رضوی رات 8:30 بجے خطاب کریں گے۔مجلس کا آغاز قاری حبیب عالم رضوی تلاوتِ قرآن پاک سے کریں گے۔امام باڑہ جھاؤ لال، ٹھاکر گنج میں مغرب کی نماز کے بعد مجلس کو مولانا عمران حیدر خطاب کریں گے۔مجلس کا اہتمام پرشانت کمار شیکھر 'گڈو' نے کیا ہے۔امام باڑہ حشمت آرا، حسن پوریا میں منعقدہ مجلس کو مولانا عابس کاظم جروَلی رات 9:30 بجے خطاب کریں گے۔

شہیدانِ کربلا کی یاد میں

عالمی روزگار سے نوجوانوں کو جوڑنے کیلئے انٹرنیشنل ایمپلائمنٹ سیل قائم

یوگی حکومت کا تربیت یافتہ نوجوانوں کو بیرون ملک باعزت روزگار دلانے پر زور

لکھنؤ، 19 اگست۔یوگی حکومت ریاست کے نوجوانوں کو نہ صرف قومی بلکہ عالمی روزگار کے بازار سے جوڑنے کے لیے مسلسل نئے قدم اٹھا رہی ہے۔اس سلسلے میں، اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن کے اندر ایک "انٹرنیشنل ایمپلائمنٹ سیل" قائم کیا گیا ہے۔یہ سیل بیرون ملک روزگار کے مواقع کے بارے میں معلومات اکٹھا کرے گا، غیر ملکی کمپنیوں کی ڈیمانڈ کے مطابق نوجوانوں کو تربیت فراہم کرے گا اور شفاف طریقے سے انہیں بین الاقوامی روزگار سے منسلک کرے گا۔جناب کپل دیو اگروال، ریاستی وزیر (آزادانہ چارج) برائے پیشہ ورانہ تعلیم، ہنرمندی ترقیات، نے کہا کہ یوگی حکومت کا مقصد ریاست کے نوجوانوں کو ان کی قابلیت اور ہنر کے مطابق روزگار کے بہتر مواقع فراہم کرنا ہے۔انہوں نے کہا کہ اتر پردیش کے نوجوان ہنر اور صلاحیت کے معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔انٹرنیشنل ایمپلائمنٹ سیل کے ذریعے ہمارے تربیت یافتہ نوجوانوں کو بیرون ملک روزگار کے مواقع سے جوڑنے کے لیے ایک مؤثر نظام وضع کیا جا رہا ہے۔حکومت کی ترجیح اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ نوجوانوں کو ان کی قابلیت کے مطابق باعزت روزگار ملے اور عالمی سطح پر ریاست کا نام روشن کیا جائے۔مشن ڈائریکٹر جناب پلکیت کھرے نے کہا کہ یہ اقدام ریاست کے ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت بننے کے ہدف کے لیے اہم ہے۔فی الحال، اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن کے تحت، نوجوانوں کو 35 اہم شعبوں میں 1300 سے زیادہ ملازمتوں کے لیے ہنر کی تربیت فراہم کی جا رہی ہے۔اب تربیت یافتہ نوجوانوں کو روزگار کی عالمی منڈی سے جوڑنے پر خصوصی زور دیا جائے گا۔انٹرنیشنل ایمپلائمنٹ سیل وزارت خارجہ، حکومت ہند، ڈائریکٹریٹ آف ایمپلائمنٹ، اتر پردیش کے "مشن ایمپلائمنٹ" اور دیگر متعلقہ اداروں کے ساتھ رجسٹرڈ ریکروٹنگ ایجنٹس کے ساتھ رابطہ قائم کرے گا۔سیل بیرون ملک کام کرنے والی کمپنیوں سے دستیاب انسانی وسائل کی درخواستیں وصول کرے گا اور اس کے مطابق تربیت یافتہ نوجوانوں کی دستیابی کو یقینی بنائے گا۔ڈاکٹر ایم کے سنگھ، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، کو سیل کے چیئرمین کے طور پر نامزد کیا گیا ہے، اور اسسٹنٹ مینیجر وجے نام دیو کو نوڈل آفیسر کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔انٹرنیشنل ایمپلائمنٹ سیل ہر 15 دن بعد مشن ایمپلائمنٹ سیل کے ساتھ ملاقات کرے گا اور مختلف ممالک اور شعبوں میں ملازمت کی نئی طلب کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔اس کی بنیاد پر اہل نوجوانوں کا ڈیٹا بیس بنایا جائے گا اور متعلقہ ایجنسیوں کو دستیاب کرایا جائے گا۔یہ سیل مستقبل میں بیرون ملک ملازمتوں کے ممکنہ مواقع کا بھی پہلے سے جائزہ لے گا۔یہ معلومات ٹی پی پی سیل کو فراہم کی جائیں گی تاکہ ضرورت کے مطابق نئے تربیتی پروگرام شروع کیے جاسکیں اور نوجوانوں کو روزگار کی طلب کو پورا کرنے کے لیے بروقت تیار کیا جا سکے۔یہ سیل انویسٹ یوپی کے ساتھ مل کر مختلف ممالک میں ہنر مند کارکنوں کی مانگ کا بھی مطالعہ کرے گا۔مزید برآں، ایسے نوجوانوں کو جوڑنے کی کوشش کی جائے گی جنہوں نے اتر پردیش سکل ڈیولپمنٹ مشن سے تربیت حاصل کی ہے لیکن ابھی تک انہیں ترجیحی بنیادوں پر بیرون ملک روزگار کے ساتھ روزگار نہیں ملا ہے۔

پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود کے لیے اسکیموں کے مؤثر نفاذ پر زور

پسماندہ طبقات کمیشن کی ماہانہ میٹنگ میں وشوکرما برادری اور روایتی کاریگروں کے مسائل پر غور

لکھنؤ، 19 اگست۔اتر پردیش پسماندہ طبقات کمیشن کی ماہانہ میٹنگ آج اتر پردیش ریاستی پسماندہ طبقات کمیشن کے اعزازی چیئرمین جناب راجیش ورما کی صدارت میں کمرہ نمبر 422، چوتھی منزل، اندرا بھون، لکھنؤ میں منعقد کی گئی۔میٹنگ میں کمیشن کے اعزازی وائس چیرمین جناب سوریہ پرکاش پال اور اعزازی وائس چیرمین جناب سوہن لال شریمالی کی موجودگی میں کمیشن کے معزز اراکین کے ساتھ جناب راجیش ورما کی صدارت میں، اتر پردیش حکومت کی طرف سے پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود کے لیے مختلف ترقیاتی اور عوامی بہبود کی اسکیموں کے کامیاب نفاذ کے لیے بات چیت کی گئی۔میٹنگ میں وشوکرما ایلیکرن ابھیان سنغھان کے مسٹر نریش پنچال کے 2026-05-15 کے خط جس میں اقتدار میں وشوکرما برادری کی شرکت کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا گیا ہے پر غور کیا۔مدھیہ پردیش، جھارکھنڈ، چھتیس گڑھ اور ہریانہ کی ریاستوں سے وشوکرما ویلفیئر کمیشن/ وشوکرما اسکل ڈیولپمنٹ بورڈ کی تشکیل کے بارے میں معلومات حاصل کرنے اور اسے کمیشن کے سامنے پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔کمیشن کے سکریٹری کو اس سلسلے میں ہدایت دی گئی۔کمیشن نے مسٹر ایس کے سنگھانیہ، کے خط مورخہ 2026-06-02 پر غور کیا۔

ازدواجی زندگی میں نبی کریمؐ کا اسوۂ حسنہ ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے: مولانا اظہر قاسمی

بارہ بنکی (پریس ریلیز) معاشرے کی بنیادی اکائی میاں بیوی پر مشتمل ایک خاندان ہے۔خالقِ کائنات نے حضرت آدم و حوا علیہما السلام کی صورت میں ازدواجی زندگی کا آغاز فرمایا اور نکاح کو تمام انبیائے کرام کی سنت قرار دیا۔نبی کریم ﷺ نے بھی ایک بھرپور خاندانی زندگی گزاری تاکہ گھریلو معاملات میں بھی آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ امت کے لیے بہترین نمونہ ثابت ہو۔ازواجِ مطہرات کے ساتھ ہمدردی و غم گساری اور گھریلو کاموں میں ہاتھ بٹانا آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کا حصہ تھا۔ان خیالات کا اظہار جامعہ دارالرشاد بنکی کے ناظمِ تعلیمات مولانا سید محمد اظہر قاسمی نے گھسیانہ مسجد، بارہ بنکی میں جمعیت علماء بارہ بنکی کے زیر اہتمام پندرہ روزہ جلسہ سیرت النبی ﷺ کے چوتھے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔مولانا محمد ثمیر ثاقبی، مہتمم مدرسہ دار ارقم جہانگیرآباد نے کہا کہ نبی رحمت ﷺ نے مختلف خاندانوں میں متعدد نکاح اس لیے فرمائے تاکہ امت آپ ﷺ کی گھریلو زندگی سے واقف ہو اور زندگی کے مختلف شعبوں میں رہنمائی حاصل کر سکے۔اگر تعدد ازدواج کا مقصد محض شہوت رانی ہوتا تو آپ ﷺ اپنی بھرپور جوانی میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، جو عمر میں بڑی اور بیوہ تھیں، سے نکاح نہ فرماتے۔اجلاس کا آغاز حافظ محمد مشتاق امام مسجد کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا، جبکہ مولانا محمد شاداب قاسمی نے نعتِ پاک پیش کی۔نظامت کے فرائض جامعہ دارالرشاد بنکی کے استاذ مولانا سید مسعود احمد قاسمی نے انجام دیے۔دریں اثنا منیر آباد مسجد میں منعقدہ دوسرے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء ضلع بارہ بنکی کے جنرل سکریٹری مولانا محمد جمال قاسمی نے کہا کہ انسانی زندگی کا ایک اہم شعبہ ازدواجی زندگی ہے، جس میں میاں بیوی کو ہمدردی، مروت اور محبت کے ساتھ ایک دوسرے کے دکھ سکھ کا ساتھی بننا چاہیے۔نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کر کے میاں بیوی اپنے گھر کو جنت کا نمونہ بنا سکتے ہیں۔مفتی محمد رضوان قاسمی، امام جامع مسجد بارہ بنکی نے کہا کہ نکاح کے بعد عائد ہونے والے فرائض کی ادائیگی کا بھرپور خیال رکھنا چاہیے۔مہر کی ادائیگی، بیوی کے کھانے پینے، لباس اور مناسب رہائش کا انتظام، حسنِ سلوک اور خوش اخلاقی نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ سے ملنے والی اہم تعلیمات ہیں۔اجلاس کا آغاز مدرسہ دارالرشاد کے استاذ اور امام مسجد منیر آباد قاری محمد غفران کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ناظمِ اجلاس نے آئندہ پروگراموں کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ 6 ربیع الاول بروز جمعرات بعد نمازِ عشاء مسجد تراب شاہ میں مولانا مسیح الرحمن مظاہری اور مولانا سید مسعود احمد قاسمی، جبکہ تالاب والی مسجد بنکی میں مولانا محمد حیات قاسمی اور مفتی محمد اختر ندوی خطاب فرمائیں گے۔بعد نمازِ مغرب سٹی بازار پولیس چوکی کے سامنے واقع مسجد میں مولانا عبدالرفیع قاسمی اور مولانا نور محمد قاسمی کا خطاب ہوگا۔اس موقع پر عشرت علی، محمد شبیر، عبدالقیوم، محمد خالد، یعسوب بھائی، حبیب اللہ بھائی سمیت کثیر تعداد میں اہلِ محلہ نے شرکت کی۔

پروفیسر طارق منصور کی قومی ذمہ داری سے علی گڑھ کو نئی امید

کھیلوں کی دنیا نے کیا شاندار استقبال

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): بھارتیہ جنتا پارٹی کے قومی نائب صدر کے عہدے پر دوبارہ نامزد کیے جانے پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر، معروف سرجن اور قانون ساز کونسل کے رکن پروفیسر طارق منصور کا ڈسٹرکٹ اولمپک ایسوسی ایشن، علی گڑھ کے بینر تلے ضلع کی مختلف کھیل تنظیموں کے عہدیداران اور کھلاڑیوں نے میرس روڈ واقع ان کی رہائش گاہ حفیظ منزل پہنچ کر پھولوں کے گلدستے، شال اور پٹکا پیش کر کے شاندار استقبال اور اعزاز کیا۔پروگرام میں ضلعی کھیل افسر محترمہ پونم لتاراج، ضلع کشتی تنظیم کے صدر اور اے ایم یو طلبہ یونین کے سابق نائب صدر حیدر علی خان اسد، بین الاقوامی شوٹر اور ریفری وید پرکاش شرما، ضلع کشتی تنظیم کے سکریٹری بھگت سنگھ بابا، ضلع بیڈمنٹن ایسوسی ایشن کے کھیلو انڈیا کوچ وکاس چوہان، اے ایم یو بیڈمنٹن کوچ خسرو معروف سمیت مختلف کھیل تنظیموں کے عہدیداران اور کھلاڑی موجود رہے۔پروگرام کی نظامت کرتے ہوئے ضلع اولمپک ایسوسی ایشن کے سکریٹری مظہر الکمر نے کہا کہ پروفیسر طارق منصور کو قومی قیادت میں دوبارہ اہم ذمہ داری ملنا علی گڑھ کے لیے باعثِ فخر ہے۔طالب علمی کے زمانے سے ہی کھیلوں سے وابستہ رہے پروفیسر منصور ٹینس کے بہترین کھلاڑی رہے ہیں اور اے ایم یو گیمز کمیٹی کے سب سے طویل مدت تک سکریٹری رہے۔ان کے دور میں ہاکی کے ایسٹروٹرف میدان، بیڈمنٹن ہال اور کرکٹ و جمنازیم کو جدید بنانے جیسے اہم کام ہوئے، جن سے آج بھی کھلاڑی مستفید ہو رہے ہیں۔کشتی کے صدر حیدر علی خان اسد نے کہا کہ پروفیسر طارق منصور کی کھیلوں سے گہری وابستگی، کھلاڑیوں کی ضروریات کی سمجھ اور کھیل سہولیات کی ترقی کے حوالے سے ان کی دور اندیشی انہیں کھیلوں کی دنیا کا فطری خیر خواہ بناتی ہے۔پروفیسر طارق منصور کی قومی ذمہ داری سے علی گڑھ کے کھیلوں کی دنیا کو نئی امید ملی ہے اور یقین ہے کہ ان کی رہنمائی سے کھیلوں کی صلاحیتوں کو آگے بڑھنے کے نئے مواقع حاصل ہوں گے۔اپنے اعزاز پر پروفیسر طارق منصور نے ضلع اولمپک ایسوسی ایشن سمیت تمام کھیل تنظیموں کے عہدیداران اور کھلاڑیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ کھیلوں سے ان کا تعلق طالب علمی کے زمانے سے رہا ہے اور کھلاڑیوں کی یہ محبت ان کے لیے انتہائی باعثِ احترام ہے۔انہوں نے کہا، "کھیل صرف تمغے جیتنے کا ذریعہ نہیں، بلکہ نظم و ضبط، خوداعتمادی، قیادت اور قوم کی تعمیر کے جذبے کو فروغ دینے کا ایک مؤثر ذریعہ ہیں۔حکومت کی جانب سے کھیلوں کی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی اور جدید کھیل سہولیات فراہم کرنے کے لیے کیے جا رہے اقدامات کو زمینی سطح تک پہنچانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔" پروفیسر طارق منصور نے کہا کہ علی گڑھ میں کھیل سہولیات کو مزید مضبوط اور جدید بنانے کے لیے مثبت کوششیں کی جائیں گی۔انہوں نے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ علی گڑھ کی صلاحیتوں میں قومی اور بین الاقوامی سطح پر شناخت بنانے کی پوری صلاحیت ہے اور مسلسل مشق، نظم و ضبط اور لگن ہی کامیابی کی کنجی ہے۔اس موقع پر رانا اوت سنگھ، سوم پرکاش شرما (باکسنگ)، اودھیش راؤ (والی بال)، سبھاش کمار (کشتی)، جتیندر شرما (کھو کھو)، سنجے سولنکی (کبڈی/ پنجہ کشتی)، دیوراج سنگھ، سیف، شوکت علی، لوکیش کانت، این آئی اے ایس والی بال کوچ وغیرہ موجود تھے۔

گریٹر نوئیڈا اتھارٹی کی بلڈوزر کارروائی

24 ہزار مربع میٹر زمین قبضہ مافیا سے خالی کرائی گئی

گریٹر نوئیڈا، 19 اگست (یو این آئی) گریٹر نوئیڈا اتھارٹی نے بدھ کے روز نوٹیفائیڈ علاقے میں غیر قانونی قبضے اور غیر مجاز پلاٹنگ کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے بلاس پور میں تقریباً 24 ہزار مربع میٹر زمین کو تجاوزات سے پاک کرایا۔اتھارٹی کے مطابق خالی کرائی گئی زمین کی بازار میں قیمت تقریباً 48 کروڑ روپے ہے۔اتھارٹی کے چیف ایگزیکٹیو افسر این جی روی کمار نے بتایا کہ بلاس پور علاقے میں کچھ کالونائزر نوٹیفائیڈ زمین پر باؤنڈری بنا کر غیر قانونی پلاٹنگ کی تیاری کر رہے تھے۔اتھارٹی کی جانب سے انہیں نوٹس جاری کر کے غیر قانونی تعمیرات ہٹانے کی ہدایت دی گئی تھی، لیکن تعمیرات نہیں ہٹائی گئیں۔اس کے بعد بدھ کو انہدام کی کارروائی کی گئی۔کارروائی کے بعد تقریباً 24,000 مربع میٹر زمین کو تجاوزات سے پاک کرایا گیا۔اتھارٹی نے کہا کہ نوٹیفائیڈ علاقے میں اجازت کے بغیر کسی بھی طرح کی تعمیر یا غیر مجاز پلاٹنگ برداشت نہیں کی جائے گی۔اتھارٹی کے ایڈیشنل چیف ایگزیکٹیو افسر سومت یادو نے لوگوں سے اپیل کی کہ گریٹر نوئیڈا میں زمین خریدنے سے پہلے اتھارٹی سے رابطہ کر کے زمین اور متعلقہ منصوبے کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کریں۔انہوں نے کہا کہ لوگ غیر قانونی کالونیوں اور غیر مجاز پلاٹنگ کے جھانسے میں آکر اپنی محنت کی کمائی نہ پھنسائیں۔

پوروتّر ریلوے

الیکٹرک لوکو شیڈ گورکھپور

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے سینئر ڈویژنل الیکٹریکل انجینئر/ ٹی آر ایس/ گورکھپور، الیکٹرک لوکو شیڈ گورکھپور/ شمال مشرقی ریلوے کے ذریعہ درج ذیل کام کیلئے ای۔ٹینڈرس طلب کئے جاتے ہیں۔
ٹینڈر نوٹس نمبر و کام کا نام: ٹینڈر نوٹس نمبر: ELS-GKP-CAMC main Comp26R "الیکٹرک لوکو شیڈ گورکھپور میں 2 سال کی مدت کیلئے ایئر کمپریسر و ہیٹ لیس ایئر ڈرائیور کی CAMC کیلئے کام۔" تخمینی لاگت (روپیہ میں): ₹-15,05,680.00، بیعانہ رقم (روپیہ میں): ₹-30,114.00، ٹینڈر فارم کی قیمت: ₹-00.00، ٹینڈر کی مدت: 24 ماہ۔
● آفر اپلوڈ کرنے کی آخری تاریخ اور وقت: 15-09-2026، 15:00 بجے تک اور یہ ای۔ٹینڈر 15-08-2026 کو 15:00 بجے کے بعد کھولا جائے گا۔● اس ای۔ٹینڈر سے متعلق تفصیلی معلومات، کم از کم اہلیت اور ضابطے و شرائط، ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے۔● ٹینڈر دہندہ، ای۔ٹینڈر فارم کو اپلوڈ کرنے سے قبل اس ای۔ٹینڈر سے متعلق تصحیح نامہ (اگر کوئی ہو) کو ویب سائٹ پر جانکاری میں لینا یقینی بنائیں۔
ڈی۔ای۔ای/ ٹی آر ایس،
الیکٹرک لوکو شیڈ/ گورکھپور
CPRO/Elec-152
ٹرینوں میں بیڑی / سگریٹ نہ پئیں

رام مندر ٹرسٹ اراضی معاملہ: سنجے سنگھ نے ایس آئی ٹی کی کلین چٹ پر اٹھائے سوال

سپریم کورٹ کی اسٹیٹس رپورٹ اور کلین چٹ کی خبروں میں تضاد کا دعویٰ، 26 دستاویزات پیش کرنے کا اعلان

لکھنؤ: 19 اگست (پی این ایس) عام آدمی پارٹی اتر پردیش کے انچارج اور راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے رام مندر ٹرسٹ اراضی معاملے میں ایس آئی ٹی کی مبینہ طور پر چمپت رائے اور انل مشرا کو کلین چٹ دینے کی رپورٹوں پر سوال اٹھایا ہے۔انہوں نے کہا کہ ایک طرف جہاں سپریم کورٹ کی جانب سے ایس آئی ٹی سے اسٹیٹس رپورٹ مانگنے کی خبر آرہی ہے، وہیں ملزمین کو کلین چٹ دیے جانے کی خبریں بھی شائع ہوئی ہیں۔انہوں نے دونوں کے درمیان مبینہ تضاد کی وضاحت کا مطالبہ کیا۔سنجے سنگھ نے ایس آئی ٹی کی چیئرپرسن کرن بیش کو خط لکھ کر اراضی کیس سے متعلق 26 دستاویزات جمع کرانے کے لیے 20 اور 23 اگست کے درمیان وقت مانگا ہے۔ان کا دعویٰ ہے کہ ان دستاویزات میں 13 پرانی اور 13 نئی دستاویزات شامل ہیں۔انہوں نے کہا کہ یہ دستاویزات جانچ کو حقیقی نتیجے تک پہنچانے میں اہم ثابت ہو سکتی ہیں۔عام آدمی پارٹی کے راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے رام مندر ٹرسٹ سے متعلق زمین خریدی معاملے میں ایس آئی ٹی کی جانچ پر سوال اٹھائے ہیں۔انہوں نے چمپت رائے اور انل مشرا کو مبینہ طور پر 'کلین چٹ' دیے جانے کی خبروں پر اعتراض کیا۔سنجے سنگھ نے پوچھا کہ سپریم کورٹ نے ایس آئی ٹی سے اسٹیٹس رپورٹ طلب کی مگر اس سے پہلے کلین چٹ کی خبر کیسے سامنے آئی؟۔انھوں نے ایس آئی ٹی کے چیئرپرسن کرن بیش کو خط لکھ کر 20 اور 23 اگست کے درمیان ملاقات کا وقت طلب کیا ہے۔ان کا دعویٰ ہے کہ ان کے پاس کل 26 دستاویزی ثبوت ہیں، جن میں 13 پہلے جمع کرائے گئے دستاویزات اور 13 نئے شامل ہیں۔سنجے سنگھ نے دعویٰ کیا کہ ان کے دستاویزات زمین کے سودوں میں مبینہ بے ضابطگیوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔

مگرمچھ نے کسان پر حملہ کرکے گہرے پانی میں گھسیٹا، تلاش جاری

لکھیم پور کھیری: 19 اگست (پی این ایس) بدھ کی صبح لکھیم پور کھیری ضلع کے بیلرائن رینج علاقے میں مانجھا گاؤں کے قریب جوراہا نالے میں اپنی بھینسوں کو پانی دیتے ہوئے ایک کسان پر مگرمچھ نے حملہ کردیا۔مگرمچھ کسان کو گھسیٹ کر گہرے پانی میں لے گیا۔پولیس اور محکمہ جنگلات کی ٹیمیں کسان کی تلاش کررہی ہیں۔کسان شام تک لاپتہ تھا۔مانجھا فارم کے رہنے والے رمیش سنگھ (54) بدھ کی صبح اپنی بھینسوں کو پانی دینے کے لیے جوراہا نالے کے کنارے گئے تھے۔بھینسوں کو پانی دیتے وقت وہ نالے کے پاس کھڑا تھا کہ اچانک پانی میں چھپے مگرمچھ نے اس پر حملہ کردیا۔اس سے پہلے کہ رمیش سنگھ کوئی ردعمل ظاہر کرتا مگرمچھ اسے گھسیٹ کر گہرے پانی میں لے گیا۔واقعہ کے وقت رمیش سنگھ کا بیٹا بھی وہاں موجود تھا۔اپنے والد کو مگرمچھ کے ذریعے گھسیٹتے ہوئے دیکھ کر اس نے خطرے کی گھنٹی بجادی۔شور سن کر آس پاس کے گاؤں والے موقع پر پہنچ گئے لیکن اس وقت تک مگرمچھ کسان کو گھسیٹ کر پانی میں لے جاچکا تھا۔گاؤں والوں نے بڑے پیمانے پر نالے کی تلاش کی، لیکن رمیش سنگھ نہیں مل سکا۔

مایاوتی نے یوپی اسمبلی انتخابات کیلئے سیاسی حکمت عملی واضح کردی

2007 کے دلت برہمن سوشل انجینئرنگ فارمولے پر دوبارہ اعتماد، ستیش مشرا کو اہم ذمہ داریاں سپرد

لکھنؤ: 19 اگست (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی قومی صدر مایاوتی نے آئندہ اتر پردیش اسمبلی انتخابات کے لیے اپنی سیاسی حکمت عملی واضح کردی ہے۔پارٹی ایک بار پھر 2007 کے مشہور سوشل انجینئرنگ فارمولے پر بھروسہ کر رہی ہے، جس نے دلت-برہمن اتحاد کی مدد سے ریاست میں اقتدار میں واپسی کی بنیاد رکھی ہے۔اس حکمت عملی کو لاگو کرتے ہوئے مایاوتی نے پارٹی کے سینئر لیڈر اور قومی جنرل سکریٹری ستیش چندر مشرا کو تمام اہم ذمہ داریاں سونپی ہیں جن میں قانونی اور میڈیا مینجمنٹ کے ساتھ ساتھ الیکشن کمیشن اور اسمبلی انتخابات سے متعلق ذمہ داریاں بھی شامل ہیں۔قابل ذکر ہے کہ بی ایس پی نے 2007 میں اس دلت برہمن مساوات کے زور پر ریاست میں مکمل اکثریت والی حکومت بنائی تھی اور اس بار بھی پارٹی نے کسی دوسری پارٹی کے ساتھ اتحاد کیے بغیر اپنے واحد انتخابی مقابلے کا اعلان کیا ہے۔سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'X' پر ستیش چندر مشرا کی نئی ذمہ داری کا اعلان کرتے ہوئے، بی ایس پی سربراہ نے اپنی مستقبل کی حکمت عملی کا بھی انکشاف کیا۔انہوں نے کہا کہ پارٹی کی حمایت کی بنیاد کو تمام کمیونٹیز میں پھیلانے اور نچلی سطح پر مضبوط موجودگی کے ساتھ مضبوط امیدواروں کے انتخاب کا عمل تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔بی ایس پی اسمبلی سطح کی ورکر کانفرنس منعقد کر رہی ہے، جہاں امیدواروں کا باضابطہ اعلان کیا جائے گا۔مایاوتی نے کہا کہ بی ایس پی کی منظم انتخابی تیاریوں نے اپوزیشن، خاص طور پر حکمراں بی جے پی اور دیگر حریف جماعتوں میں کافی بے چینی پیدا کردی ہے۔انہوں نے کہا کہ بی ایس پی نے 2007 کے خطوط پر تمام برادریوں، بنیادی طور پر برہمن برادری کو پارٹی میں ضم کرنے کی مہم شروع کی ہے۔جیسے ہی برہمنوں کی امیدواروں کی نامزدگی شروع ہوئی، اپوزیشن جماعتوں کے اندر تشویش اور بحثیں بڑھ گئیں۔انہوں نے بہوجن سماج کے ارکان سے اپیل کی کہ وہ اپوزیشن کے سیاسی ہتھکنڈوں کے خلاف ہوشیار اور چوکس رہیں۔اس سلسلے میں انہوں نے پارٹی کے سینئر وکیل اور طویل عرصے سے قومی جنرل سکریٹری رہ چکے ستیش چندر مشرا کو انتخابی انتظام کی بنیادی ذمہ داری سونپی ہے۔مایاوتی نے امید ظاہر کی کہ آئندہ اسمبلی انتخابات کے دوران ستیش مشرا کا رول اہم اور فیصلہ کن ہوگا۔مایاوتی نے تمام برادریوں بالخصوص برہمن برادری سے پوری طاقت کے ساتھ بی ایس پی میں شامل ہونے کی اپیل کی۔انہوں نے یقین دلایا کہ ان کی انتخابی تیاری اور حمایت کی بنیاد پر، برہمن برادری کو ٹکٹوں کی مکمل تقسیم کی جائے گی، اور حکومت بننے پر 2007 کی طرح ان کے وقار کا تحفظ کیا جائے گا۔اپنے بنیادی ووٹر بیس کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ دلت برادری بی ایس پی کی نرسری ہے، اور انہیں اس انتخابی تبدیلی میں ایک اہم اور اہم کردار ادا کرنا چاہیے۔

امریکہ ایران جنگ کے سو دن کا جائزہ

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

ایران پر امریکہ نے جنگ اس وقت مسلط کی جب دونوں دیشوں کے درمیان امن مذاکرات چل رہے تھے۔ امریکہ نے حملہ کر ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کو شہید کر دیا۔ اس نے بچیوں کے اسکول کو بھی نشانہ بنایا جس میں 180 سے زیادہ چھوٹی بچیاں شہید ہوگئیں۔ اس سے دنیا ہل گئی اور امن پسندوں میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ امریکہ نے اپنے حملے کو صرف ایرانیوں کے لیے نہیں امریکیوں کے لیے بھی انصاف بتایا۔ جبکہ نیتن یاہو نے اپنے بیان میں کہا، ''ہمارا مقصد حکومتی نظام کا خاتمہ ہے''۔ وہ یہ بھول گیا کہ اسرئیل کے سیاسی اقتدار کو وہاں کے عوام ہی بدل سکتے ہیں نہ کہ ایران۔ اسی طرح ایران کی حکومت کو منتخب کرنے کا حق بھی وہاں کے عوام کو ہے نہ کہ اسرائیل کو۔ تو اسرائیل کو اس میں مداخلت کا حق کس نے دیا۔ خامنہ ای کی شہادت پر عالمی رہنماؤں نے غم کا اظہار کیا اور تعزیتی پیغامات بھیجے۔ لیکن بھارت نے ایران سے صدیوں پرانے تعلقات ہونے کے باوجود خامنہ ای کی شہادت پر خاموشی اختیار کی۔ جبکہ وزیر اعظم نریندر مودی نے یوکرین جنگ کے تناظر میں روس کے صدر پتن سے کہا تھا کہ 'یہ جنگ کا نہیں، امن کا زمانہ ہے'۔ ایران کے عوام نے اپنے سپریم لیڈر کی شہادت پر صبر کیا۔ اسلامک ریولوشنری گارڈز نے سپریم لیڈر کی موت پر دکھ جتاتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا۔ آئی آر جی سی نے کہا کہ امریکہ اسرائیل حملے پر سخت جوابی کاروائی کی جائے گی۔ ساتھ ہی اسلامک ریولوشنری گارڈز نے ایران کی عوام سے قومی اتحاد اور طاقت کا مظاہرہ کرنے کی اپیل کی۔

ایران پر ٹرمپ کے حملوں کے خود امریکہ کے عوام بھی خلاف رہے ہیں۔ Ipsos کے سروے کے مطابق 27 فیصد لوگوں نے ایران پر امریکی حملوں کی حمایت کی، جبکہ 43 فیصد نے مخالفت۔ 29 فیصد لوگوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وینزویلا کے صدر اور ان کی اہلیہ کو بغیر کسی مزاحمت کے رات میں ایئر لفٹ کرنے کی وجہ سے ٹرمپ کو یہ لگنے لگا کہ وہ جس ملک کے ساتھ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ آیت اللہ علی خامنہ ای کو شہید کر کے رضا شاہ پہلوی کے بیٹے کو ایران کا سربراہ بنا دیں گے اور وہاں کے وسائل پر امریکہ کا قبضہ ہوجائے گا۔ مگر ایران کے معاملہ میں ان کی یہ سوچ غلط ثابت ہوئی۔ ٹرمپ نے اپنی فوج اتارنے کی دھمکی دی تو ایران کی قیادت نے گھبرانے کے بجائے اعلان کیا کہ 'ہم اس کا انتظار کر رہے ہیں'۔ ایران نے صاف طور پر کہا کہ 'جنگ تم نے شروع کی ہے، ختم ہم کریں گے'۔ یعنی یہ جنگ اب ایران کی شرطوں اور مرضی پر ختم ہوگی۔

اس جنگ نے دنیا کی غلط فہمی دور کردی کہ اسرئیل کے پاس آئرن ڈوم ہے۔ کوئی پرندہ پر نہیں مار سکتا، ایران نے نیتن یاہو کے دفتر پر حملہ کیا، ان کے گھر پر حملہ کیا، یہاں تک کہ وہ جس بنکر میں چھپے ہوئے تھے اس پر حملہ کیا۔ مساد کے دفتر پر اور ان کے کئی فوجی ٹھیکانوں پر ایران نے حملے کئے۔ اسرائیل کے پاس جنگ کے دوران ہتھیار ختم ہوگئے، امریکہ سے منگانے پڑے۔ دنیا میں اس کی دھاک ختم ہوگئی اور سب سے بڑی بات یہ کہ اسرئیل امریکہ کے لیے اثاثہ تھا لیکن اس جنگ کے بعد وہ بوجھ بن گیا۔ امریکہ جس کے بھروسے یہ سوچ رہا تھا کہ وہ مشرق وسطیٰ کو کنٹرول کرے گا وہ اسرئیل اس کے لیے مصیبت بن گیا، بے وزن بن گیا۔ لوگ یہ کہتے تھے کہ اسرئیل کی لابی ہے جو امریکہ کو کنٹرول کرتی ہے ختم ہوگئی وہ کہانی۔ اس جنگ کی ہی بہت بڑی کامیابی ہے کہ امریکہ نے اسرئیل کو آئینہ دکھادیا اور دنیا کے سامنے اس کی کمزوری ظاہر ہوگئی۔ مسلم ممالک کی غلط فہمی بھی اس جنگ نے دور کردی۔ وہ سمجھتے تھے کہ امریکہ کے فوجی اڈے ہوں گے تو اسرائیل ان پر حملہ نہیں کرے گا۔ اور اگر کوئی دوسرا حملہ کرے گا تو امریکہ ان کو تحفظ فراہم کرے گا اسی لیے انہوں نے اپنی زمین پر اس کے فوجی اڈے قائم کرائے اور ان کے فوجیوں کو سہولیات فراہم کیں۔ ایران نے جنگ کے دوران امریکی اڈوں کو نشانہ بنا کر تہس نہس کردیا۔ امریکہ اپنے فوجیوں کی حفاظت نہیں کر پایا۔ ان فوجی ٹھکانوں پر ایرانی حملوں کی وجہ امریکہ کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ اسے اپنے فوجیوں کو واپس بلانا پڑا، یہاں تک کہ اس کے بحری بیڑوں کو بھی شدید نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ ابرہیم لنکن سے فوجیوں نے سمندر میں کود کر جان بچائی۔ ایران نے مسلم ممالک کو صاف طور پر یہ پیغام دیا کہ ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے لیکن اگر کوئی اس جنگ میں امریکہ یا اسرئیل کی مدد کرے گا تو وہ ہمارا دشمن ہوگا۔ مسلم ممالک نے ایران کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا بلکہ اسرئیل نے خود ان پر حملے کر کے ایران سے انہیں الجھانے کی کوشش کی۔ جو بری طرح ناکام ہوئی اور اس کے ایجینٹ کئی جگہ پکڑے گئے۔

ایران سے امریکہ کی اس جنگ میں ناٹو ممالک نے امریکہ کا ساتھ نہیں دیا۔ ٹرمپ کے سخت بیانوں کی وجہ سے برطانیہ بھی اس سے دور ہوگیا جبکہ عراق جنگ میں وہ اس وقت بھی امریکہ کے ساتھ کھڑا تھا جب دنیا نے ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ ٹرمپ نے کہا کہ 'ایران سے جنگ میں برطانیہ کے تعاون کی کمی کو وہ ہمیشہ یاد رکھے گا'۔ تہران کا دعویٰ ہے کہ خلیج فارس میں کھڑا امریکی کیریئر گورپس ایرانی حملوں سے کمزور ہوا ہے۔ جس طرح اس جنگ میں روز بہ روز نئے نئے موڑ آتے جارہے ہیں اس سے یہ لگ رہا ہے کہ اس جنگ کے بعد دنیا وہ نہیں رہے گی جو آج ہے۔

اس جنگ میں آبنائے ہرمز اسٹیجک پوائنٹ بن کر ابھرا۔ ایک وقت ایسا آیا جب پوری جنگ ہرمز پر سمٹ کر رہ گئی۔ پہلے ایران کے جوہری پروگرام پر بات ہورہی تھی کہ اسے ایٹم بم نہیں بنانے دیا جائے گا۔ ایران کا کہنا تھا کہ وہ بم نہیں بنائے گا بلکہ اس کو توانائی اور انسانی فلاح کے کاموں کے لیے استعمال کرے گا۔ لیکن جب ایران نے آبنائے ہرمز کو بند کیا تو اس کا اثر کچے تیل اور گیس کی سپلائی پر پڑنے لگا۔ دنیا کی معیشت متاثر ہونے لگی، ایران نے اسے پہلے دوست ممالک کے جہازوں کی آوا جاہی کے لیے کھولا بعد میں ٹیکس وصول کرنا شروع کیا تو امریکہ اسے کھولنے کا ایران پر دباؤ بنانے لگا۔ ٹرمپ نے ناٹو ممالک سے ہرمز کھلوانے کے لیے بیڑے بھیجنے کو کہا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی ہرمز کھلوانے کے لیے امریکہ سے بات کی۔ ایک وقت ایسا بھی آیا جب ٹرمپ نے کہا کہ ہرمز سے گزرنے والے جہازوں سے وہ ٹیکس وصولے گا۔ پھر امریکہ کی ضانب سے کہا جانے لگا کہ ہرمز ہمارا ہے۔

امریکہ اسرئیل کی ایران سے جنگ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ٹرمپ کو نومبر میں سنٹ کے اور نیتن یاہو کو اکتوبر میں پارلیمانی انتخابات میں جانا ہے۔ وینزویلا کے بعد ٹرمپ سمجھتے تھے کہ اگر ایران میں وہ کامیاب ہوتے ہیں تو سینٹ کے انتخابات میں امریکہ گریٹ کے نعرے کے ساتھ وہ کامیابی حاصل کرلیں گے۔ وہ بہت کم مارجن کے ساتھ صدارتی انتخاب میں کامیاب ہوئے ہیں اگر سینٹ میں ناکام ہوتے ہیں تو ان کی مشکلات بڑھ سکتی ہیں۔ اسی طرح نیتن یاہو اسرئیل میں ملی جلی حکومت چلا رہے ہیں۔ ایران جنگ کے سہارے انتخابات میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے تھے۔ وہ بدعنوانی، وار کرائم جیسے سنگین جرائم کے مجرم ہیں۔ اگر وہ ہار جاتے ہیں تو انہیں جیل جا کر لمبی سزا کاٹنی پڑے گی۔ پاکستان اور عمان کی ثالثی میں ایران امریکہ کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ ہوا۔ امریکہ نے ایران کی تمام شرائط مان لیں جس میں ایران پر لگی پابندیاں ہٹانا، تیل بیچنے کی آزادی، نقصان کے خرچ کی بھرپائی اور اس کے اربوں ڈالر جو بینکوں نے روکے ہوئے ہیں انہیں ریلیز کرنا وغیرہ شامل تھا۔ اس معاہدے پر خود ٹرمپ نے دستخط کیے تھے۔ لیکن یہ معاہدہ آگے بڑھنے سے پہلے ہی چند دنوں میں امریکہ نے ایران پر حملہ کر کے ختم کردیا۔ اب صورتحال یہ ہے کہ نہ جنگ جاری ہے اور نہ جنگ ختم ہوئی ہے۔ کہا جارہا ہے کہ امریکہ ہلکے ایٹم بم کے ایران پر استعمال کے بارے میں سوچ رہا ہے۔ کل کیا ہوگا یہ تو آنے والا وقت بتائے گا، ڈاکٹر محمد سلیم خاں نے سو دن کی ایران امریکہ جنگ پر چالیس مضمون لکھے ہیں۔ جو کتابی شکل میں ''ایران امریکہ یودھ'' کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ اس کی اشاعت پرنٹس کنگ دہلی نے کی ہے اور قیمت 250 روپے رکھی ہے۔ یہ اپنی نوعیت کی بلکل مختلف کتاب ہے اسے ایران امریکہ جنگ کی رنگ کمنٹری کہا جاسکتا ہے۔ جو کل تاریخ بن جائے گی۔

9810371907

عوامی شعور سے کس لی مٹھی

ہماری جمہوریت اور آئینی اقدار خطرے میں ہیں، لیکن عوام کے پاس ایسے نایاب وعدم تشدد والے طریقے ہیں جن کے سامنے کتنی بھی ظالم اور طاقتور حکومت زیادہ دن نہیں ٹھہر سکتی۔

نوین جوشی

گاؤں رینی، ضلع چمولی، 26 مارچ 1974۔ ایک لڑکی دوڑتی، ہانپتی، چیختی ہوئی گورا دیوی کے آنگن میں پہنچی... ''جنگل کاٹنے آگئے وہ...، ہمارا جنگل کاٹ رہے ہیں وہ!''

اس دن گاؤں کے تمام مرد کسی کام سے چمولی گئے ہوئے تھے۔ گورا پریشان ہوگئیں۔ مردوں کی غیر موجودگی میں گاؤں کی ذمہ داری انہی پر تھی۔ وہ 'مہیلا منگل دَل' کی صدر جو تھیں۔ انہوں نے گاؤں کی تمام عورتوں کو اکٹھا کیا اور فوراً جنگل کی طرف دوڑ پڑیں۔ تقریباً 50 مزدور درخت کاٹنے کی تیاری کر رہے تھے۔ ٹھیکیدار کا منشی اور 4-2 بندوق بردار بھی ساتھ تھے۔

گورا نے مزدوروں سے کہا... ''دیکھو، ہم تم سے درخواست کرتے ہیں، ہمارا جنگل مت کاٹو۔ جنگل کے بغیر ہم، ہمارے گورو (مویشی) کیسے زندہ رہیں گے؟''

منشی چیخا... ''کٹائی شروع کرو... عورتو تم یہاں سے بھاگو۔''

گورا ڈٹ گئیں... ''یہ جنگل ہمارا ہے۔ تم نے کیا سوچا، آج گاؤں کے آدمی باہر گئے ہیں تو تم جنگل کاٹ لوگے؟

عورتوں کے سامنے بندوقیں تان دی گئیں۔ گورا جوش میں آگئیں۔ انہوں نے ساتھیوں سے کہا... ''چلو، سب ایک ایک درخت کو آغوش میں لے لو... دیکھیں، یہ کیسے درخت کاٹتے ہیں!'' مزدور جس درخت کو کاٹنے جاتے، عورتیں اس سے چمٹ جاتیں... ''درخت کاٹنے سے پہلے ہمیں کاٹو۔'' خواتین کو بہت ڈرایا دھمکایا گیا، لیکن وہ ڈٹی رہیں۔ آخر کار بندوقیں جھک گئیں۔ مزدور واپس چلے گئے۔ جنگل بچ گیا۔ یہ 'چپکو' کے خیال کا زمین پر اترنا تھا۔ چندی پرساد بھٹ اور کئی کارکن 'چپکو' کا پیغام لے کر گاؤں گاؤں گھوما کرتے تھے۔ گورا دیوی نے بھی ان کی باتیں سنی تھیں۔ انہوں نے 'چپکو تحریک' کر کے دکھادی۔

28 نومبر 1977۔ نینی تال میں کماؤں کے جنگلوں کی نیلامی تھی۔ کچھ ماہ قبل چند لڑکوں نے ہنگامہ کیا تو نیلامی ملتوی کرنی پڑی تھی۔ اس لیے اس بار بھاری پولیس بندوبست تھا۔ مخالفت کرنے والوں کی گرفتاری کی تیاری تھی، لیکن وہ کہیں چھپ کر احتجاج کا طریقہ سوچ رہے تھے۔ صبح فلیٹس میں داڑھی والا ایک نوجوان ہڑکا بجا کر کماؤنی میں گیت گانے لگا... ''آج ہمالیہ تمہیں پکار رہا ہے، جاگو جاگو او میرے لال/ میری نیلامی مت ہونے دو، مجھے حلال مت ہونے دو۔'' پولیس-پی اے سی والوں نے سمجھا کہ کوئی بھکاری ہوگا، لیکن وہ گریش تیواری 'گردا' نام کے شاعر تھے، جنہوں نے رات ہی میں ایک پرانے گیت میں نئے بند جوڑ لیے تھے۔ گیت پہاڑ والوں کو للکار رہا تھا کہ جنگل بچاؤ، پہاڑ بچاؤ۔ پورے نینی تال میں خبر آگ کی طرح پھیل گئی۔ جب تک انتظامیہ سمجھ پاتی، نیلامی ہال میں عوام جمع ہوگئی۔ اتنی زبردست مخالفت ہوئی کہ نیلامی منسوخ کرنی پڑی۔

مزاحمت کے یہ طریقے عوامی زندگی سے ہی پیدا ہو سکتے تھے۔ تاریخ گواہ ہے کہ عوامی ثقافتی شعور نے عوام کی عدم تشدد پر مبنی مزاحمت کو نئی آواز اور تیور دیے ہیں۔ آزادی کی جدوجہد کے دور میں جلوسوں اور دھرنا مظاہروں میں کتنے جوشیلے گیت گائے جاتے تھے! یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ کئی ریاستوں، خاص طور پر قبائلی اکثریتی ریاستوں کی عوامی تحریکوں میں لوک گیتوں اور خود تخلیق کردہ گیتوں کے ساتھ لوک سازوں نے ایسا سماں باندھا کہ دیکھنے اور سننے والے بھی تحریک کار بنتے گئے۔ ترقی پسند تنظیموں، ان کی ٹریڈ یونینوں اور 'اپٹا' نے مزاحمت کے گیتوں کو پورے ملک میں مقبول بنایا۔ فیض، ساحر، جعفری، شیلندر، مشلھو، 'گورکھ، 'چیما' وغیرہ کے گیت ہر تحریک کو رفتار اور تیور دیتے ہیں۔ جلوسوں میں ترہی، نشان، ڈھول دماما وغیرہ لوک ساز حکمرانوں کے کان گونجا دیتے ہیں۔ یہی دھارا مزاحمتی شعور بیدار کرنے والے نکڑ ناٹکوں، نعروں اور پوسٹروں تک جاتی ہے۔ یہ گاندھی کا ہی دکھایا ہوا راستہ ہے، جس میں عوامی شعور نے مزید طاقت بھر دی ہے۔

جنتر منتر کے حالیہ مظاہرے میں 'جین-زی' کو بھی ڈپلی لے کر گیت گاتے دیکھنا خوش آئند تھا۔ ہاتھوں میں تخلیقی نعرے اور پوسٹر بھی تھے۔ طلبا کی اس مزاحمت نے آمرانہ اور تاناشاہی رجحان والی نریندر مودی حکومت کو جھکنے پر مجبور کر دیا۔ اقتدار کا غرور چکنا چور ہوگیا۔ اسی وقت یہ حکومت مدھیہ پردیش میں کین-بیتوا لنک پروجیکٹ کی مخالفت کر رہے قبائلیوں اور دیہی باشندوں کی علامتی 'چتا' اور 'پھانسی' تحریک کو کچل رہی تھی۔ ہزاروں قبائلیوں کو مناسب معاوضہ دیے بغیر بے گھر کرنے، جنگل کاٹنے اور پنا ٹائیگر پروجیکٹ کو بھی نقصان پہنچانے والے اس پروجیکٹ کی مخالفت کے لیے وہ 'جل سمادھی' لینے جیسی عدم تشدد پر مبنی مزاحمت کر رہے تھے۔ ان کی تحریک اب بھی جاری ہے۔

نرمدا بچاؤ تحریک میں بھی ہم نے مزاحمت کے ایسے طریقے دیکھے۔ ہزاروں قبائلیوں نے بے دخلی اور ناکافی معاوضے کے خلاف اجتماعی جل سمادھی کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے اپنی اختراعی مزاحمت سے کئی محاذوں پر کامیابی حاصل کی۔ ایسی مزاحمتوں کی سب سے بڑی کامیابی سادہ لوح دیہی باشندوں اور قبائلیوں کا اپنے حقوق کے تئیں بیدار ہونا اور آخری دم تک جدوجہد کرنے کا عزم حاصل کرنا تھا۔ 'ہمارے پاس ایک دریا ہے اور تم ہمیں ہینڈ پمپ دے رہے ہو؟' ایک سادہ لوح قبائلی خاتون نے جب افسران کے سامنے کہا تھا تو ان کی بولتی بند ہوگئی تھی۔ ایسی بات کوئی شہری تحریک کار نہیں کہہ سکتا تھا۔ یہ مزاحمتی عوامی شعور تھا... 'دہلی میں بھی یمنا ندی ہے۔ آپ بجلی بنانے کے لیے اس پر باندھ کیوں نہیں بنا لیتے؟ دہلی کو کیوں نہیں ڈبو دیتے؟' اس معصوم لیکن طاقتور مزاحمتی سوال کا کسی کے پاس کوئی جواب ہوسکتا ہے بھلا؟ نرمدا تحریک کے ہی ایک اور عام کارکن، چمل کھیڑی (مہاراشٹر) کے قبائلی بچیا جوگل وساوے نے کہا تھا... ''ہم بھوک ہڑتال اور پیدل یاترا جیسی حکمت عملیوں کے بارے میں پہلے نہیں جانتے تھے۔ ہمارے پاس لڑنے کے لیے تیر کمان جیسے روایتی ہتھیار تھے۔ لیکن اب ہم نے وہ سب چھوڑ دیا اور گاندھی جی کے ستیہ گرہ کا راستہ اختیار کر کے اپنے اندر کی آواز اور اٹھی ہوئی مٹھی کو اپنا نیا ہتھیار بنا لیا ہے۔'' اپنے جائز مطالبات کے لیے بھوک ہڑتال، پیدل یاترا اور گیت سنگیت کے ساتھ اٹھی ہوئی مٹھی سے زیادہ مؤثر طریقہ اور کیا ہوسکتا ہے! آج ہماری جمہوریت اور آئینی اقدار خطرے میں ہیں لیکن عوام کے پاس مزاحمت کے ایسے بے مثال عدم تشدد پر مبنی طریقے ہیں جن کے سامنے کتنی بھی ظالم اور طاقتور حکومت زیادہ دن نہیں ٹھہر سکتی۔

ڈر کا خاتمہ تو ہوا، آگے کیا؟

جین زی کے احتجاج نے خوف کے ماحول میں دراڑ ڈالتے ہوئے حکومت کی کمزوریوں کو بے نقاب کیا ہے۔ اب چیلنج اس نئی یکجہتی کو وسیع، جامع اور طویل مدتی سیاسی متبادل میں بدلنے کا ہے

پرشوتم اگروال

دہلی میں حال ہی میں ہونے والے جین زی کے احتجاج کی شاید سب سے اہم کامیابی وہ دراڑ ہے جو اس نے خوف اور گھٹنے ٹیک دینے کے موجودہ ماحول میں پیدا کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مودی حکومت کی کمزوریوں کو بھی بے نقاب کر دیا ہے۔ اپنی ہٹ دھرمی کو عزم مصمم قرار دینے والی حکومت بی 'اس حکومت میں استعفے نہیں ہوا کرتے' بی کو شرمناک انداز میں پیچھے ہٹنے پر مجبور ہونا پڑا۔ اپنی وسیع آئی ٹی مشینری کے بل پر خود کو 'دنیا کی سب سے بڑی سیاسی جماعت' کہنے والی جماعت ورچوئل اور حقیقی، دونوں اعتبار سے مضحکہ خیز اور بے اثر دکھائی دینے لگی۔ یہاں تک کہ ہمارے 'اوتاری' وزیر اعظم نے جب صورتِ حال سنبھالنے کی کوشش کی تو وہ بھی الٹی پڑ گئی۔ انہوں نے اپنے پسندیدہ رات آٹھ بجے کے ٹی وی وقت سے باہر نکل کر انسٹاگرام ریلز پر ہاتھ آزمایا، جو محض میمز اور مذاق کا مواد بن کر رہ گئیں۔

اس سے ہندوتوا کے وسیع تر منصوبے کو بھی زبردست دھچکا لگا ہے۔ مودی حکومت اور سنگھ کے اعلیٰ عہدے داروں، دونوں کو 'پریوار' کے سربراہ موہن بھاگوت نے اس وقت کٹہرے میں کھڑا کردیا جب ممبئی میں ایک کانفرنس کے دوران انہوں نے صاف کہا کہ جین زی کے یہ مظاہرین 'غدار' نہیں ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے حکومت کو ان سے بات چیت کرنے کی تاکید کی بی یعنی اپنی پرانی 'میری سنو یا چلتے بنو' والی ضد سے باز آنے کا مشورہ دیا۔

کانگریس پارٹی، اور خاص طور پر راہل گاندھی، کچھ عرصے سے طلبہ کے مسائل اٹھا رہے تھے، لیکن وزیر اعظم کے دفتر کے 'لمبے ہاتھوں' کے باعث ان کی کوششوں کو میڈیا میں مناسب توجہ نہیں مل پا رہی تھی۔ دراصل، اس امید میں کہ اس سے کانگریس کی مہم کی ہوا نکل جائے گی، حکومت ابتدا میں جنتر منتر کے طلبہ احتجاج کے تئیں خاصی نرم رہی۔ لیکن حکومت کو دور دور تک اندازہ نہیں تھا کہ اس تحریک کو قدر عوامی حمایت مل سکتی ہے۔ وہ یہ سمجھنے میں ناکام رہی کہ 'جماعتی سیاست' سے الگ رہنے والے لوگوں کا ایک بڑا طبقہ اس ظالم اور خود پسند اقتدار کے خلاف اپنی مایوسی کو آواز دینے کے لیے کسی بھی تحریک کا ساتھ دینے کو بے تاب بیٹھا ہے۔

دوسری طرف، جنتر منتر کے احتجاج نے نوجوان ہندوستانیوں کو اپنے جذبات کا اظہار اس انداز میں کرنے کی آزادی دی جو انہیں فطری طور پر آتا ہے۔ جین زی نے ہنسی مذاق کو ایک بے ضرر دکھائی دینے والے مگر بے حد مؤثر ہتھیار میں بدل دیا۔ جدید ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار طنز و مزاح کا اس قدر تخلیقی اور طاقتور انداز میں استعمال ہوا۔ یہاں تک کہ وہ معروف گالیاں بھی، دراصل، اس نظام کے منافقانہ رویے کا ایک بہترین توڑ ثابت ہوئیں جس نے ہندوستانی سیاست میں گالی گلوچ اور الزام تراشی کو معمول بنا دیا ہے۔ یہ گالیاں کسی کو نہیں بخشتیں، حتیٰ کہ گاندھی، نہرو اور مولانا آزاد جیسے محترم اور مرحوم قومی رہنماؤں کو بھی نہیں۔

احتجاج میں نوجوان خواتین کی جانب سے استعمال کی گئی زبان سے رنجیدہ لوگوں کو ڈیجیٹل ہندوتوا (انٹرنیٹ پر چھائی ہوئی ہندوتوا کی ریل کلچر) کی دنیا کا بھی مشاہدہ کرنا چاہیے۔ انہیں سیاسی ہندوتوا کے زیر اثر نوجوان خواتین کی وہ ویڈیوز دیکھنی چاہئیں جن میں وہ جارحانہ انداز اختیار کرتے ہوئے اپنی سیاست اور اپنے 'سپریم لیڈر' کی مخالفت کرنے والے ہر شخص پر زہریلے اور ناشائستہ الفاظ کی بوچھار کرتی ہیں۔ جنتر منتر پر استعمال کی گئی گالیوں پر حیرت کا اظہار کرنے سے پہلے وزیر اعظم کے لیے بہتر ہوتا کہ وہ بنگال، راجستھان اور دیگر مقامات پر انتخابی مہمات کے دوران استعمال کی گئی اپنی ہی زبان کو یاد کر لیتے۔ اگر انہوں نے اپنے حامیوں کی جانب سے استعمال کی جانے والی زبان پر بھی کبھی اسی طرح حیرت کا اظہار کیا ہوتا تو ان کی بات قدرے زیادہ قابلِ اعتبار لگتی۔

ڈر کے جس ناقابلِ تسخیر قلعے میں اس تحریک نے دراڑیں ڈالی ہیں، وہ امید پیدا کرتی ہیں۔ شاید اس لیے کہ جین زی کا احتجاج بنیادی طور پر تعلیم سے متعلق مسائل پر مرکوز ہے، اس لیے ذات اور مذہب کی بنیاد پر اس میں پھوٹ ڈالنے کی کوششیں اب تک ناکام ہی رہی ہیں۔ ہم ایک ایسے طبقے کے ابھرنے کے گواہ ہیں جس کی شناخت کسی مخصوص ذہنیت سے نہیں بلکہ عملی سمجھ بوجھ سے کی جاسکتی ہے۔ اپنے منتظمین کی حکمتِ عملی کی بصیرت کی قیادت میں یہ متنوع گروہ دکھا رہا ہے کہ مختلف، بلکہ باہم متضاد خیالات رکھنے والے لوگ بھی کسی مشترکہ مقصد کے لیے اکٹھے ہو سکتے ہیں بی مثلاً ریزرویشن کے حامی اور مخالفین۔

حقیقت یہ ہے کہ ابتدا میں کچھ مودی حامی بھی اس میں شامل تھے۔ لیکن اپنی خود پسندانہ ضد کے باعث حکومت نے انہیں خود سے دور کردیا، جس کا براہِ راست فائدہ اس کے مخالفین کو پہنچا۔ دن بہ دن یہ بات واضح ہوتی جارہی ہے کہ اپنی زندگی میں حقیقی مسائل کا سامنا کرنے والے نوجوان ہندوستانی جذباتی اشتعال کے بجائے ہمدردانہ اور منطقی مکالمے کی جانب مائل ہو رہے ہیں۔ یہ ایک اہم تاریخی لمحہ ہے اور اگر اسے دانش مندی سے استعمال نہ کیا گیا تو یہ موقع ہاتھ سے نکل سکتا ہے۔

راہل گاندھی نے اپنی جانب سے بہترین سیاسی پختگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ احتجاجی مقام پر نہیں گئے، انہوں نے سمجھ داری سے اس پر 'سیاست' کرنے یا اس کا سہرا اپنے سر باندھنے سے گریز کیا اور اس کے بجائے کانگریس کی رسائی کو مضبوط بناتے رہے۔ وہ تعلیم کی صورتِ حال سے متعلق مطالبات اور خدشات کی غیر جماعتی نوعیت کو اجاگر کرنے کے معاملے میں محتاط رہے ہیں اور انہوں نے نوجوان ہندوستانیوں کے ساتھ منطقی مکالمے کا ہنر بڑی حد تک حاصل کرلیا ہے۔ ان کے نقطۂ نظر میں فوری نوعیت کے اس احتجاج کو آر ایس ایس-بی جے پی کے آمرانہ عزائم کے خلاف ایک طویل مدتی، مستقبل پر نگاہ رکھنے والی مزاحمت میں تبدیل کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

ذات، برادری، صنف اور زبان کے مسائل بلاشبہ ہندوستانی سیاست کی حقیقتیں ہیں اور عوامی مزاحمتی تحریکوں کو توڑنے کے لیے ان کا مسلسل فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ کوئی بھی سیاسی پروگرام یا تحریک ان حقیقتوں کو نظر انداز نہیں کرسکتی۔ اس لیے اصل چیلنج یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ ممکنہ اتحاد کیسے قائم کیا جائے اور ایک بار قائم ہوجانے کے بعد اسے کیسے برقرار رکھا جائے۔ یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ موجودہ حکومت انتہائی خود پسند ہے اور اس آر ایس ایس نظریے سے چلتی ہے جو ہندوستان کے جامع اور جمہوری تصور کا سخت مخالف ہے۔ اس نے مین اسٹریم میڈیا پر اس حد تک قبضہ کرلیا ہے کہ اس کے سیاسی ایجنڈے اور انتہا پسندی کو 24 گھنٹے فروغ دیا جاتا ہے۔

یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ موجودہ حکومت انتہائی خود پسند ہے اور اس آر ایس ایس نظریے سے چلتی ہے جو ہندوستان کے جامع اور جمہوری تصور کا سخت مخالف ہے۔ اس نے مین اسٹریم میڈیا پر اس حد تک قبضہ کرلیا ہے کہ اس کے سیاسی ایجنڈے اور انتہا پسندی کو 24 گھنٹے فروغ دیا جاتا ہے۔ کل جب بھی ہندوستان کی غیر جانب دار تاریخ لکھی جائے گی تو عوام پر ڈھائے گئے اس 'جہالت اور حماقت کے عذاب' کا سب سے بڑا ذمہ دار گودی میڈیا کو قرار دیا جائے گا۔ احتجاج سے پیدا ہونے والی اس توانائی کو مستقل سیاسی سرگرمی میں اسی وقت تبدیل کیا جاسکتا ہے جب موجودہ حکومت اور اس کے نظریاتی سرچشمے، آر ایس ایس کے عزائم کا ایک قابلِ اعتبار متبادل موجود ہو۔ اس کے نفرت انگیز ایجنڈے کا مسلسل مقابلہ کرنا ضروری ہے۔ آج کے اس دور میں بی جو ایک جانب مصنوعی ذہانت اور ورچوئل دنیا اور دوسری جانب تنگ نظر سیاست کے سائے میں تشکیل پا رہا ہے بی ہندوتوا کے نقطۂ نظر کے مقابل ایک ٹھوس متبادل کھڑا کرنا ہوگا۔

قومی آزادی کی تحریک کی قیادت کرنے اور ہندوستان کے جامع تصور کو تشکیل دینے کی اپنی تاریخی وراثت کے ساتھ کانگریس کو اس عمل میں سب سے اہم کردار ادا کرنا ہے۔ اس نظریاتی مشق کے ساتھ ساتھ اسے ممکنہ اتحادیوں کی امنگوں کو بھی اپنے اندر سمیٹنا ہوگا۔ یہ سب کہنا آسان اور کرنا مشکل ہے۔ لیکن موجودہ بحران سے نکلنے کا یہی واحد راستہ ہے، ورنہ یہ موقع بھی ہاتھ سے نکل جانے والے ایک اور موقع کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔

(بشکریہ: قومی آواز)

اودھ نامہ

آزادی ایک مسلسل سفر ہے

پندرہ اگست یعنی یوم آزادی کے فوراً بعد کسی نے لکھا کہ اس سال بھی لال قلعہ سے ترنگا لہرانے کی ذمہ داری اس انسان کو ملی، جو اسے تھامنے کے بھی قابل نہیں۔ (حالانکہ میں ذاتی طور پر کسی ملک کے سربراہ یا وزیر اعظم کے بارے میں ایسی سخت الفاظ استعمال کرنے کو مناسب نہیں سمجھتا) لیکن پندرہ اگست سے پہلے جو کچھ ہوا وہ ملک کا بچہ بچہ یاد رکھے گا، کیونکہ ملک کے نوجوانوں نے اسے اس کے حقیقی معنوں سے کسی حد تک جوڑ دیا۔ جس بات نے مجھے جذباتی کردیا، وہ نوجوانوں کی وہ تصاویر ہیں جن میں ان کے ہاتھ میں ترنگا ہے اور ہونٹوں پر انصاف کا مطالبہ۔ ان لمحات میں ترنگا صرف قوم کے فخر کی علامت نہیں رہ جاتا۔ وہ آزادی کے جذبے، آزادی کی تڑپ، ناانصافی کے خلاف مزاحمت اور اپنی خود اعتمادی سے ناانصافیوں اور تشدد پسندی کا سامنا کرنے کی ہمت کی علامت بن جاتا ہے۔

دہلی میں ایسا نہیں کہ یہ پہلی بار ہوا ہو۔ ہم سب نے 5 سال پہلے بھی دہلی کے دروازوں پر ڈیرہ ڈالے کسانوں کو دیکھا تھا۔ وہ ناانصافی پر مبنی زرعی قوانین کے خلاف لڑتے ہوئے پورے ایک سال تک ڈٹے رہے۔ 750 سے زیادہ لوگوں نے اس کے لیے جان دے دی، لیکن وہ پیچھے نہیں ہٹے۔ شاہین باغ کی مسلم عورتوں نے بھی ہاتھ میں ترنگا اور آئین تھامے اپنی زمین بچائے رکھی، جب وہ ہندوستانی شہریت کی فرقہ وارانہ تحریف کی مخالفت کر رہی تھیں۔ حالانکہ وہ کسانوں اور طلبا جتنی خوش قسمت نہیں رہیں۔ ریاستی سرپرستی میں ہونے والے تشدد اور کووڈ وبا نے ان کے اس متاثر کن اور یادگار احتجاج کا خاتمہ کردیا۔ وہ اپنا مقصد حاصل نہیں کرسکیں، لیکن ان کا ظالم اقتدار کے سامنے کھڑا ہونا کمزوروں کی طاقتور للکار تھی۔ اس جدوجہد کے دوران ترنگا مسلسل ان کا ساتھی رہا۔

ہمارا ترنگا اپنی عظمت طاقت کی دھونس سے حاصل نہیں کرتا، نہ ہی اسے یہ اقتدار کے نظام سے ملتی ہے۔ اسے اپنی اخلاقی طاقت ان لوگوں سے ملتی ہے جو اقتدار کے نظام کی طاقت کے سامنے جھکنے سے انکار کرتے ہیں۔ ترنگا غیر مسلح لوگوں کی قوتِ ارادی کی نمائندگی کرتا ہے۔ جواہر لال نہرو نے 1931 کے کانگریس اجلاس میں یہی کہا تھا: ''قومی پرچم کو آزادی کی علامت سمجھیں، نہ کہ 3 رنگوں والے کپڑے کا ایک ٹکڑا۔ یہ کسی راجہ یا شہنشاہ کا پرچم نہیں، یہ ہندوستان کے کروڑوں لوگوں کی اتحاد اور طاقت کی نمائندگی کرتا ہے۔'' اسی کے ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا: ''میں یونین جیک مردہ باد کے نعروں کی مذمت کرتا ہوں۔ آج ان کی اس بات پر ان کی تنقید کی جاسکتی ہے کیونکہ آج کا ہندوستان سیکلرزم کے معنی وہ نہیں سمجھتا جو ہمیں پہلے بتائے گئے تھے، آج ایک طبقہ پورے ملک کو اپنی جاگیر سمجھتا ہے۔ آج ایک ریاست کا سربراہ یہ اعلان کرتا ہے کہ کوئی اذن نہیں۔ اذن کی آواز مسجد کے اندر رہے گی باہر نہیں آئے گی۔ اب موقع پر وہ دوسری ریاست میں جا کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہماری ریاست میں اب اذان کی آواز نہیں سنائی دیتی ممکن ہے کہ یہ کچھ لوگوں کے فکر کی بات ہو لیکن یہ ہندوستانی مشترکہ تہذیب اور مشترکہ کلچر کے خلاف ہے۔ خاص طور پر ایسے وقت میں کہ جب مندروں سے بھجن کی آوازیں آتی ہوں جن کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ سڑکت پر شادی بیاہ اور مذہبی جلوسوں میں کان پھوڑ دینے والا ڈی جے بجتا ہو۔ اس ملک میں یا اس ریاست میں تین منٹ کے اندر ختم ہو جانے والی اذان ممنوع قرار دی جاتی ہے۔ جب ہندوستان کے لوگ انگریزوں کے خلاف لڑ رہے تھے، تب ایسا کہنے کے لیے اخلاقی وضاحت اور ہمت کی ضرورت تھی۔ یہ کہنے کی ہمت تھی کہ ترنگا کسی دوسرے پرچم کو نیچا نہیں دکھاتا کہ یہ ان لوگوں کے ہاتھوں میں زیب نہیں دیتا جو دوسروں سے نفرت کرتے ہیں، جو دوسروں کو خود سے کمتر سمجھتے ہیں۔

ترنگا آزادی کی ابدی تلاش کی علامت ہے۔ جو لوگ 'آزادی' کا مطالبہ کرنے والے نعرے سن کر خوفزدہ ہو جاتے ہیں، انہیں نہرو کے ان الفاظ کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے، جو دستور ساز اسمبلی کی جانب سے ترنگے کو قبول کیے جانے کے وقت کہے گئے تھے۔ نہرو نے اسمبلی کو یاد دلایا تھا کہ اس لمحے کا جشن مناتے ہوئے بھی یہ نہ بھولنا اہم ہے کہ آزادی کا سفر مسلسل جاری ہے۔ یہ بالکل مناسب اور فطری ہے کہ اس تاریخی لمحے میں ہم اپنی کامیابی اور آزادی کی اس علامت کو اپنا رہے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مجموعی طور پر اور پوری انسانیت کے لیے اس آزادی کا حقیقی مطلب کیا ہے۔

آزادی آخر ہے کیا، اس کے لیے جدوجہد کیا ہے، اور یہ سفر کہاں جا کر مکمل ہوتا ہے؟ جیسے ہی آپ ایک قدم آگے بڑھاتے ہیں اور کوئی مقصد حاصل کرتے ہیں، تو آگے کے راستے آپ کے سامنے کھلتے جاتے ہیں۔ اس ملک میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں اس وقت تک مکمل آزادی نہیں آسکتی، جب تک ایک بھی انسان محکوم ہے۔ جب تک اس ملک میں ایک بھی مرد، عورت یا بچے کے سامنے بھوک، مفلسی، لباس کی کمی، زندگی کی بنیادی ضروریات کا فقدان اور ترقی کے مواقع کی کمی رہے گی، تب تک آزادی کو بھی مکمل نہیں مانا جاسکتا۔ جب ہم لوگوں کی خوشی میں اضافہ کرتے ہیں، تو ہم کئی معنوں میں ان کا قد بڑھاتے ہیں، اور ہم اپنے مقصد کی طرف بڑھتے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس کا کوئی اختتام ہے یا نہیں، لیکن ہم ایک طرح اس کی تکمیل کی طرف بڑھتے ہیں۔ نہرو واضح منکسر المزاج رہے کہ یہ تسلیم کرسکیں کہ آزادی کو نوآبادیاتی اقتدار سے آزادی حاصل کرنے تک محدود نہیں کیا جاسکتا۔ خود مختاری یا اقتدار کی منتقلی تو محض ایک واقعہ تھی، لیکن آزادی ایک مسلسل سفر تھا اور آج بھی ہے۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک پبلشر پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

محشر گونڈوی کا دیوان "روشن چراغ" قدیم وجدید شاعری کا بہترین سنگم

ڈاکٹر محمد ہارون رشید

امان اللہ خاں محشر گونڈوی لکھنؤ اور نواح کے شعری منظر نامہ پر ایک معروف شاعر کی حیثیت سے اپنا شناخت نامہ مرتب کر چکے ہیں۔ اگر چہ ان کی پیدائش گونڈہ سے متصل ایک گاؤں میں ہوئی لیکن ابتدائی تعلیم انھوں نے لکھنؤ میں حاصل کی پھر حالات انھیں واپس گونڈہ لے گئے اور گریجویشن گونڈہ سے ہی مکمل کرنے کے بعد وہیں اپنا کاروبار بھی شروع کر دیا۔ والد صاحب جماعتِ اسلامی سے وابستہ تھے اور اس قدر سنجیدگی سے وابستہ تھے کہ انھوں نے اپنی سرکاری ملازمت کی بھی پروا نہیں کی اور جماعت پر اسے قربان کر کے دہلی چلے گئے، جہاں جماعت کے اخبار سے منسلک ہو گئے۔ گونڈہ میں قیام کے دوران ہی محشر گونڈوی نے اپنے شعری سفر کی ابتدا بھی کی۔ شروع میں کچھ نظمیں کہیں۔ شوق کو بال و پر لگے تو طرحی نشستوں میں شرکت شروع ہوئی اور نشستوں کی ضرورت کے تحت ہی غزلوں کی طرف بھی مائل ہوئے۔ شاعری کا فن ودیعت خداوندی ہے اسی لے کہا جاتا ہے کہ الشعرا تلامیذ الرحمن۔ یعنی شعرا خدا کے شاگرد ہیں اور فطرت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس لئے کسی نا شاعر کو کوئی استاد شاعر نہیں بنا سکتا ہاں نوک پلک سنوار سکتا ہے اسے فنی باریکیوں سے آشنا کرا سکتا ہے۔ جملوں کی تکیب اور ساخت اور قواعد وضوااابط سے آگاہ کر سکتا ہے جس سے کسی بھی فطری شاعر کے فن مین نکھار آتا ہے اس لئے اگر کسی استاد فن کے سامنے زانوئے تلمذ تہ نہ کیا جائے تو بہت سے کھانچے ایسے رہ جاتے ہیں جو کبھی ختم نہیں ہوتے۔ شاید یہ بات محشر جانتے تھے اسی لئے انھوں نے گونڈہ میں ہی کسی استاد کی تلاش شروع کی اور ان کی نگاہ انتخاب نیاز احمد سحر پر کاکرٹھہری اور ان سے اصلاح لینا شروع کی۔ لیکن سحر کا ساتھ زیادہ دنوں تک میسر نہیں آسکا کیوں کہ مشیت الٰہی سے جلد ہی سحر کا انتقال ہو گیا اور محشر کا شعری ذوق اور شوق تشنہ رہ گیا۔ چنانچہ نیاز احمد سحر کے انتقال کے بعد محشر کی ملاقات مجیب احمد صدیقی کرنیل گنجوی سے ہوئی۔ مجیب صدیقی ایک زود گو اور بسیار گو شاعر کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں اور ان کا شمار علاقے کے اساتذہ میں بھی ہوتا ہے۔ انھیں ماہر عروض بھی سمجھا جاتا ہے۔ ان کی شاعری میں تصوف کا رنگ غالب اور نمایاں ہے۔ محشر آج بھی مجیب صدیقی کے ہی دامن تلمذ سے وابستہ ہیں۔

محشر گونڈوی کا پہلا شعری مجموعہ بشکل دیوان "صبر کے آنسو" 2013 میں شائع ہوا۔ اس کتاب پر اتر پردش اردو اکادمی کی جانب سے 2014 میں ایوارڈ بھی دیا گیا۔ یہ ایوارڈ تقریب اس کے وقت کے وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کی سرکاری رہائش گاہ پر منعقد ہوئی تھی۔ اس کے بعد تقریباً دس سال کے وقفہ کے بعد محشر گونڈوی کی نئی شعری کتاب "شاہکار غزل" منصہ شہود پر آئی، جس میں انھوں نے اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے چھ سو گیارہ اشعار پر مشتمل غزل کہہ ڈالی۔ اس طرح کی طویل غزلیں کچھ اور بھی اردو ادب کے ذخیرہ میں ملتی ہیں، لیکن محشر گونڈوی کا امتیاز یہ رہا کہ انھوں نے اپنی اس غزل کے لئے جس بحر کا انتخاب کیا اس بحر میں عام طور سے اشعار نہیں ملتے۔ راقم کو ان کی پہلی کتاب پر تبصرہ کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا اور دوسری کتاب شاہکار غزل پر بھی جس پر تبصرہ کرتے ہوئے راقم نے بحر کے حوالے سے لکھا تھا:

"اردو میں، بحر رجز مثمن کے آخری رکن میں اس زحاف کے ساتھ کسی کا کلام ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملا لیکن فارسی میں ضرور موجود ہے۔ مثال کے طور پر سعدی شیرازی، نصر اللہ منشی ظہیری سمرقندی، نجم الدین رازی، رضا قلی خاں ہدایت، غروی اصفہانی، جعفر عباسی، سید محمد رضا یعقوبی، فاطمہ عارف نژاد، احمد حسین نور علوی، سادات ہاشمی، یوسف رحیمی، سلمان ہرانی، محمد رضا وحید زادہ، محمد جواد غفور زادہ، اور راضیہ حیدر وغیرہ کے نام پیش کئے جا سکتے ہیں، جنھوں نے بحر رجز کی متذکرہ بالا مزاحف بحر میں غزلیں کہیں۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ فارسی میں یہ بحر غیر مستعمل نہیں ہے۔ محشر گونڈوی جس قبیل کے شاعر ہیں اس کو مدنظر رکھ کر یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ انھوں نے یہ بحر ارادتاً یا شعوری طور پر نہیں اختیار کی بلکہ جو خیال جس بحر کے ساتھ ان کے ذہن میں آیا وہ اسی پر چلتے چلتے چھ سو گیارہ اشعار کہہ گئے۔ یہیں سے کسی نقاد کی کہی یہ بات بھی درست ثابت ہوتی ہے کہ شعر کا خیال اپنا قالب خود لے کر حاضر ہوتا ہے۔ یعنی بقول آتش۔

کھینچ دیتا ہے شبیہ شعر کا خاکہ خیال"

شاہکار غزل کے اجرا کے تقریباً ایک سال بعد محشر صاحب اپنے ایک اور دیوان کے ساتھ اردو کے دیار شاعری میں حاضر ہو رہے ہیں۔ جس سے ان کی زود گوئی کا پتہ چلتا ہے۔ اگر چہ زود گوئی اور بسیار گوئی کسی شاعر کے فنی یا فکری کمال کا کوئی ثبوت نہیں سمجھا جاتا، کیونکہ شاعر کے قد میں اس کے اچھے اشعار ہی اضافے کا سبب بنتے ہیں، لیکن بہر حال یہ ایک اضافی خوبی ضرور سمجھی جاتی ہے جو بلا شبہ اللہ کی خاص عطا ہے۔ جس پر شکر گزار ہونا چاہئے۔

محشر گونڈوی کا زیر نظر دیوان "روشن چراغ" 216 صفحات پر مشتمل ہے جس میں تین حمد یہ کلام، تین نعتیہ کلام، ایک منقبت، 111 غزلیں، دو پابند نظمیں، ایک آزاد نظم، قومی ترانہ، کچھ قطعات اور رباعیات بھی شامل ہیں جو اس بات کا مظہر ہیں کہ محشر نے تقریباً سبھی نمایاں اصناف شاعری میں طبع آزمائی کی ہے۔

چونکہ دیوان میں حروف تہجی کی ترتیب کے لحاظ سے تمام حروف کو ردیف بنایا جاتا ہے اس مناسبت سے محشر نے بھی تمام حروف تہجی کو ردیف کے طور پر استعمال کیا ہے جو بہر حال ایک مشکل کارِ سخن ہے لیکن محشر اس مشکل سے آسانی کے ساتھ گزر گئے ہیں۔

دیکھا جاتا ہے کہ آج کے شاعر جب دیوان مرتب کرتے ہیں تو اردو میں مستعمل تمام حروف تہجی پر ردیف قائم کرتے ہیں جیسا کہ ہم نے گزشتہ برسوں میں لکھنؤ کی سرزمین پر شاعری کرنے والے شعرا میں مرزا شارق لاہرپوری کے چار دیوان، جاذب لکھنوی کا نعتیہ دیوان، احسن اعظمی کا نعتیہ اور غزلیہ دیوان دیکھا، ان حضرات کے دواوین میں الف تا ے تمام حروف تہجی کو ردیف بنایا گیا ہے۔ جبکہ اردو کے سب سے زیادہ مشہور شاعر مرزا اسد اللہ خان غالب کے اردو دیوان میں غزلیں روایتی طور پر حروفِ تہجی کی ترتیب (الف سے ی) پر مبنی ضرور ہیں ہیں، لیکن اس میں تمام حروفِ تہجی کی ردیفیں موجود نہیں ہیں کیونکہ غالب نے صرف انھی ردیفوں میں غزلیں کہی تھیں جو طبع زاد تھیں یا جن میں وہ طبع آزمائی کر پائے۔ اسی طرح داغ دہلوی اور شیخ ابراہیم ذوق کے دیوان میں بھی اردو میں رائج تمام حروف تہجی پر ردیف قائم نہین کی گئی ہے۔ لیکن محشر گونڈوی نے اپنے قریبی پیش روؤں کی تقلید کی ہے آیئے دیکھتے ہیں ان کے کچھ اشعار:۔

آمیرے خیالوں میں ہی آنے کے لئے آ
پژمردہ مرے دل کو کھلانے کے لئے آ
تو جب سے گیا اجڑا ہوا گلشن دل ہے
ویرانے کو پھر میرے سجانے کے لئے آ
اگر چمن سے خزاں کا گذر نہیں ہوتا
گلوں کا حال یوں زیر و زبر نہیں ہوتا
جو روز روز کے فتنے ہیں یہ نہیں ہوتے
امیر شہر اگر فتنہ گر نہیں ہوتا
جس میں کچھ حوصلہ نہیں ہوتا
غزل میں وہ وفا نہیں ہوتا
گر میں کرتا ضمیر کا سودا
فخر سے سر اٹھا نہیں ہوتا
سارا زمانہ ہم سے بھلا کیوں خفا ہے آج
آخر یہ کیوں ہماری وفا بھی جفا ہے آج
قصہ یزیدیوں کا ہے پھر آج دہر میں
چاروں طرف زمین پہ پھر کربلا ہے آج

یہ اشعار دیوان محشر سے بلا تخصیص ماخوذ ہیں۔ ان اشعار میں روایتی اور جدید غزل کی جھلک ملتی ہے اور محشر گونڈوی کی فکر کے اسرار روشن ہوتے ہیں۔ پہلے شعر میں محبوب کو دل کی پژمردگی دور کرنے کی پر اثر دعوت دی گئی ہے۔ اجڑا ہوا گلشن دل اور ویرانہ جیسے الفاظ داخلیت اور تنہائی کے درد کو ابھارتے ہیں۔ امیر شہر اگر فتنہ گر نہیں ہوتا کے مصرعے میں سیاسی جبر اور فساد کی جڑ کو حکمران طبقے کی بے راہ روی قرار دیا گیا ہے۔ سودے بازی سے انکار اور فخر سے سر اٹھانے کا حوصلہ حق گوئی اور استقامت کی علامت ہے۔ آخری شعر میں یزیدیت اور کربلا کے تاریخی پس منظر کو آج کے دور کے ظلم وستم سے جوڑا گیا ہے۔ اس شعر میں چاروں طرف پھیلی ہوئی کربلا کی سی کیفیت اجتماعی المیے کی مؤثر عکاسی کرتی ہے۔

محشر گونڈوی چونکہ ایک شاعر ہیں اور شاعر حساس ہوتا ہے اور جذباتی بھی، اسلئے اس کی پل پل جذباتی کیفیت بھی بدلتی رہتی ہے۔ ابھی ہجر کا رونا ہے اور ابھی اشتیاق وصل کی لذت سے سرشار ہے۔ ابھی حالات سے شکوہ ہے اور ابھی محبوب کے تصور میں خود فراموشی کی کیفیت، ابھی تصوف کی باتیں ہیں اور ابھی دنیاوی رسوم کا تذکرہ۔ محشر بھی ان کیفیات سے دوچار ہوتے ہیں۔ اور بقول فیض :۔

ہم پرورش لوح وقلم کرتے رہیں گے
جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

چنانچہ محشر گونڈوی کے دل پر جو کچھ گذرتی وہ اسے شعر کی شکل میں سپرد قلم و قرطاس کر دیتے ہیں۔ خواہ وہ ذات کا مسئلہ ہو یا کائنات کا مشاہدہ۔ وہ ان کی آپ بیتی ہو یا جگ بیتی۔ بلا تکلف اسے نظم کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری پر کسی خاص قسم کا لیبل نہیں لگایا جا سکتا۔ یعنی ان کی شاعری کو کسی دائرے میں محدود نہیں کیا جا سکتا۔ ان کے خیال میں ادب کو نظریاتی جکڑ بندیوں میں قید نہیں کیا جا سکتا اسے اپنے طفری بہاؤ میں بہتے دینا چاہئے۔ ورنہ شاعر اور ادیب جبر کا شکار ہو جائے گا اور اپنے فطری فن سے انصاف نہیں کر سکے گا۔ نظریات کے تابع ہو کر لکھا گیا ادب زیادہ تر پروپیگنڈہ کا شکار ہو جاتا ہے۔ محشر طبیعتاً ایک شریف النفس، ملنسار، مخلص، انسانی ہمدردی کا جذبہ رکھنے والے دوسروں کے دکھ درد سے پریشان ہونے والے ایک سیدھے سادے اور سچے انسان ہیں۔ ان کی انہیں صفات کا بعض لوگ فائدہ بھی اٹھا لیتے ہیں، لیکن محشر کو ان سے شکوہ نہیں ہوتا۔ یہی رویہ اور مزاج ان کی شاعری میں بھی نمایاں ہے۔ لیکن وہ زمانہ اور حالات سے بے خبر نہیں ہے۔ وقت کے بدلتے رخ پر ان کی نگاہ ہے طاقتور اور غافل لوگوں کو ان کا اصل چہرہ بھی دکھاتے ہیں:۔

دیکھا مری نگاہ نے ایسا بھی انقلاب
اندھے ہیں جو انھی کے لئے آئنہ ہے آج

یا ان کا یہ شعر جس میں وہ اردو اور لکھنؤ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ یہاں ابھی گا ہے گا ہے اردو کا وجود باقی ہے یہ غنیمت ہے جبکہ دوسرے شہروں سے تو اردو ایسی غائب ہو چکی ہے جیسے کہ انسانی معاشرے سے شرافت ختم ہو گئی ہے۔ اور دوسرے ہی شعر میں وہ نشستوں اور مشاعروں سے ہونے والے تجربہ کو شیئر کرتے ہیں کہ لوگ داد کس کس طرح دیتے ہیں اور ان کی داد و تحسین میں بھی در اصل ایک شرارت مخفی ہوتی ہے۔ ان کے اس شعر کے حوالے سے کئی واقعات ذہن میں تازہ ہو جاتے ہیں جہاں ایسی صورت کئی بار پیش آئی ہے اور اب یہی ہر محفل ادب کا دستور بنتا جا رہا ہے۔

لکھنؤ میں مل تو جاتی ہے ابھی اردو زباں
اور شہروں سے ہوئی غائب شرافت کی طرح
کیا پڑھے کوئی غزل اور کیا پڑھے اب کوئی شعر
داد بھی اب لوگ دیتے ہیں شرارت کی طرح

غزل کے روایتی محبوب کی عادتیں اور فطرتیں آج بھی نہیں بدلیں۔ آج کا شاعر بھی جب محبوب کی باتیں کرتا ہے تو اس کی وہی پرانی عادتوں کا ذکر کرتا ہے۔ محشر بھی اپنے غزل کے محبوب سے یوں ہی شاکی ہیں:۔

مسکراتے ہیں سلوک ناروا کرنے کے بعد
ان کو پچھتاوا نہیں ہوتا خطا کرنے کے بعد
کچھ ہنسی میں دل لگی میں کہہ دیا تھا اس سے کچھ

میں نے سوچا دیر تک اس کے خفا ہونے کے بعد
حال دل کس کو سناؤں کوئی سنتا ہی نہیں
ہو گئی دنیا خفا تیرے خفا ہونے کے بعد

محشر گونڈوی کی یہ پوری غزل محبت میں بے وفائی، محبوب کی بے رخی اور دل شکستگی کی عکاسی کرتی ہے۔ اس کے نمایاں موضوعات محبوب کا رویہ، شاعر کی ندامت اور تنہائی ہیں۔

محشر گونڈوی کے دیوان "روشن چراغ" میں روایتی حسن و عشق کے ساتھ دورِ حاضر کے زمینی حقائق کو بھی جگہ دی گئی ہے۔ جس میں طبقاتی کشمکش، غریب اور امیر کے درمیان بڑھتا فرق، آمریت، ناانصافی اور ظلم کے خلاف آواز، عصری آگہی، سیاسی وسماجی حالات کا تجزیہ، داخلی اور نفسیاتی کیفیات، وجود کی تنہائی اور انسان کا اکیلا پن اور بے بسی نمایاں ہیں۔ جو انھیں موضوعاتی اور فکری اعتبار سے محدود نہیں ہونے دیتے۔ لیکن اگر فنی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو کہیں کہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شائد کچھ جلد بازی میں ہانڈی اتار لی گئی ہے کہیں وزن کا مسئلہ ہے تو کہیں تذکیر وتانیث کا مسئلہ۔ کہیں زبان کی صفائی کا مسئلہ ہے۔ مثال کے طور پر یہ اشعار

آدمی کرتا رہا نفس و شیطاں کا لحاظ
جبکہ کرنا تھا اسے دین و ایماں کا لحاظ
دل سے نہ دیکھ ریکھ کرے جس کی باغباں
آئیں گے ایسے شاخ شجر پر ثمر غلط
سرخ چہرہ، وہ حسیں، وہ گلبدن، زہرہ جبیں
بزم میں تجب تک رہا تھی روشنی چاروں طرف

اول الذکر شعر جس غزل سے لیا گیا ہے وہ پوری غزل بحر رمل مثمن مخبون محذوف ی (عنی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن) میں ہے جبکہ متذکرہ شعر اس وزن پر پورا نہیں اترتا۔ دوسرے شعر کے دوسرا مصرع میں شاخ شجر کو مذکر استعمال کیا گیا ہے جبکہ شاخ شجر کی مناسبت سے صفت بھی مؤنث ہی ہونا چاہئے۔ تاویل کی جا سکتی ہے کہ "ایسے؛ کا تعلق مصرع اولی میں بیان کئے گئے عمل سے ہے۔ اسی طرح تیسرے شعر کے پہلے مصرع میں لفظ حسین غیر ضروری ہے اور دوسرے مصرع میں "رہا تھی" سے زبان میں ثقل پیدا ہو رہا ہے۔ نیز یہ کہ دیوان میں ردیف کی مجبوریوں کے تحت جو شعوری کوششیں کرنا پڑتی ہیں اور جہاں آمد کے انتظار سے زیادہ آورد پر تکیہ کرنا پڑتا ہے، وہ پہلو بھی روشن چراغ کی ان غزلوں کے بعض اشعار میں کہیں کہیں نظر آتا ہے جو غیر مانوس ردیف میں کہی گئی ہیں۔ لیکن اس سے بچا نہیں جا سکتا۔ مجموعی طور پر محشر گونڈی کا دیوان قدیم وجدید شاعری کا ایک بہترین سنگم ہے۔ شاہکار غزل کی ادبی حلقوں میں پذیرائی کے فوراً بعد ان کے دیوان کی آمد شعری منظر نامہ کے لئے ایک نیک شگون ہے، جس کی پذیرائی کی جانا چاہئے۔ میں امحشر گونڈوی کو ان کے تازہ دیوان "روشن چراغ" کے لئے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ امید بھی کی جا سکتی ہے کہ محشر کے دیوان ثانی کی آمد سے دیگر شعرا میں بھی دیوان مرتب کرنے کی تحریک پیدا ہو۔ اگر ایسا ہوا تو اس کا ادبی ثواب محشر گونڈوی کو ضرور پہونچے گا۔

لکھنؤ، 7985824008

امام حسن عسکریؑ اور عصرِ غیبت کی تیاری

مولانا سید عامر عباس نقوی نجفی

امام حسن عسکریؑ کی حیاتِ مبارکہ اسلامی تاریخ کے ایک نہایت حساس اور فیصلہ کن دور کی عکاس ہے۔ آپؑ کی امامت ایسے زمانے میں تھی جب عباسی حکومت اہلِ بیتؑ کی مقبولیت اور شیعہ مکتبِ فکر کے بڑھتے ہوئے اثرات سے سخت خوف زدہ تھی۔ اسی وجہ سے امامؑ کو سامرہ میں شدید نگرانی اور محدود حالات میں زندگی گزارنی پڑی۔ لیکن ان تمام پابندیوں کے باوجود امام حسن عسکریؑ نے دینِ اسلام کی حفاظت، مکتبِ اہلِ بیتؑ کی ترویج اور اپنے پیروکاروں کی فکری وروحانی تربیت کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپؑ کی امامت کا ایک اہم ترین پہلو یہ تھا کہ آپؑ نے اپنے شیعوں کو آنے والے عصرِ غیبت کے لیے ذہنی، روحانی اور عملی طور پر تیار فرمایا۔

امام حسن عسکریؑ کے زمانے میں لوگوں کے لیے یہ بات سمجھنا ضروری تھی کہ امامت کا سلسلہ ظاہری طور پر ایک نئے مرحلے میں داخل ہونے والا ہے۔ آپؑ نے اپنے قابلِ اعتماد اصحاب کو حضرت امام مہدیؑ کی ولادت اور ان کی امامت کے بارے میں آگاہ فرمایا۔ بعض مخصوص اور قابلِ اعتماد افراد کو اپنے فرزندِ گرامی کا دیدار بھی کرایا تا کہ امام زمانہؑ کی شناخت اور ان کی امامت کے بارے میں شیعوں کے درمیان اطمینان پیدا ہو۔ یہ اقدامات اس لیے بھی ضروری تھے کہ امام مہدیؑ کی ولادت کے بعد حالات مزید سخت ہونے والے تھے اور دشمن آپؑ کو تلاش کر رہا تھا۔

امام حسن عسکریؑ نے شیعوں کو صرف امامِ زمانہؑ کی شناخت ہی نہیں کرائی بلکہ انہیں یہ بھی سکھایا کہ غیبت کے دور میں دین پر ثابت قدم رہنے کے لیے معرفت، تقویٰ، صبر، بصیرت اور اطاعت بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ غیبت ایک ایسا امتحان ہے جس میں انسان کو ظاہری آنکھوں سے امامؑ کی عدم موجودگی کے باوجود اپنے دل وعمل سے امامؑ سے وابستہ رہنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام عسکریؑ کی تعلیمات میں ایمان کی پختگی، اخلاقِ حسنہ اور دینی ذمہ داری پر خاص زور ملتا ہے۔

آپؑ نے اپنے دور میں شیعوں کے ساتھ رابطے کے لیے ایک منظم نظامِ وکالت کو بھی مضبوط فرمایا۔ چونکہ امامؑ خود عباسی حکمرانوں کی سخت نگرانی میں تھے، اس لیے ہر شخص کا براہِ راست آپؑ تک پہنچنا ممکن نہیں تھا۔ آپؑ کے قابلِ اعتماد نمائندے مختلف علاقوں میں موجود تھے جو لوگوں کے دینی مسائل، حقوق اور دیگر امور کو امامؑ تک پہنچاتے اور امامؑ کی ہدایات ان تک منتقل کرتے تھے۔ یہ نظام بعد میں غیبت کے دور میں شیعہ معاشرے کی دینی تنظیم اور رہنمائی کے لیے ایک اہم تجربہ ثابت ہوا۔

عصرِ غیبت کی تیاری کا ایک اہم پہلو یہ بھی تھا کہ شیعوں کو یہ سمجھایا جائے کہ امامؑ کی ظاہری عدم موجودگی کا مطلب یہ نہیں کہ انسان دینی ذمہ داریوں سے آزاد ہو گیا ہے۔ بلکہ اس دور میں انسان کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے۔ اسے قرآن وسنت کی تعلیمات کو سمجھنا، اپنے کردار کو پاکیزہ بنانا، حلال وحرام کی پابندی کرنا، ظلم وناانصافی سے دور رہنا اور حق کے راستے پر ثابت قدم رہنا چاہیے۔

امام حسن عسکریؑ کی سیرت ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ حقیقی انتظار صرف زبان سے امام زمانہؑ کے ظہور کی دعا کرنے کا نام نہیں بلکہ اپنے آپ کو اس عظیم انقلاب کے لیے تیار کرنے کا نام ہے۔ منتظرِ حقیقی وہ ہے جو اپنے اخلاق، کردار اور اعمال کو امامؑ کی پسند کے مطابق بنانے کی کوشش کرے۔ اگر انسان امامؑ کے ظہور کا انتظار کرتا ہے لیکن اس کی زندگی میں جھوٹ، ظلم، خیانت، تکبر، بے حیائی اور دوسروں کے حقوق کی پامالی موجود ہے تو اس کا انتظار محض ایک دعویٰ رہ جاتا ہے۔

امام عسکریؑ نے اپنے پیروکاروں کو اتحاد، تقویٰ اور حسنِ اخلاق کی بھی تعلیم دی۔ آپؑ نے واضح کیا کہ ایک مؤمن کی پہچان صرف عبادت نہیں بلکہ اس کا اخلاق اور معاشرے کے ساتھ اس کا برتاؤ بھی ہے۔ پڑوسی کے حقوق کی رعایت، امانت داری، سچائی، صبر، دوسروں کی مدد اور اہلِ ایمان کے ساتھ محبت ایسے اوصاف ہیں جو انسان کو امامِ زمانہؑ کے حقیقی منتظرین میں شامل کرتے ہیں۔

غیبت کے دور میں ایک اور اہم ذمہ داری دینی بصیرت ہے۔ ہر دور میں باطل اپنے آپ کو حق کے لباس میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر انسان کے پاس معرفت اور بصیرت نہ ہو تو وہ فتنوں کا شکار ہو سکتا ہے۔ امام حسن عسکریؑ نے اپنے اصحاب کی ایسی تربیت فرمائی کہ وہ حالات کے بدلنے کے باوجود حق کو پہچان سکیں اور اہلِ بیتؑ کی تعلیمات سے وابستہ رہیں۔

امام حسن عسکریؑ کی شہادت کے بعد شیعہ ایک عظیم آزمائش سے دوچار ہوئے۔ ایک طرف امام مہدیؑ کی کم سنی اور غیبت کا مرحلہ تھا اور دوسری طرف دشمنوں کی سازشیں اور مختلف فکری شبہات تھے۔ ایسے حالات میں وہی لوگ ثابت قدم رہے جن کے اندر امامؑ کی معرفت، ایمان اور یقین مضبوط تھا۔ یوں امام عسکریؑ کی پوری زندگی دراصل اپنے ماننے والوں کو اس تاریخی مرحلے کے لیے تیار کرنے کی ایک مسلسل کوشش تھی۔

آج بھی امام حسن عسکریؑ کی تعلیمات ہمارے لیے اتنی ہی اہم ہیں جتنی اس زمانے میں تھیں۔ عصرِ غیبت میں ہمارا فرض ہے کہ ہم امام زمانہ حضرت مہدیؑ کی معرفت حاصل کریں، دینی احکام پر عمل کریں، اپنے اخلاق وکردار کی اصلاح کریں، اہلِ بیتؑ کی تعلیمات کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اور معاشرے میں حق، عدل، محبت اور خدمت کو فروغ دیں۔

امام حسن عسکریؑ کی حیاتِ مبارکہ ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ غیبت کا زمانہ انتظارِ خاموشی نہیں بلکہ انتظارِ شعوری کا زمانہ ہے۔ یہ اپنے نفس کی اصلاح، ایمان کی حفاظت، حق کی معرفت اور امام زمانہ کے لیے عملی طور پر تیار ہونے کا دور ہے۔ اگر ہم امام عسکریؑ کی تعلیمات کو اپنی زندگی میں نافذ کریں تو ہمارا انتظار صرف ایک عقیدہ نہیں رہے گا بلکہ ایک زندہ کردار اور ذمہ داری بن جائے گا۔ یہی امام حسن عسکریؑ کی سیرت کا وہ روشن پیغام ہے جو عصرِ غیبت میں ہمارے لیے مشعلِ راہ بن سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

مائیں کبھی نہیں مرتیں

گزشتہ سے پیوستہ دوسری اور آخری قسط

محمد بشیر باسو

ڈاکٹر جمیل کے الفاظ کمرے میں گونج تو گئے، مگر کسی کے لبوں پر کوئی جواب نہ آیا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وقت خود ٹھہر گیا ہو۔

سریا اپنی ماں کے سرہانے بیٹھ گئی۔ اس نے زینب بیگم کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا، گویا وہ اس لمس کے ذریعے انہیں موت کے سفر سے روک لینا چاہتی ہو۔

زینب بیگم نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں۔ ان کی سانسیں ٹوٹ ٹوٹ کر چل رہی تھیں، مگر چہرے پر عجیب سا نور اور اطمینان تھا۔

انہوں نے اشارے سے عبدالرحیم کو اپنے قریب بلایا۔ وہ جھک گئے۔

زینب بیگم نے مدھم آواز میں کہا،

"عبدالرحیم ... بچوں کا خیال رکھیے گا۔ انہیں کبھی یہ احساس نہ ہونے دیجیے کہ ان کی ماں ان سے دور ہو گئی ہے۔"

عبدالرحیم کے ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا۔ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"زینب! ایسی باتیں نہ کرو۔ اللہ بڑا کریم ہے، وہ ضرور کرم فرمائے۔"

زینب بیگم نے تبسم کے ساتھ جواب دیا،

"مجھے اپنے رب کی رحمت پر پورا یقین ہے۔ زندگی اور موت دونوں اسی کی امانت ہیں۔ میں بس یہ چاہتی ہوں کہ میرے بعد یہ گھر محبت سے آباد رہے۔"

پھر انہوں نے احمد کو اپنے قریب بلایا۔

احمد روتا ہوا ماں سے لپٹ گیا۔

انہوں نے اس کے سر پر لرزتا ہوا ہاتھ رکھا اور کہا،

"بیٹا! ہمیشہ سچ کا ساتھ دینا، اپنے والد کا سہارا بننا اور اپنی بہن کی عزت وحفاظت کرنا۔ یہی میری وصیت ہے۔"

احمد سسکتے ہوئے بولا،

"امی ... آپ ہمیں چھوڑ کر مت جائیں۔"

یہ سن کر کمرے میں موجود ہر آنکھ اشک بار ہو گئی۔

حاجی کریم نے دھیمی آواز میں سورہ یٰسین کی تلاوت شروع کر دی۔ ماحول پر عجب روحانیت طاری ہو گئی۔ ہر شخص خاموشی سے دعا میں مشغول تھا۔

سریا نے اپنی ماں کا ہاتھ اپنی پیشانی سے لگا لیا۔

"امی ... میری طرف دیکھیے۔ میں یہیں ہوں۔ آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔"

زینب بیگم نے آخری مرتبہ اپنی بیٹی کی طرف دیکھا۔ اس ایک نظر میں برسوں کی محبت، شفقت، دعائیں اور جدائی کا درد سمٹ آیا تھا۔

ان کے لب ہلے۔

"نماز ..."

چند لمحوں بعد دوسرا لفظ ادا ہوا۔

"قرآن ..."

پھر نہایت دھیمی آواز میں فرمایا،

"دعا ..."

اس کے بعد ان کی زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہو گیا۔

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔"

کمرے میں موجود سب افراد بھی آہستہ آہستہ کلمہ پڑھنے لگے۔

سانسوں کی رفتار دھیمی ہونے لگی۔

ایک لمحہ ...

پھر دوسرا لمحہ ...

ایک گہری سانس ...

اور پھر ہر چیز خاموش ہو گئی۔

ڈاکٹر جمیل نے نبض پر ہاتھ رکھا، سر جھکا لیا اور چند لمحوں بعد بھرائی ہوئی آواز میں کہا،

"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔"

یہ الفاظ سنتے ہی سریا کی دنیا بکھر گئی۔

"امی ...!"

اس کی درد بھری چیخ نے پورے گھر کو لرزا دیا۔

وہ ماں کے سینے سے لپٹ گئی اور بے اختیار روتی ہوئی کہنے لگی،

"امی! ایک بار آنکھیں کھول دیجیے۔ دیکھیے، میں رو رہی ہوں۔ آپ تو کہتی تھیں کہ میری بیٹی کے آنسو مجھ سے نہیں دیکھے جاتے۔ پلیز امی ... صرف ایک بار مجھے آواز دے دیجیے ..."

مگر اس بار خاموشی نے کوئی جواب نہ دیا۔

یہ وہ خاموشی تھی جو ہمیشہ کے لیے اس گھر کی تقدیر بن چکی تھی۔

اسی رات سورو کی فضا سوگ میں ڈوب گئی۔ خبر پھیلتے ہی ہر زبان پر ایک ہی جملہ تھا:

"زینب بیگم نہیں رہیں ..."

اور ہر دل بے اختیار پڑھ اٹھا:

"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔"

زینب بیگم کی وفات کی خبر پلک جھپکتے ہی پورے سورو میں پھیل گئی۔

جو بھی سنتا، بے اختیار "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھتا اور ان کے گھر کی طرف چل پڑتا۔ دیکھتے ہی دیکھتے گھر لوگوں سے بھر گیا۔ عورتوں کی سسکیاں، مردوں کی نم آنکھیں اور بچوں کی خاموشی اس بات کی گواہی دے رہی تھی کہ آج صرف ایک خاندان نہیں، پورا گاؤں غم زدہ تھا۔

سریا ابھی تک اپنی ماں کے پہلو سے الگ ہونے پر آمادہ نہ تھی۔ وہ کبھی ان کا چہرہ دیکھتی، کبھی ان کے ہاتھ چومتی اور کبھی روتے ہوئے کہتی،

"امی ... صرف ایک بار آنکھیں کھول دیجیے۔ میں کبھی ضد نہیں کروں گی، کبھی آپ کو ناراض نہیں کروں گی ... بس ایک بار مجھے آواز دے دیجیے۔"

مگر موت کے سفر سے کوئی واپس نہیں لوٹتا۔

گاؤں کی بزرگ خواتین نے نہایت احترام سے زینب بیگم کو غسل دیا۔ سفید کفن میں لپٹے ان کے چہرے پر ایسا سکون تھا جیسے وہ ایک طویل عبادت کے بعد اطمینان سے سو گئی ہوں۔

سریا نے لرزتے ہوئے ہاتھوں سے کفن کو چھوا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے بچپن کی بے شمار یادیں گردش کرنے لگیں۔ یہی ہاتھ اسے چلنا سکھاتے تھے، یہی ہاتھ اس کے آنسو پونچھتے تھے، اور آج وہ ہمیشہ کے لیے خاموش تھے۔

نماز جنازہ سے پہلے عبدالرحیم اپنی اہلیہ کے سرہانے کھڑے دیر تک انہیں دیکھتے رہے۔ آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے، مگر لبوں پر صرف دعا تھی۔

انہوں نے دل ہی دل میں کہا،

"زینب! اگر مجھ سے کبھی کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو مجھے معاف کر دینا۔ تم نے اس گھر کو محبت، صبر اور اخلاص سے آباد رکھا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری ہر نیکی قبول فرمائے اور تمہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔"

نماز جنازہ میں سورو (کرگل) کا شاید ہی کوئی فرد ایسا تھا جو شریک نہ ہوا ہو۔ ہر آنکھ اشک بار تھی اور ہر ہاتھ دعا کے لیے اٹھا ہوا تھا۔

قبرستان میں جب زینب بیگم کو لحد میں اتارا گیا تو سریا کے قدم لڑکھڑا گئے۔ عبدالرحیم نے سہارا دیا، مگر اس کی نظریں قبر سے نہ ہٹ سکیں۔

پہلی مٹھی مٹی عبدالرحیم نے ڈالی۔

دوسری احمد نے۔

جب تیسری مٹھی اٹھانے کے لیے سریا جھکی تو اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ اس نے مٹی کو اپنے سینے سے لگایا، پھر آہستہ سے قبر پر ڈالتے ہوئے رندھی ہوئی آواز میں کہا،

"امی ... آپ نے کہا تھا کہ اچھی مائیں کبھی نہیں مرتیں۔ آج سمجھ آئی کہ آپ کا جسم ہم سے جدا ہوا ہے، مگر آپ کی محبت، دعائیں اور تربیت ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں گی۔"

حاجی کریم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور نرمی سے کہا،

"بیٹی! انسان دنیا سے چلا جاتا ہے، مگر اس کے نیک اعمال اور اچھی تربیت زندہ رہتی ہے۔ تمہاری ماں اب تمہارے کردار میں زندہ رہے گی۔"

سریا نے آنسو پونچھے اور پہلی بار قبر کی طرف دیکھ کر خاموشی سے دعا کی۔ اس کے دل میں ایک عہد جنم لے چکا تھا۔

وہ اپنی ماں کی ہر نصیحت کو اپنی زندگی کا راستہ بنائے گی۔ نماز کو کبھی ترک نہیں کرے گی، قرآن سے اپنا تعلق مضبوط رکھے گی، ضرورت مندوں کی مدد کرے گی اور ہر اس دل کو جوڑنے کی کوشش کرے گی جو ٹوٹنے کے قریب ہو۔

شام ڈھل رہی تھی۔ سورج ایک بار پھر پہاڑوں کے پیچھے اتر رہا تھا، مگر آج سریا کو محسوس ہوا کہ کچھ رشتے غروب نہیں ہوتے۔

ماں واقعی نہیں مرتی ...

وہ اپنی اولاد کے اخلاق، کردار، دعاؤں اور یادوں میں ہمیشہ زندہ رہتی ہے

پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر 9906282957

مہاراشٹر میں اب وزیر اعلیٰ کو کسی بھی وزیر کا فیصلہ تبدیل کرنے کا ہوگا اختیار

ممبئی (ایجنسی) مہاراشٹر حکومت نے حکومت کے کام کاج سے متعلق قوانین میں بڑی تبدیلیاں کی ہیں۔ نئے قوانین کے تحت اب وزیر اعلیٰ عوامی مفاد سے متعلق کسی بھی معاملے میں وزراء کے فیصلے کو تبدیل یا منسوخ بھی کر سکتے ہیں۔ حالانکہ نیم عدالتی معاملات میں وزیر اعلیٰ کو یہ اختیار حاصل نہیں ہوگا۔ کسی وزیر کے فیصلے میں تبدیلی کرنے پر وزیر اعلیٰ کو اس کی وجہ تحریری طور پر بتانی ہوگی۔ 'محکمہ جنرل ایڈمنسٹریشن' کی جانب سے 'مہاراشٹر گورنمنٹ کنڈکٹ آف بزنس رولز، 2026' میں ترمیم کیا گیا ہے۔ نئے قوانین کے نفاذ کے ساتھ ہی حکومت کے اندر وزیر اعلیٰ کے اختیارات کو واضح کیا گیا ہے۔ انتظامی سطح پر چیف سکریٹری کو محکموں سے معلومات اور دستاویزات طلب کرنے کا اختیار بھی دیا گیا ہے۔ نئے قوانین کے مطابق وزیر اعلیٰ ریاست کے کسی بھی محکمہ سے فائلیں یا اہم دستاویزات طلب کر سکتے ہیں۔ متعلقہ وزیر اور محکمہ کے سکریٹری کو یہ دستاویزات مہیا کرانے ہوں گے۔ اسی طرح چیف سکریٹری بھی کسی محکمہ کے سکریٹری سے ضروری اطلاعات اور دستاویزات طلب کر سکیں گے۔ اگر کسی حکومتی قاعدے کی تشریح کے متعلق کوئی تنازعہ بڑھتا ہے تو متعلقہ معاملہ وزیر اعلی کے پاس بھیجا جائے گا۔ حکومت پر اضافی مالی بوجھ ڈالنے والے یا سرکاری ریونیو میں رعایت دینے والے فیصلوں کے لیے محکمۂ مالیات کی پیشگی منظوری ضروری ہوگی۔

راج بھون مارچ کے دوران پولیس ایکشن، تیجسوی یادو حراست میں

'ہم ڈرنے والے نہیں، عوام خاموش بیٹھنے والی نہیں ہے'، پولیس حراست میں لیے جانے کے بعد تیجسوی یادو کا سخت ردعمل

پٹنہ (ایجنسی) بہار میں قومی اہلیت و داخلہ امتحان (نیٹ) کا پرچہ لیک ہونے کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں پر پولیس کارروائی اور اے کے-47 سے گولی چلائے جانے کے خلاف آر جے ڈی آج (19 اگست) راج بھون مارچ کے لیے احتجاج کر رہی ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق جب پارٹی کے ہزاروں کارکنان راج بھون کے قریب پہنچے، تو پولیس نے انہیں آگے بڑھنے سے روک دیا گیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ سابق نائب وزیر اعلیٰ تیجسوی یادو کو پولیس نے حراست میں بھی لے لیا گیا۔ پولیس حراست میں لیے جانے کے دوران تیجسوی یادو نے اپنا سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ "ہم ڈرنے والے نہیں ہیں۔ ہم طلبا کے حقوق کی خاطر، پرچہ لیک روکنے کے لیے، بہار کو آگے بڑھانے کے لیے آواز اٹھاتے رہیں گے۔" انہوں نے مزید کہا کہ "عوام خاموش بیٹھنے والی نہیں ہے۔ ہمیں انصاف چاہیے۔ جوابدہی طے ہونی چاہیے کہ کس کے حکم پر گولی چلائی گئی۔ بہار پرچہ لیک کا مرکز بنتا جا رہا ہے، جسے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔"

قابل ذکر ہے کہ تیجسوی یادو کی قیادت میں پارٹی کے کارکنوں نے پٹنہ کے جے پی گولمبر سے راج بھون کے لیے مارچ نکالا۔ اس دوران آر جے ڈی کے کارکنان سیوان میں اے کے-47 رائفل کے استعمال کے خلاف لکڑی سے بنی اے کے-47 لے کر پہنچے۔ ساتھ ہی حکومت کے خلاف نعرے بازی بھی کی۔ اس دوران پارٹی رکن پارلیمنٹ میسا بھارتی نے سمراٹ حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ "طلبا کے ساتھ جو ناانصافی ہوئی، اس کے 20-25 دن گزر گئے لیکن حکومت اب تک نیند سے نہیں جاگی۔ سپریم کورٹ میں بہار حکومت نے تسلیم کیا کہ اے کے-47 رائفل کا استعمال ہوا تھا۔ تب عدالت کو بہار حکومت کے وکیل سے پوچھنا چاہیے تھا کہ اے کے-47 لے کر احتجاج میں جانے کی اجازت کس نے دی؟" وہ مزید کہتی ہیں کہ "اگر ضلع مجسٹریٹ یا پولیس سپرنٹنڈنٹ نے اجازت دی تھی تو انہیں فوراً معطل کیا جانا چاہیے۔ لیکن یہ بہار حکومت قاتل حکومت ہے جو عام لوگوں کا قتل کروا رہی ہے اور نوجوانوں کے مستقبل کا بھی قتل کر رہی ہے۔"

پد یاترا میں شامل ہوئے پارٹی کے رکن پارلیمنٹ منوج کمار جھا نے کہا کہ "طلبا اور نوجوان پورے ملک میں مشتعل ہیں، خاص طور پر بہار میں۔ سوالناموں کا لیک ہونا یہاں ایک روایت بن گئی ہے۔ نوجوان بے روزگاری کی مار برداشت نہیں کر پا رہے ہیں۔ یہ مارچ انہی مسائل کا حل تلاش کرنے کے لیے نکالا گیا مارچ ہے۔" اس مقوع پر آر جے ڈی رکن اسمبلی بھائی وریندر نے کہا کہ "جو طلبا اپنے حقوق اور پرچہ لیک کے معاملے پر احتجاج کرنے کے لیے سڑکوں پر اترے تھے، ان کے خلاف اے کے- 47 کا استعمال کیا گیا۔ ملزمین کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ جب تک کارروائی نہیں ہوتی، ہماری تحریک جاری رہے گی۔"

تاریخی گاندھی میدان کے قریب جے پی گولمبر سے شروع ہونے والا مارچ جیسے ہی انکم ٹیکس چوراہے کے پاس پہنچا، پولیس نے اسے روک دیا۔ سیکورٹی فورسز نے مظاہرین کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لیے شہر کے مختلف حصوں میں بیری کیڈز لگا رکھی تھیں۔ اس مارچ کے دوران جب آر جے ڈی کارکنوں نے رکاوٹیں پار کرنے کی کوشش کی تو پولیس نے ان پر واٹر کینن کا استعمال کیا۔ اس کے بعد یادو کے ساتھ موجود متعدد پارٹی کارکنوں کو بھی روک دیا گیا اور اس دوران کئی کارکن گرفتاری دینے کے لیے بسوں میں سوار ہوتے ہوئے دیکھے گئے۔

مسٹر یادو نے تحویل میں لیے جانے کے بعد نامہ نگاروں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت مظاہرین کو غیر معینہ مدت تک نہیں روک سکتی۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی حکومت ہمیشہ اقتدار میں نہیں رہتی۔ انہوں نے کہا کہ اقتدار میں بیٹھے لوگوں کو بالآخر جانا ہی پڑتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ طلبہ، نوجوانوں اور معاشرے کے مختلف طبقوں کے لوگوں نے اس تحریک کی حمایت کی ہے۔

آر جے ڈی رہنما نے واٹر کینن کا استعمال کیے جانے پر الزام لگایا کہ یہ کارروائی وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کی ہدایت پر کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کی کارروائی سے تحریک کمزور نہیں ہوگی اور لوگوں کو اپوزیشن کی جانب سے اٹھائے جانے والے مسائل کا علم ہو چکا ہے۔ اسمبلی میں قائدِ حزبِ اختلاف نے کہا کہ راج بھون مارچ نیٹ امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں، پیپر لیک کے الزامات اور احتجاج کرنے والے طلبہ کے خلاف مبینہ پولیس کارروائی کے خلاف منعقد کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی پارٹی نے بے روزگاری اور مسابقتی امتحانات میں شامل ہونے والے نوجوانوں کی تشویش کو بھی نمایاں طور پر اٹھایا ہے۔ تیجسوی یادو کی قیادت میں نکلنے والے جلوس میں پارٹی کے رہنما، عہدیدار اور سینئر کارکنان شامل ہوئے۔ اس مارچ میں شرکت کے لیے آر جے ڈی کے بڑی تعداد میں کارکنان مختلف اضلاع سے پٹنہ پہنچے تھے۔ اس مارچ میں کچھ مظاہرین علامتی احتجاج کے طور پر اے کے-47 رائفلوں کے کھلونے لے کر چلتے ہوئے دیکھے گئے۔ مظاہرین کے ہاتھوں میں قومی پرچم اور جنریشن زی تحریک سے جڑے پوسٹرز بھی تھے۔ کچھ پوسٹرز میں نہتے طلبہ پر مبینہ گولی باری کو روکنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

سپریم کورٹ پہنچا 'کالا ہرن' فلم تنازعہ
سلمان خان کو راحت دینے والے ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج

نئی دہلی۔ (ایجنسی) طویل عرصے سے فلم 'کالا ہرن: دی پیٹل فارلگیسی' کے حوالے سے معاملہ گرم ہے۔ گزشتہ ماہ دہلی ہائی کورٹ سے سلمان خان کو بڑی راحت ملی تھی۔ عدالت نے اس فلم کے پروڈیوسر امت جانی کو پھٹکار لگائی تھی اور سوشل میڈیا سے اس فلم سے متعلق تمام ویڈیوز ہٹانے کا حکم دیا تھا۔ حالانکہ اب خبر ہے کہ دہلی ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف امت جانی سپریم کورٹ پہنچے ہیں۔ انہوں نے سپریم کورٹ میں ایک عرضی داخل کی ہے اور دہلی ہائی کورٹ کے اس حکم کو چیلنج کیا ہے۔ امت جانی نے دلیل دی کہ یہ حکم اظہار رائے کی آزادی کو محدود کرتا ہے اور انہوں نے اس پر روک لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ہائی کورٹ نے اس سے قبل امت جانی سے کہا تھا کہ وہ خود کو قانون سے بالاتر نہیں سمجھ سکتے۔ ان کے وکیل نے دلیل دی کہ یہ صرف ایک ٹیزر تھا اور اس سے سلمان خان کے پرسنالٹی رائٹس کی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ دوسری جانب سلمان خان کے وکیل نے کہا تھا کہ زیادہ تر معاملات میں بری ہونے کے باوجود اس فلم کا استعمال انہیں نشانہ بنانے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ دہلی ہائی کورٹ نے 27 جولائی کو سلمان خان کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے امت جانی کو فلم 'کالا ہرن' سے متعلق ویڈیوز سوشل میڈیا سے ہٹانے کا حکم دیا تھا۔ اب دیکھنا ہوگا کہ سپریم کورٹ میں اس معاملے میں کیا کچھ ہوتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ امت جانی نے جب 'کالا ہرن' کا ٹیزر ریلیز کیا تھا اس کے بعد ہی تنازعہ کھڑا ہو گیا تھا۔ سلمان خان نے فلم کی ریلیز پر روک لگانے کا مطالبہ کیا تھا۔ انہوں نے دہلی ہائی کورٹ میں درخواست دائر کرتے ہوئے اپنے پرسنالٹی رائٹس کے تحفظ کا مطالبہ کیا تھا۔ سلمان خان کی جانب سے کہا گیا تھا کہ ان کی شناخت اور شبیہ کا ان کی اجازت کے بغیر غلط طریقے سے استعمال کیا جا رہا ہے اور ان کے حوالے سے لوگوں میں غلط فہمی پھیلائی جا رہی ہے۔

اگلے سال پانچویں کوسٹ گارڈ گلوبل سمٹ کی میزبانی کرے گا ہندستان

نئی دہلی، (یواین آئی) بین الاقوامی سمندری تعاون کو مضبوط کرنے اور محفوظ، صاف ستھرے اور زیادہ محفوظ سمندری علاقوں کی سمت میں اجتماعی کوششوں کو آگے بڑھانے کے پختہ عزم کا اعادہ کرتے ہوئے ہندستان اگلے سال فروری میں پانچویں کوسٹ گارڈ گلوبل سمٹ کی میزبانی کرے گا۔ یہ سربراہ کانفرنس انڈین کوسٹ گارڈ کی گولڈن جوبلی کے موقع پر منعقد کی جائے گی۔ کوسٹ گارڈ فورس نے بدھ کے روز بتایا کہ اس تاریخی سربراہ کانفرنس کی تیاریوں کے تحت انڈین کوسٹ گارڈ نے سمٹ کی ورکنگ لیول میٹنگ کا ہائبرڈ موڈ کے ذریعے انعقاد کیا۔ اس میں مختلف ممالک کی کوسٹ گارڈ فورسز اور سمندری ایجنسیوں کے نمائندوں کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی اور علاقائی سمندری تنظیموں نے شرکت کی۔ میٹنگ میں آئندہ ہونے والی سربراہ کانفرنس سے متعلق اہم ادارہ جاتی اور تنظیمی پہلوؤں پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔

تبتی برادری کا چین کے نئے قانون اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف ملک گیر احتجاج کا اعلان

نئی دہلی، (یواین آئی) ہندستان میں رہ رہے تبتی برادری کے لوگ جمعرات (20 اگست) کو ملک بھر میں احتجاجی مظاہرہ کریں گے۔ یہ احتجاجی مظاہرہ تبت میں مسلسل ہو رہی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر دنیا کی توجہ مبذول کرانے اور چین کے اس نئے قانون کی مخالفت کرنے کے مقصد سے کیا جا رہا ہے، جس کی وجہ سے ان کی منفرد لسانی، ثقافتی اور قومی شناخت کو شدید خطرہ لاحق ہو رہا ہے۔ یہ احتجاجی مظاہرہ یہاں کے علاوہ کولکاتا، دھرم شالہ، چنئی اور بنگلورو سمیت ملک کے کئی اہم شہروں اور مراکز پر منعقد کیا جائے گا۔ نارتھ ایسٹ کے لیے تبتی یوتھ کانگریس کے کوآرڈینیٹر تسیپل تینزنگ نے یواین آئی کو بتایا، کولکاتا میں چینی سفارت خانے کے باہر کینڈل لائٹ مارچ نکال کر پرامن احتجاجی مظاہرہ کیا جائے گا۔

مظاہرین کا الزام ہے کہ اس سال یکم جولائی سے نافذ العمل چین کا نیا قانون تبتی، منگول اور دیگر اقلیتی برادریوں کی زبان و ثقافت کو ختم کرنے کی سازش ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ قانون زبردستی ضم کرنے کی پالیسی کو قانونی حیثیت دیتا ہے اور دنیا میں کہیں بھی ان برادریوں کے ذریعہ کیے جانے والے احتجاج کو قابلِ سزا بناتا ہے۔ یہ قانون نسلی اتحاد اور پیش رفت کو فروغ دینا کے نام سے لایا گیا ہے۔ مسٹر تینزنگ کے مطابق، اس ملک گیر تحریک کی شروعات دو جولائی کو نیویارک میں واقع اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر کے باہر تبتی کارکن اور سابق بھکشو لوبگار تنگزین (عرف لوبسانگ پالڈن) کے ذریعہ کی گئی خودسوزی کے واقعے کے بعد ہوئی۔ مسٹر تنگزین نے ہاتھ میں تبتی پرچم لے کر خود کو آگ لگائی تھی، جس کے بعد ان کی موت ہو گئی۔ تبتی تنظیموں کا کہنا ہے کہ انہوں نے تبت کی آزادی اور عالمی توجہ حاصل کرنے کے لیے یہ شدید قدم اٹھایا تھا اس واقعے کے بعد سے دنیا بھر کے تبتی کارکن متحد ہو رہے ہیں اور پرامن مظاہروں نیز کینڈل لائٹ مارچ کے ذریعے اپنا احتجاج درج کروا رہے ہیں۔ قابلِ ذکر ہے کہ ہندستان میں اس وقت تقریباً ایک لاکھ تبتی پناہ گزین مقیم ہیں۔ یہ ان پناہ گزینوں کی اولاد ہیں جو 1959 میں ہمالیائی خطے میں چینی فوجی کارروائی کے بعد دلائی لاما کے ساتھ ہندستان آ گئے تھے۔ مسٹر تینزنگ نے بتایا، چین ہمیں ایک ایسی اقلیت کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہے جسے آسانی سے مٹایا جا سکے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم تبت میں اکثریت میں ہیں اور تبت ایک آزاد ملک ہے۔ ہم اسی سچائی پر زور دینا چاہتے ہیں۔

انہوں نے الزام لگایا، "چینی حکومت ہمارے بچوں کو ان کے خاندانوں سے الگ کر کے نوآبادیاتی بورڈنگ اسکولوں میں بھیج رہی ہے، جہاں صرف مندارن زبان سکھائی جاتی ہے اور تبتی زبان پر مکمل پابندی ہے۔ یہ ہماری شناخت اور ثقافت کو جڑ سے مٹانے کی کوشش ہے۔" انہوں نے کہا کہ اس مظاہرے کا ایک اور مقصد ان تبتیوں کی طرف دنیا کی توجہ مبذول کرانا بھی ہے، جو چینی پالیسیوں کی مخالفت کرنے کی وجہ سے پراسرار طور پر غائب ہو گئے یا انہیں حراست میں لے لیا گیا۔ انہوں نے بتایا، "حالیہ برسوں میں ہزاروں تبتیوں نے احتجاج کرنے کی ہمت دکھائی اور وہ اچانک غائب کر دیے گئے۔" مسٹر تینزنگ نے تبتی گلوکار اے-سانگ (تسوکے) کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ پرنس آف پیس نامی گانا گانے کے بعد انہیں حراست میں لے لیا گیا۔

باہری دہلی کے سی این جی پمپ پر ٹرک میں دھماکہ، تین افراد ہلاک اور تین زخمی

نئی دہلی، (یواین آئی) باہری دہلی کے ٹیکری کلاں میں واقع سی این جی اسٹیشن پر بدھ کے روز شدید دھماکے میں تین افراد کی موت ہو گئی اور تین دیگر راہگیر زخمی ہو گئے۔ دہلی فائر سروس کے حکام نے یہ اطلاع دی ہے۔ دہلی پولیس کے مطابق، مہلوکین کے نام منیش (25)، برہم جیت (34) اور سنی (30) ہیں، جو تمام سی این جی اسٹیشن کے ملازم تھے۔ وہیں زخمیوں سرجیت، سنجے اور وپن کو منڈکا کے سی ڈی گلوبل ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ فائر بریگیڈ کے مطابق، یہ حادثہ دوپہر کے وقت تقریباً 20:3 بجے اس وقت پیش آیا، جب ایک ری فلنگ ٹرک سے سی این جی پمپ پر گیس ٹرانسفر کی جا رہی تھی۔ اسی دوران ٹرک پر رکھا ایک سلنڈر زوردار دھماکے سے پھٹ گیا، جس سے علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ فائر بریگیڈ کو دوپہر 3:37 بجے حادثے کی اطلاع ملی۔ اس کے فوراً بعد فائر بریگیڈ اور بیرونی ضلع کے سینئر حکام سمیت پولیس کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ پولیس نے بتایا کہ چشم دید گواہوں کے مطابق حادثے میں چھ افراد زخمی ہوئے تھے، جن میں سے تین نے بعد میں دم توڑ دیا۔

سوشل میڈیا کا استعمال معلومات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کی تشویش کو دور کرنے کے لیے بھی کریں افسران: مرمو

نئی دہلی، (یواین آئی) صدرِ جمہوریہ دروپدی مرمو نے انڈین انفارمیشن سروس (آئی آئی ایس) کے افسران کو مشورہ دیا ہے کہ وہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کا استعمال صرف معلومات فراہم کرنے اور لوگوں کو جوڑنے کے لیے ہی نہیں بلکہ عوام کی تشویش کو سننے، سمجھنے اور ان کے حل کے لیے بھی کریں۔ پریذیڈنٹ سکریٹریٹ نے بدھ کے روز یہاں بتایا کہ انڈین انفارمیشن سروس اور انڈین اسٹیٹسٹیکل سروس کے زیرِ تربیت افسران کے ایک گروپ نے راشٹرپتی بھون میں صدرِ جمہوریہ سے ملاقات کی۔ مرمو نے ٹرینی افسران سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انڈین انفارمیشن سروس اور انڈین اسٹیٹسٹیکل سروس کے کام میں فرق کے باوجود ان کا مقصد ایک ہی ہے اور وہ ہے حکومت کے معیار کو مضبوط کرنا اور ملک کے عوام کی خدمت کرنا۔ انہوں نے کہا کہ موثر مواصلات اور قابلِ اعتماد معلومات ایک متحرک اور جواب دہ جمہوریت کے ضروری ستون ہیں۔ صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ ٹرینی افسران جب اپنے کریئر کی شروعات کریں، تو انہیں مسلسل سیکھتے رہنے اور خود کو بدلتے ہوئے حالات کے مطابق ڈھالتے رہنا چاہیے۔

ٹیکنالوجی، میڈیا، معیشت اور عوامی پالیسی کی دنیا تیزی سے بدل رہی ہے۔ انہوں نے انہیں متجسس رہنے، نئی صلاحیتیں پیدا کرنے اور تجربے سے سیکھنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے افسران سے فیصلے کرنے میں دانشمندی، رویے میں حساسیت کے ساتھ ساتھ ایمانداری کو برقرار رکھنے میں ثابت قدم رہنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اختیار اپنے ساتھ غیر جانبداری، عاجزی اور لگن کے ساتھ عوام کی خدمت کرنے کی گہری ذمہ داری بھی لے کر آتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ انڈین انفارمیشن سروس نے حکومت اور شہریوں کے درمیان رابطے کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوشل میڈیا نے شہریوں کے لیے معلومات حاصل کرنے، شیئر کرنے اور اس پر ردعمل دینے کے طریقۂ کار کو بنیادی طور پر بدل دیا ہے۔ انہوں نے انڈین انفارمیشن سروس کے افسران کو مشورہ دیا کہ وہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کا استعمال صرف معلومات فراہم کرنے اور لوگوں کو جوڑنے کے لیے ہی نہیں، بلکہ عوام کی تشویش کو سننے، سمجھنے اور ان کے حل کے لیے بھی کریں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے ماحول میں، جہاں معلومات بہت تیزی سے پھیلتی ہیں، ان کے مواصلات میں ہمیشہ درستگی، قابلِ اعتمادی اور مفادِ عامہ کو رہنمائی کرنے والے اصول ہونا چاہیے۔

صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ جیسے جیسے ہندستان سال 2047 کی طرف بڑھ رہا ہے، انڈین انفارمیشن سروس کے افسران کا کردار اور بھی اہم ہو جائے گا، کیونکہ ایک باخبر شہری ترقی اور جمہوری عمل میں سرگرمی سے حصہ لینے کا اہل ہوتا ہے۔ محترمہ مرمو نے کہا کہ اعداد و شمار پر مبنی دنیا میں عوامی پالیسی کا معیار کافی حد تک درست، بروقت اور قابلِ اعتماد اعداد و شمار کی دستیابی پر منحصر ہوتا ہے۔ انڈین اسٹیٹسٹیکل سروس سرکاری اعداد و شمار، ان کے تجزیے اور تشریح میں اہم کردار ادا کرتی ہے، جو ہمارے لاکھوں شہریوں کی زندگی کو متاثر کرنے والے فیصلوں کی بنیاد بنتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سروس کے افسران کا کام معیشت اور معاشرے کے مختلف شعبوں میں ثبوت پر مبنی پالیسی سازی میں مددگار ہوگا۔ انہوں نے انہیں ہمیشہ یہ یاد رکھنے کا مشورہ دیا کہ ہر ڈیٹا اکٹھا کرنے کے پیچھے حقیقی لوگ اور ان کی زندگی ہوتی ہے۔ انہوں نے ان سے اپیل کی کہ وہ اعداد و شمار کو شہریوں، محققین اور پالیسی سازوں کے لیے زیادہ قابلِ رسائی بنائیں۔ جدید، قابلِ اعتماد اور ٹیکنالوجی سے لیس شماریاتی نظام کی تعمیر میں ان کا تعاون وکست بھارت کی سمت میں ہندستان کے سفر کا ایک اہم حصہ ہوگا۔

گراہم اسٹینز قتل معاملہ: سپریم کورٹ نے دارا سنگھ کی رہائی میں تاخیر پر اوڈیشہ حکومت کو پھٹکار لگائی

نئی دہلی (یواین آئی) سپریم کورٹ نے بدھ کو اوڈیشہ ریاست سزا نظرثانی بورڈ کی جانب سے رویندر کمار پال عرف دارا سنگھ کی قبل از وقت رہائی کی درخواست پر فیصلہ کرنے میں مسلسل ہو رہی تاخیر پر سخت ناراضی ظاہر کی۔ دارا سنگھ 1999 میں آسٹریلوی مشنری گراہم اسٹورٹ اسٹینز اور ان کے 2 معصوم بیٹوں، فلپ اور ٹموتھی کے قتل کے معاملے میں عمر قید کی سزا کاٹ رہا ہے۔ جسٹس منوج مشرا اور جسٹس وجے بشنوئی کی بنچ نے نظرثانی بورڈ کو دارا سنگھ کی رہائی کی درخواست پر فیصلہ کرنے کا ایک اور موقع دیتے ہوئے خبردار کیا کہ اگر ریاستی حکومت جلد کوئی فیصلہ نہیں کرتی تو عدالت خود اس معاملے میں قدم اٹھائے گی۔ دارا سنگھ کے 26 سال سے زیادہ عرصے سے جیل میں بند ہونے کا نوٹس لیتے ہوئے بنچ نے ریاستی حکومت سے سخت الفاظ میں کہا، "آپ خود فیصلہ کریں، ورنہ ہم اپنا فیصلہ کریں گے۔ ہم اس طرح کی تاخیر برداشت نہیں کر سکتے۔" اس سے قبل نظرثانی بورڈ کی جانب سے درخواست پر غور کیے جانے کی اطلاع ملنے پر عدالت نے کارروائی ملتوی کر دی تھی۔ تاہم، بدھ کی سماعت کے دوران اوڈیشہ حکومت نے بنچ کے سامنے محکمہ جیل اور اصلاحی خدمات کا ایک خط پیش کیا، جس میں کہا گیا کہ ضلع جیل سے متعلق رپورٹ کا ابھی بھی انتظار ہے۔ رویندر کمار پال نے سپریم کورٹ میں عرضی دائر کر کے اوڈیشہ حکومت کو ریاست کی 19 اپریل 2022 کی رہنما پالیسی کے تحت اس کی قبل از وقت رہائی پر غور کرنے کی ہدایت دینے کی درخواست کی ہے۔ اپنی عرضی میں اس نے جیل میں گزاری طویل مدت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اسے کبھی پیرول پر بھی باہر نہیں بھیجا گیا۔ اس نے اپنے جرم پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ قید کے دوران اس کے رویے میں مثبت بہتری آئی ہے۔

قابل ذکر ہے کہ رویندر کمار پال کو گراہم اسٹینز اور ان کے 2 بیٹوں، 10 سالہ فلپ اور 6 سالہ ٹموتھی کے قتل کا مجرم قرار دیا گیا تھا۔ ان تینوں کو 22 جنوری 1999 کی رات اوڈیشہ کے کیونجھار ضلع کے منوہر پور گاؤں میں ایک گاڑی میں سوتے وقت زندہ جلا دیا گیا تھا۔ خصوصی سی بی آئی عدالت نے دارا سنگھ کو سزائے موت سنائی تھی، جبکہ شریک ملزم مہندر ہیمبرم کو عمر قید کی سزا دی گئی تھی۔

کھرگے کو 'دلت مانسکتا' کہنے پر کانگریس کا بی جے پی-آر ایس ایس پر حملہ

نئی دہلی، (یواین آئی) کانگریس نے دہلی یونیورسٹی کے شعبہ سیاسیات کے ایک پروفیسر کے کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کے بارے میں کیے گئے تبصرے پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ اس تبصرے نے دلتوں کے تئیں بی جے پی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کی مانسکتا یعنی ذہنیت کو بے نقاب کر دیا ہے۔ کانگریس شعبہ مواصلات کے سربراہ پون کھیڑا نے بدھ کو سوشل میڈیا ایکس پر آر ایس ایس سے وابستہ اس پروفیسر کے ایک نیوز چینل پر کیے گئے تبصرے کو شیئر کرتے ہوئے کہا کہ راہل اور کھرگے کو غلامی کی مانسکتا اور دلت مانسکتا سے جوڑنا ان کی شناخت کو ذات پات کے روایتی تعصب تک محدود کرنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر کھرگے ملک کے اہم دلت رہنماؤں میں سے ہیں اور انہوں نے دہائیوں کی عوامی خدمت اور اپنے سیاسی سفر کے بل بوتے پر یہ مقام حاصل کیا ہے۔ پون کھیڑا نے الزام لگایا کہ کچھ دن پہلے مسٹر کھرگے کے ساتھ چھوت چھات سے متعلق مبینہ توہین آمیز سلوک کیا گیا لیکن بی جے پی، آر ایس ایس یا ان سے وابستہ تنظیموں نے اس کی مذمت نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ دلت رہنما کو اس کی شناخت کی وجہ سے ذلیل کیے جانے پر خاموشی اختیار کر لی جاتی ہے، جبکہ اس کے اپنے سیاسی حق کا استعمال کرنے پر اس کی مانسکتا پر سوال اٹھائے جاتے ہیں۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ اصل سوال دلت ذہنیت کا نہیں، بلکہ اس سوچ کا ہے جو دلت رہنما کو اپنے حق اور آزاد سیاسی حیثیت کے ساتھ کام کرتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتی۔

محبوبہ مفتی نے امریکی سفیر سے کشمیر کے سفر سے متعلق ایڈوائزری واپس لینے کی اپیل کی

سرینگر، (یواین آئی) جموں و کشمیر کی سابق وزیر اعلیٰ اور پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر محبوبہ مفتی نے ہندوستان میں امریکی سفیر سرجیو گور سے مرکز کے زیر انتظام علاقے کے لیے امریکہ کی اعلیٰ ترین سطح کی سفری ایڈوائزری کا جائزہ لینے اور اسے واپس لینے کی اپیل کی۔ انہوں نے بدھ کے روز کہا کہ اس ایڈوائزری کی وجہ سے وادی کی سیاحت پر مبنی معیشت کو مسلسل نقصان پہنچ رہا ہے۔ مسز محبوبہ نے عہدہ سنبھالنے کے بعد جموں و کشمیر کے اپنے پہلے دورے کے دوران مسٹر گور کے لیے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ یہ ایڈوائزری علاقے کے سیاحتی شعبے کے لیے ایک بڑی رکاوٹ بن گئی ہے۔ انہوں نے لکھا، "ہندوستان میں امریکی سفیر سرجیو گور کم از کم اتنا تو کر ہی سکتے ہیں کہ کشمیر کے سفر کے خلاف اعلیٰ ترین سطح کی ایڈوائزری کا جائزہ لیں اور اسے واپس لیں۔ امریکی محکمہ خارجہ نے فی الحال جموں و کشمیر کو لیول 4: سفر نہ کریں ایڈوائزری کے تحت رکھا ہے، سوائے مشرقی لداخ کے علاقے اور لیہ کے دوروں کے۔ ایڈوائزری میں دہشت گردی اور شہری بدامنی سے متعلق خدشات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس میں خاص طور پر علاقے میں انفرادی تشدد کے امکانات کا ذکر کیا گیا ہے، جس میں سرینگر، گلمرگ اور پہلگام جیسے سیاحتی مقامات بھی شامل ہیں۔

نیشنل کانفرنس پر بدعنوانی کے الزامات، عمر عبداللہ کا بی جے پی کو چیلنج

سرینگر، (یواین آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے نیشنل کانفرنس پر لگائے گئے بدعنوانی کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو چیلنج دیا ہے کہ اگر اس کے پاس کسی دھاندلی کے ثبوت ہیں تو وہ اپنے کنٹرول والی تحقیقاتی ایجنسیوں سے معاملے کی جانچ کرا سکتی ہے۔ مسٹر عبداللہ نے بدھ کی صبح یہاں مختلف حصوں کا دورہ کر کے ترقیاتی منصوبوں کا معائنہ کرنے اور اہم شہری کاموں کی پیشرفت کا جائزہ لینے کے بعد صحافیوں سے یہ بات کہی۔ انہوں نے بدعنوانی کے الزامات پر بی جے پی کے احتجاج کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی حکومت کے پاس کسی بھی تحقیقاتی ایجنسی کا کنٹرول نہیں ہے اور وہ کسی دھاندلی کو نہیں چھپا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، اگر ایک پل کے لیے بھی ہم یقین کر لیں کہ وہ جو کہہ رہے ہیں وہ صحیح ہے تو ہمارے پاس چھپانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ انہوں نے الزامات کی بنیاد پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا، "میں کسی بھی تحقیقاتی ایجنسی کو کنٹرول نہیں کرتا۔ میرے پاس پولیس نہیں ہے، کرائم برانچ بھی نہیں ہے اور اینٹی کرپشن بیورو (اے سی بی) بھی نہیں ہے۔ مرکزی ایجنسیوں کی تو بات ہی بہت دور کی ہے۔" انہوں نے کہا کہ کسی بھی تحقیقاتی ایجنسی نے معاملے میں بدعنوانی کی بات نہیں کہی ہے۔ بی جے پی ان پر بے بنیاد الزامات لگا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا، مجھے بتائیے کہ کس ایجنسی نے کہا ہے کہ اس معاملے میں بدعنوانی ہوئی ہے۔ مرکزی ایجنسیوں پر بی جے پی کا کنٹرول ہے۔ آپ جانچ کر سکتے ہیں۔ اگر بدعنوانی ہوئی ہے تو معاملہ درج کر سکتے ہیں لیکن یہ بے بنیاد الزامات بلاوجہ نہ لگائیں۔

شمس الرحمن فاروقی نے جن اصناف کو ہاتھ لگایا انھیں وقار عطا کیا: احمد محفوظ
فاروقی کے متنوع علمی کارناموں کا تصور کرنا بھی محال: م ن سعید

کلبرگی: شعبۂ اردو، خواجہ بندہ نواز یونیورسٹی کے زیرِ اہتمام محورِ اردو تنقید شمس الرحمٰن فاروقی یادگاری خطبہ کا انعقاد کیا گیا، جس کا عنوان تھا: "فاروقی: یادیں، باتیں اور کتابیں"۔ اس موقع پر جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے سابق صدرِ شعبۂ اردو پروفیسر احمد محفوظ نے خطبہ پیش کیا۔ اپنے خطبے میں انھوں نے شمس الرحمٰن فاروقی سے اپنے ذاتی مراسم، ان کے علمی و ادبی مشاغل، محنت و لگن، بے تکلفی اور علم دوستی کا نہایت خوبصورتی سے تجزیہ کیا۔ انھوں نے فاروقی صاحب کی اہم کتابوں خصوصاً شعر شور انگیز، شعر غیر شعر اور نثر، اردو کا ابتدائی زمانہ، نیز ان کے ناول اور شاعری کا خصوصی طور پر ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ فاروقی صاحب اگرچہ ایک عظیم ناقد کی حیثیت سے زیادہ معروف ہیں، لیکن ان کی شاعری بھی قابل ذکر ہے۔ انھوں نے متعدد اصنافِ سخن پر کام کیا اور ان تمام کو وقار عطا کیا۔ پروفیسر میم نون سعید نے صدارتی خطبہ پیش کرتے ہوئے نہ صرف پروفیسر احمد محفوظ کے خطبے کو سراہا بلکہ شمس الرحمٰن فاروقی کی علمی و ادبی خدمات کا بھی جامع انداز میں احاطہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ فاروقی صاحب نے جس قدر وسیع اور متنوع کام کیا ہے، اس کا تصور کرنا بھی بڑے بڑے اہلِ علم کے لیے محال ہے۔ پروگرام کی نظامت اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر اطہر معزالدین نے کی، جبکہ مہمان کا تعارف ڈاکٹر شہباز ارشد، اسسٹنٹ پروفیسر، خواجہ بندہ نواز یونیورسٹی نے پیش کیا اور استقبالیہ کلمات بھی پیش کیے۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت وزیٹنگ پروفیسر عبدالحمید اکبر کے حصے میں آئی، جبکہ ڈاکٹر رئیسہ نسرین، اسسٹنٹ پروفیسر نے کلمات تشکر ادا کیے۔

بریلی: ناجائز قبضوں کے خلاف چلے گا بلڈوزر

بریلی: 19 اگست (پی این ایس) اتر پردیش کے بریلی میں سڑکوں، نالیوں اور میونسپل کی زمین پر ہوئے ناجائز قبضوں کے خلاف کارروائی کرنے کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ منگل کی شام میونسپل کمشنر سنجیو کمار موریہ کی صدارت میں محکمہ پراپرٹی اینڈ انکروچمنٹ کی میٹنگ ہوئی۔ مختلف علاقوں میں ناجائز قبضوں کی نشاندہی، نوٹس جاری کرنے اور انہیں ضابطے کے مطابق ہٹانے کی ہدایات دی گئیں۔ ایکتا نگر بی ڈی اے کالونی میں معائنہ کے دوران پتہ چلا کہ سڑک کی چوڑائی 9 میٹر ریکارڈ پر ہے لیکن ناجائز قبضہ کی وجہ سے موقع پر ہی اس کی چوڑائی صرف 4-5 میٹر رہ گئی ہے۔ افسران کو ہدایت کی گئی کہ وہ متعلقہ عمارت کے مالکان کو نوٹس جاری کر کے سڑک خالی کرائیں۔ وارڈ 44 اور 67 سمیت دیگر علاقوں میں نالوں پر قائم ناجائز قبضوں کو بھی ختم کیا جائے گا۔ پارکوں میں ناجائز قبضوں اور غیر قانونی پارکنگ کی شکایات کی بھی چھان بین کی جائے گی۔ برک پاجاہ چوراہے پر میونسپل کارپوریشن کی تقریباً 1000 مربع گز اراضی پر ٹین شیڈ لگا کر فوری طور پر تجاوزات ہٹانے کی ہدایات دی گئی ہیں۔

ایودھیا: عطیہ چوری کی تفتیش کے دوران رام مندر انتظامیہ میں بڑی تبدیلی

ایودھیا: 19 اگست (پی این ایس) رام مندر ایودھیا عطیہ چوری کی تفتیش جاری ہے۔ محکمہ داخلہ کی جانب سے تشکیل دی گئی 'خصوصی جانچ ٹیم (ایس آئی ٹی) کی حتمی رپورٹ آگے کی کارروائی کے لیے 'شری رام جنم بھومی تیرتھ ٹرسٹ' کو سونپ دی گئی ہے۔ اس دوران رام مندر ٹرسٹ کے انتظامات میں ایک بڑی تبدیلی کی گئی ہے۔ سابق ٹرسٹی انل مشرا کے 2 قریبیوں کو مندر انتظامیہ سے ہٹا دیا گیا ہے اور ان کے داخلے پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے۔ مندر کے انتظامات سے جن 2 لوگوں کو ہٹایا گیا ہے، ان میں کے ڈی تیواری عرف بڑے بابو اور بجرنگ پاٹھک ہیں۔ کے ڈی تیواری رام للا کے زیورات اور عقیدت مندوں کی جانب سے پیش کی گئی اشیاء کا حساب کتاب رکھتے تھے، اور بجرنگ پاٹھک وی آئی پی عقیدت مندوں کے لیے 'پرساد' اور دیگر تحائف کا انتظام دیکھتے تھے۔ ان دونوں کو ہی شکایت کی بنیاد پر پہلے ہی نوٹس دیا جا چکا تھا۔ اب رام مندر کے انتظامات سے ہٹا کر باغ بجیسی میں واقع تیرتھ علاقہ پورم روانہ کر دیا گیا۔ ٹرسٹ کی جانب سے کارروائی کے بعد دونوں پر رام مندر احاطے میں داخلے پر پابندی لگا دی گئی ہے، جس کے بعد دونوں ہی منگل کے روز سے مندر میں داخل نہیں ہو رہے ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ رام مندر میں تعینات خاتون علاقائی آفیسر کی شکایت کے بعد کارروائی ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ 'درشن' کے دوران 'پرساد' کے انتظامات کو لے کر بجرنگ پاٹھک اور خاتون علاقائی آفیسر کے درمیان تنازعہ ہوا تھا، جس کے بعد شکایت درج کرائی گئی۔ رام مندر نذرانہ چوری کی تفتیش کے بعد مندر انتظامات میں مستقل تبدیلیاں آ رہی ہیں اور اسے اہم مانا جا رہا ہے۔ اسی درمیان خبر ہے کہ ایس آئی ٹی کی حتمی رپورٹ ملنے اور اسے ٹرسٹ کے ساتھ شیئر کیے جانے کی تصدیق کے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ ٹرسٹ کے سابق جنرل سکریٹری چمپت رائے اور سابق ٹرسٹی انل مشرا مسلسل سادھو سنتوں سے ملاقات کر رہے ہیں۔ خبر رساں ایجنسی 'پی ٹی آئی' نے ایک سینئر آفیسر کے حوالے سے بتایا کہ رپورٹ ٹرسٹ کے ساتھ شیئر کی گئی ہے، لیکن اس میں کیا لکھا ہے، اس کی خبر نہیں ہے۔ ریاستی حکومت کے ذریعہ تشکیل دی گئی 'ایس آئی ٹی' کی ابتدائی رپورٹ میں چمپت رائے اور انل مشرا کے نام شامل تھے۔ حالانکہ سپریم کورٹ کے حکم پر تشکیل دی گئی 'ایس آئی ٹی' پورے معاملے کی علیحدہ جانچ کر رہی ہے اور اسے اپنی رپورٹ سل بند لفافے میں داخل کرنی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ سنتوں کے ایک گروپ نے کھلے طور پر چمپت رائے کی حمایت شروع کر دی ہے۔ سابق ٹرسٹی مشرا مختلف مقامات پر میٹنگ کر کے اپنے اور رائے پر لگے سبھی الزامات کو سازش بتا کر خارج کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ کئی سادھوؤں اور سنتوں کا بھی ماننا ہے کہ چمپت رائے بے قصور ہیں۔ واضح رہے کہ رام مندر نذرانہ چوری کا معاملہ اس سال جون کے پہلے ہفتے میں سامنے آیا تھا، لیکن اس معاملے میں سیاسی تنازعہ کھڑا ہو گیا تھا، اور اب تک 8 افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔

جوہر یونیورسٹی میں ای ڈی چھاپے، وزیر دانش آزاد نے ای ڈی کارروائی کا کیا دفاع

بلیا: 19 اگست (پی این ایس) اتر پردیش کے وزیر مملکت دانش آزاد انصاری نے بدھ کے روز جیل میں بند سماج وادی پارٹی کے رہنما اعظم خان کے مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ اور یونیورسٹی سے وابستہ مقامات پر انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ED) کے چھاپوں کا دفاع کیا۔ انہوں نے کہا کہ ادارے کے قیام کے پیچھے موجود بدعنوانی کی کئی پرتیں اب سامنے آ رہی ہیں۔ دوسری جانب اتر پردیش کانگریس کے صدر اجے رائے نے حکومت پر الزام لگایا کہ وہ جیل میں قید اعظم خان کو ہراساں کر رہی ہے۔ حکام کے مطابق ED نے بدھ کو منی لانڈرنگ کی تحقیقات کے سلسلے میں اتر پردیش کے رام پور اور سہارنپور جبکہ دہلی کے جامعہ نگر میں جوہر ٹرسٹ اور یونیورسٹی سے وابستہ تقریباً 10 مقامات پر چھاپے مارے۔ اقلیتی بہبود کے وزیر مملکت دانش آزاد انصاری نے بلیا بالیدان دیوس کی تقریب کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ED اپنی تحقیقات کر رہی ہے اور اگر بے ضابطگی ثابت ہوئی تو کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جوہر یونیورسٹی کے قیام کے پیچھے بدعنوانی کی نئی کہانیاں سامنے آ رہی ہیں۔ ان کا دعویٰ تھا کہ عوامی رقم کا غلط استعمال کیا گیا اور غریبوں و سرکاری زمین پر غیر قانونی قبضہ کر کے یونیورسٹی قائم کی گئی۔ انصاری نے یہ بھی الزام لگایا کہ سماج وادی پارٹی کے رہنماؤں نے وقف املاک پر غیر قانونی قبضے کیے ہیں۔ ان کے مطابق جہاں بھی وقف املاک پر غیر قانونی قبضے کی تحقیقات میں تصدیق ہوئی، وہاں کسی نہ کسی ایس پی رہنما کا نام قابض کے طور پر سامنے آیا۔ انہوں نے کہا کہ وقف املاک کو غریب مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے اور حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ان کا غلط استعمال نہ ہو۔ اسی تقریب میں ریاستی کانگریس صدر اجے رائے نے حکومت پر اعظم خان کو نشانہ بنانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا، اعظم خان کو حکومت کی جانب سے ہراساں کیا جا رہا ہے۔ ED کے حکام کے مطابق تحقیقات کا تعلق مبینہ طور پر سرکاری ٹھیکوں کی رقم کو نجی ٹھیکیداروں کے ذریعے دوسری جگہ منتقل کرنے اور بعد میں اس رقم کے استعمال سے ہے، جس میں لکھنؤ میں قائم جوہر ٹرسٹ اور یونیورسٹی کے اثاثے بنانے کا معاملہ بھی شامل ہے۔ جوہر یونیورسٹی حال ہی میں انتظامیہ کے ساتھ ایک تنازع میں بھی گھری تھی۔ رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے جولائی میں یونیورسٹی کی 40 میں سے 38 عمارتیں منہدم کرنے کی ہدایت دی تھی۔ الزام تھا کہ یہ عمارتیں اتر پردیش اربن پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ ایکٹ، 1973 کے تحت منظور شدہ نقشوں کے بغیر تعمیر کی گئی تھیں۔ بعد میں مراد آباد کے ڈویژنل کمشنر کی عدالت نے مجوزہ انہدام پر روک لگا دی اور مزید احکامات تک کسی انتظامی کارروائی سے گریز کرنے کی ہدایت دی۔

شاندار نعتیہ مشاعرہ میں نامور شعراء نے پیش کیا بارگاہ رسالت میں کلام

امروہہ: مسلم کمیٹی امروہہ کے زیرِ اہتمام جشنِ عید میلادالنبی کی 17 روزہ تقریبات کے سلسلے کا چوتھا پروگرام "آل انڈیا نعتیہ مشاعرہ" شب گزشتہ منعقد ہوا جس میں نامور شاعر ڈاکٹر ماجد دیوبندی نے بارگاہ رسالت میں نہایت عمدہ کلام پیش کیا۔ مشاعرے کی حکیم ایاز الدین ہاشمی نے صدارت اور نظامت مشترکہ طور پر حاجی خورشید انور اور ڈاکٹر ناصر امروہوی نے انجام دی، جبکہ پروگرام کے کنوینر معروف سماجی کارکن حاجی مظفر علی انصاری تھے۔ اس مشاعرہ میں انٹرنیشنل صوفی مشن کے چیئرمین ڈاکٹر ماجد دیوبندی اور کلیم انصاری مراد آبادی نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز حافظ مقارم علی کی تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا۔ اس موقع پر حاجی خورشید انور نے ولادتِ مصطفیٰ (ص) کا ذکر کرتے ہوئے حدیثِ مبارکہ کا حوالہ دیا کہ انسان اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی جان، مال، اولاد اور والدین سے زیادہ آپ (ص) سے محبت نہ کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری دنیا کو امن، سلامتی اور بھائی چارے کا پیغام دیا۔ مشاعرے میں مقامی اور بیرونِ شعراء کرام نے بارگاہِ رسالت میں منظوم خراجِ عقیدت پیش کیا۔ جن میں مقارم علی امروہوی، قاری مرزا انس امروہوی، قاری حیدر علی سیوہاروی، قاری ذوالفقار رامپوری اور مولانا سعد کے علاوہ مہربان امروہوی، مزمل انصاری اور فہیم سلمانی جیسے شعراء کا کلام خاص طور پر قابلِ ذکر رہا۔ مشاعرے کے دوران کمیٹی کے سرپرست منصور احمد ایڈوکیٹ نے جلوسِ میلادالنبی (ص) کے حوالے سے اہم ہدایت نامہ جاری کرتے ہوئے کہا کہ جلوس میں شامل ہونے والی گاڑیوں (چھوٹے ہاتھی) کے لیے مسلم کمیٹی سے اجازت نامہ حاصل کرنا لازمی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ایک گاڑی پر صرف دو اسپیکر لگانے کی اجازت ہوگی، جبکہ ڈی جے، جنریٹر اور دھواں چھوڑنے والے آلات پر مکمل پابندی عائد رہے گی۔ شرائط کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اس بابرکت محفل میں سرتاج عالم منصوری، سید اویس مصطفیٰ رضوی، قمر نقوی، فہیم شہنواز، مرغوب صدیقی، یاسر انصاری ایڈوکیٹ، اکرام حسین زیدی، عدنان مسرور، شاہ رخ خان، سالک انصاری، ظفر شاہ خاں، صوفی نشاط، عثمان منصوری، زاہد انصاری، حاجی افضال احمد، منتظم عباسی، فضلے چوہدری، حسان شیخ، سلیم احمد، راشد ادریسی اور ظفر انصاری سمیت کثیر تعداد میں شخصیات نے شرکت کی۔ دیر رات دعائیہ کلمات کے ساتھ اس روحانی اور پروقار مشاعرے کا اختتام ہوا۔

بلند شہر کے ڈبائی ریلوے اسٹیشن پر بریلی، اندور ایکسپریس کا مستقل ٹھہراؤ شروع

ضلع پنچایت صدر ڈاکٹر انتل تیوتیا نے ڈبائی ریلوے اسٹیشن پر ٹرین کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا

بلند شہر 19/ اگست (پریس ریلیز) ڈبائی ریلوے اسٹیشن پر بریلی /اندور بریلی ہفتہ وار ایکسپریس کا مستقل ٹھہراؤ بدھ سے شروع ہو گیا ہے۔ ٹرین کے ٹھہراؤ سے بلند شہر اور آس پاس کے علاقوں کے مسافروں کو اجین سمیت مدھیہ پردیش کے دیگر شہروں کے لیے براہ راست ریل رابطے کی سہولت حاصل ہوگی۔ خاص طور پر اجین میں مہاکال مندر کے درشن کے لیے جانے والے عقیدت مندوں کے لیے یہ سہولت انتہائی مفید ثابت ہوگی۔ نئے ٹائم ٹیبل کے مطابق بریلی سے اندور جانے والی ہفتہ وار ایکسپریس ہر بدھ کو دوپہر 2 بج کر 12 منٹ پر ڈبائی ریلوے اسٹیشن پہنچے گی، جبکہ اندور سے بریلی واپس آنے والی ٹرین ہر جمعرات کو صبح 11 بج کر 23 منٹ پر ڈبائی اسٹیشن پر ٹھہرے گی۔ ٹرین کے مستقل ٹھہراؤ کے آغاز کے موقع پر ضلع پنچایت صدر ڈاکٹر انتل تیوتیا نے ہری جھنڈی دکھا کر ٹرین کو روانہ کیا۔ اس موقع پر رکن پارلیمنٹ کے نمائندے نیتر پال سنگھ، ضلع نائب صدر پون کمار، بلاک پرمکھ کے شوہر انار سنگھ، بلاک پرمکھ آنند لودھی، منڈل صدر مینک گپتا، نرورہ منڈل کے صدر پرمانند نشاد، دان پور منڈل کے صدر درگیش راجپال، اجے لودھی، ویریندر کمار، نندن پہلوان اور بھوپ پرکاش بجاج سمیت متعدد عوامی نمائندے، معززین اور مقامی شہری موجود رہے۔ ڈبائی اسٹیشن پر ایکسپریس ٹرین کے مستقل ٹھہراؤ سے علاقے کے لوگوں میں خوشی کی لہر ہے۔ مقامی باشندوں کا کہنا ہے کہ طویل عرصے سے اس ٹرین کے ٹھہراؤ کا مطالبہ کیا جا رہا تھا، جواب پورا ہو گیا ہے۔ اس سے اجین اور مدھیہ پردیش کی جانب سفر کرنے والے مسافروں کو بہتر ریل سہولت دستیاب ہوگی۔ مقامی لوگوں نے ٹرین کے مستقل ٹھہراؤ کو علاقے کے ریل رابطے کو مضبوط بنانے کی سمت میں ایک اہم قدم قرار دیا ہے۔ اس سے مذہبی یاترا کے علاوہ تجارت اور دیگر ضروری کاموں کے لیے طویل مسافت کا سفر کرنے والے لوگوں کو بھی سہولت ملنے کی امید ہے۔

پریاگ راج میں سیلاب کا خطرہ: بیلن

ٹونس اور گنگا ندیوں میں طغیانی کی وجہ سے 60 گاؤں کے رابطہ کٹے، 80 ہزار لوگ متاثر

پریاگراج: 19 اگست (پی این ایس) پریاگ راج سیلاب۔ مسلسل بارش کی وجہ سے پریاگ راج میں سیلاب کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ بیلن ندی کے اوور فلو سے ٹونس کا بہاؤ متاثر ہوا ہے اور ٹون کے پانی کی سطح بھی رات گئے بلند ہونے لگی۔ اس سے گنگا کے پانی کی سطح براہ راست متاثر ہو رہی ہے۔ حکام کے مطابق، گنگا بدھ کی دوپہر تک بگھاڑا کی طرف منتقل ہو سکتی ہے، جس سے ممکنہ طور پر ساحلی علاقوں میں سیلاب آ سکتا ہے۔ فی الحال، انتظامیہ کا اندازہ ہے کہ پانی کی سطح تقریباً 83 سے 84 میٹر تک پہنچ سکتی ہے۔ اس وقت کے بعد صورتحال معمول پر آنے کی امید ہے۔ اے ڈی ایم فائنانس اینڈ ریونیو ونیتا سنگھ نے بتایا کہ دریائے بیلن پیچھے سے مسلسل بارش کے پانی کی وجہ سے تیز ہو رہا ہے۔ پانی کی سطح بڑھنے سے دریائے بیلن نے ٹونس ندی کا بہاؤ روک دیا ہے۔ ٹونس میں تقریباً دو میٹر کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ بیلن ندی کے دباؤ کی وجہ سے ٹونس کا پانی آگے بہنے سے قاصر ہے اور اس کا اثر اب دریائے گنگا پر بھی نظر آ رہا ہے۔ اس رات کے بعد گنگا ندی میں پانی کا بیک فلو بننا شروع ہوا۔ اس کے پیش نظر انتظامیہ نے متاثرہ علاقوں میں سیلاب کا الرٹ جاری کر دیا ہے۔ ضلع میں ممکنہ سیلاب کے پیش نظر ضلع مجسٹریٹ منیش کمار ورما نے منگل کی شام عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ کی اور ضروری ہدایات جاری کیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلسل بارشوں کے باعث سیلابی صورتحال کو رد نہیں کیا جا سکتا تاہم انتظامیہ پوری طرح تیار ہے۔ بیلن ندی کا بڑھتا ہوا پانی کورون کے علاقے میں سب سے زیادہ نظر آتا ہے۔ کئی پلوں میں پانی بھر گیا ہے جس سے دیہات کا مرکزی سڑک سے رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ انتظامیہ کے مطابق تقریباً 60 دیہات کے 80 ہزار افراد متاثر ہوئے ہیں۔ صورتحال کے پیش نظر این ڈی آر ایف کی ایک ٹیم کو راحتی سامان کے ساتھ کورون روانہ کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی پنچایت بھون میں قائم ریلیف کیمپ میں 485 لوگوں کو رکھا گیا ہے۔ باگدہ علاقے کے لوگوں کے لیے ریلیف کیمپ کے انتظامات میں بھی تبدیلی کی گئی ہے۔ پہلے یہ کیمپ اپنی بیسنٹ اسکول میں لگایا گیا تھا لیکن اس بار وہاں کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے ہولی ٹرینٹی اسکول کو ریلیف کیمپ بنایا گیا ہے۔ انتظامیہ نے بغدہ کے لوگوں سے کہا ہے کہ وہ ضرورت پڑنے پر ہولی ٹرینٹی اسکول پہنچ جائیں۔ ڈی ایم منیش کمار ورما نے کہا کہ تمام ریلیف کیمپوں کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ متاثرہ افراد جیسے ہی کیمپوں میں پہنچیں گے ان کے لیے ضروری انتظامات کیے جائیں گے۔

سی ڈی او نے کمپوزٹ اسکول اور دو گئوشالاؤں کا اچانک معائنہ کیا

معائنہ کے دوران گئوشالہ میں پائی گئی خامیوں کو فوری طور پر حل کرنے کی ہدایات

بلند شہر 19/ اگست (پریس ریلیز) آج چیف ڈیولپمنٹ آفیسر مسز نشا گریوال نے سکندر آباد کے چندیرو میں زیر تعمیر چیف منسٹر کمپوزٹ اسکول کا معائنہ کرتے ہوئے تعمیراتی ترقی اور معیار کا جائزہ لیا۔ انہوں نے تعمیراتی کام میں تاخیر پر C&DS ایجنسی کی سرزنش کی۔ تعمیراتی مقام پر مزدوروں کے بچے گھومتے ہوئے پائے گئے، مزدوروں اور متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ وہ بچوں کو اسکول میں داخل کر کے ان کی اسکول میں حاضری کو یقینی بنائیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے معائنہ کے دوران پائی گئی خامیوں کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے انہیں فوری طور پر حل کرنے اور تعمیراتی کام کو مقررہ معیارات کے مطابق بروقت مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ اس کے بعد سی ڈی او نے سکندر آباد ترقیاتی بلاک کے موضع کوندو میں واقع گئوشالہ کا اچانک معائنہ کیا، انتظامات اور صفائی ستھرائی کا جائزہ لیا۔ معائنہ کے دوران پانی جمع ہوا ملنے پر گئوشالہ احاطے کو فوری طور پر پانی کی نکاسی اور شیڈوں کے درمیان آمد و رفت لین بنانے کی ضروری ہدایات دیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے بلند شہر کے ترقیاتی بلاک کھیتل پور بھینسولی گاؤں میں بھی گئوشالہ کا اچانک معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران انہوں نے ہدایت کی کہ رجسٹروں کو اپ ٹو ڈیٹ رکھا جائے، مکمل صفائی کی جائے اور سبز چارے کی باقاعدگی سے دستیابی کو یقینی بنایا جائے۔ اس موقع پر ایک پنکھا خراب پایا گیا جسے فوری طور پر ٹھیک کرنے کا حکم دیا گیا۔

جلوسِ عماری میں امیر حسن عامر کی پرسوز نوحہ خوانی

بین الاقوامی نظامت کار انیس جائسی نے نظامت کے فرائض انجام دیے، ملک بھر سے انجمنوں کی شرکت

سلطان پور۔ خیرآباد واقع شیعہ مسجد حسینی ہال میں ایک سو چوتھے جلوسِ عماری کا انعقاد عقیدت و احترام کے ساتھ کیا گیا۔ انجمن محافظِ عزا، سلطان پور خیرآباد کے زیر اہتمام منعقدہ اس جلوس میں ملک کے مختلف علاقوں سے آنے والی متعدد انجمنوں نے شرکت کی۔ نوحہ خوانی اور ماتم کے ذریعے شہدائے کربلا کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔ جلوس کی خاص کشش بین الاقوامی شہرت یافتہ نوحہ خواں امیر حسن عامر کی پرسوز نوحہ خوانی رہی۔ انہوں نے شہدائے کربلا کی یاد میں اپنے معروف کلام پیش کیے، جن میں میرا بچہ میرے مولا کا عزادار بنے، تجھے دولہا بناؤں یا تجھے روؤں علی اکبر اور آجایئے بابا جیسے نوحے شامل تھے۔ امیر حسن عامر کی درد بھری آواز میں نوحے سن کر بڑی تعداد میں موجود عزادار جذباتی ہو گئے اور پورا ماحول غمِ حسین سے سوگوار ہو گیا۔ اس موقع پر مولانا مرزا جعفر عباس قبلہ، لکھنؤ نے مجلس سے خطاب کیا، جبکہ نقابت کی ذمہ داری مولانا سید ستار حسین قبلہ، سہارنپور نے انجام دی۔ جلوس کے دوران مولانا محمد جعفر، امیٹھی سلطان پور نے بھی اپنی خدمات انجام دیں۔ بین الاقوامی نظامت کار انیس جائسی نے مؤثر انداز میں نظامت کے فرائض انجام دیے، جبکہ پیش خوانی میں شاعرِ اہل بیت چندن سانیال نے اپنی خدمات پیش کیں۔ سوز خوانی شفاعت حسین قبلاوی اور ہمنواؤں نے کی۔ جلوس میں انجمن دعائے زہرا، مظفر نگر، انجمن میثمِ عزا، سنبھل و مراد آباد، انجمن عابدیہ، نیگاؤں سادات، انجمن حسینیہ، جونپور اور انجمن گدیۂ مظلومیہ، سلطان پور سمیت ملک کے مختلف علاقوں سے آنے والی انجمنوں نے شرکت کی۔ نوحہ خوانی اور ماتم کے دوران پورا ماحول غمِ حسین سے سرشار نظر آیا۔ بڑی تعداد میں عزاداروں نے جلوس میں شرکت کر کے امام حسین اور شہدائے کربلا کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ منتظمین نے بتایا کہ جلوسِ عماری کے انعقاد کا مقصد واقعۂ کربلا کے شہداء کی عظیم قربانیوں کو یاد کرنا اور ان کے پیغام کو عوام تک پہنچانا ہے۔ ایک سو چوتھے جلوس میں ملک کے مختلف حصوں سے پہنچنے والے عزاداروں اور انجمنوں کی شرکت نے اس موقع کو مزید باوقار اور یادگار بنا دیا۔

دیشا کی میٹنگ کے دوران سپا لیڈر آشو ملک اور کانگریس لیڈر عمران مسعود میں تیکھی بحث، اقرا حسن ہوئیں پریشان

سہارنپور: 19 اگست (پی این ایس) سہارنپور میں منعقدہ ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ کوآرڈینیشن اینڈ مانیٹرنگ کمیٹی (دیشا) کی میٹنگ کے دوران اپوزیشن اتحاد کے دو بڑے اتحادی سماج وادی پارٹی اور کانگریس کے درمیان جاری اندرونی کشمکش ایک بار پھر کھل کر سامنے آ گئی۔ انتظامی افسران اور دیگر عوامی نمائندوں کی موجودگی میں ایس پی ایم ایل اے آشو ملک اور کانگریس ایم پی عمران مسعود کے درمیان جھڑپ ہوئی۔ دونوں لیڈروں کے درمیان گرما گرم بحث نے ماحول کو گرما دیا، جبکہ کیرانہ سے سماجوادی پارٹی کی ایم پی، اقرا حسن، جو ان کے پاس بیٹھی تھیں، پورے واقعے میں پریشان اور حیران نظر آئیں۔ دونوں اتحادی جماعتوں کے لیڈروں کے درمیان اس جھگڑے کا ایک ویڈیو اب سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہا ہے۔ واقعہ اس وقت شروع ہوا جب ایس پی ایم ایل اے آشو ملک نے عوامی مسائل اور ترقیاتی کاموں پر ضمنی سوالات اٹھانا شروع کر دیئے۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود نے، جو میٹنگ کی صدارت کر رہے تھے، اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ ایم ایل ایز دوسروں کو بولنے کا موقع نہیں دے رہے ہیں۔ جب ملک نے کہا کہ وہ عہدیداروں کے جواب سے مطمئن نہیں ہیں اور عوامی مسائل کو اٹھانا ان کا حق ہے تو مسعود نے انہیں روکتے ہوئے کہا کہ بولنے سے پہلے چیئر سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے آشو ملک نے کہا کہ یہ کوئی سرکاری ریلی نہیں ہے، بلکہ ایک جائزہ میٹنگ تھی۔ اس جواب پر برہم عمران مسعود نے سختی سے کہا کہ میٹنگ قواعد کے مطابق ہوگی اور کسی کو بغیر اجازت بات کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ میٹنگ کے دوران دونوں رہنماؤں کے درمیان تلخ لہجے میں بحث ہوئی۔ معاملے کے بارے میں اپنے پہلو کی وضاحت کرتے ہوئے، ایم ایل اے آشو ملک نے کہا کہ تنازعہ بنیادی طور پر ضمنی سوالات پوچھنے کے حق کو لے کر پیدا ہوا۔ انہوں نے کہا کہ وہ کینسر کی اسکریننگ اور کھٹا کھیڑی سڑک کی تعمیر جیسے سنگین مسائل پر سوالات اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صرف سڑک بنانا کھٹا کھیڑی میں مسائل کا مستقل حل نہیں ہے، کیونکہ میونسپل کارپوریشن وہاں کے رہائشیوں سے کمرشل ٹیکس وصول کر رہی ہے۔

یوپی میں ہر طرف مانسون کی تباہی، 13 اضلاع کی ندیوں میں طغیانی

173 گاؤں سیلاب کی زد میں، 84 ہزار افراد متاثر، کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے این ڈی آر ایف کی 16 ٹیمیں تعینات

بدایوں/سیتاپور (ایجنسی) اتر پردیش میں مانسون کی بارش کے باعث ندیوں میں طغیانی سے سیلاب کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ ریاستی راحت کمشنر کے دفتر کی جانب سے جاری اعداد و شمار کے مطابق ریاست کے 13 اضلاع کے تقریباً 173 گاؤں سیلاب کی زد میں ہیں۔ اس سے تقریباً 362,84 آبادی اور 058,13 ہیکٹر رقبہ متاثر ہوا ہے۔ حالانکہ ریاستی راحت کمشنر رشی کیش بھاسکر یشودی نے منگل کو صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا کہ ریاست میں صورتحال پوری طرح قابو میں ہے۔ ضلعی انتظامیہ کو ہائی الرٹ پر رکھا گیا ہے اور متاثرہ لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کے ساتھ ساتھ کھانے اور صحت کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ راحت کمشنر کے دفتر کی طرف سے جاری بیان کے مطابق ریاست کے جن 13 اضلاع کے 173 گاؤں سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں، وہ بدایوں، بہرائچ، بلیا، بارہ بنکی، بجنور، فرخ آباد، گوتم بدھ نگر، گونڈا، کاس گنج، لکھیم پور کھیری، مظفر نگر، سیتاپور اور اناؤ ہیں۔ سیلاب کی صورتحال پر نظر رکھنے کے لیے راحت کمشنر کے دفتر کا کنٹرول روم اضلاع سے مسلسل رابطے میں ہے۔ ہیلپ لائن نمبر 1070 پر موصول ہونے والی شکایات اور اطلاعات پر فوری کارروائی بھی کی جا رہی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق انتظامیہ کی جانب سے متاثرہ علاقوں میں راحتی کام جنگی پیمانے پر جاری ہیں۔ ریاست بھر میں 589,1 سیلاب چوکیوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ مجموعی طور پر 263,1 ریلیف شیلٹرز تیار کی گئی ہیں، جن میں سے 41 شیلٹرز فعال ہیں اور ان میں 045,1 لوگ رہ رہے ہیں۔ اب تک 845,4 لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا چکا ہے۔ راحتی کارروائیوں کے لیے 428 کشتیاں اور موٹر بوٹس اور 101,1 مقامی غوطہ خور تعینات کیے گئے ہیں۔ متاثرین کے درمیان اب تک 238,15 غذائی پیکٹ اور 316,30 لنچ پیکٹ تقسیم کیے جا چکے ہیں۔

کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے ریاست بھر میں این ڈی آر ایف کی 16 ٹیمیں تعینات کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ایس ڈی آر ایف اور پی اے سی کی ٹیموں کو 52 اضلاع میں مستعد رکھا گیا ہے۔ محکمہ موسمیات کی وارننگ عوام تک پہنچانے کے لیے بھی یکم اگست سے 18 اگست 2026 کے درمیان 52.140 کروڑ سے زیادہ ایس ایم ایس الرٹس بھیجے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی سیلاب اور آفات سے بچاؤ کے اقدامات مسلسل شیئر کیے جا رہے ہیں۔

آئی ایم کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا سالانہ انتخاب مکمل

آفتاب عالم صدر منتخب اور محمد ثقلین جنرل سکریٹری نامزد

امروہہ (نامہ نگار): آئی ایم کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا سالانہ انتخاب عابدی ہاؤس میں بیتی رات انتہائی خوشگوار اور پروقار ماحول میں باہمی رضامندی اور متفقہ طور پر مکمل ہو گیا۔ جس کی صدارت نوازش نقوی نے کی اور نظامت کے فرائض سید شیبان قادری نے انجام دیے۔ تنظیم کی مضبوطی، باہمی اتحاد اور بھائی چارے کی مثال قائم کرتے ہوئے تمام سابق طلبہ (اولڈ بوائز) نے متفقہ طور پر نئی باڈی (ایگزیکٹو کمیٹی) کی تشکیل کی۔ انتخابی عمل مکمل ہونے کے بعد الیکشن آفیسر کی جانب سے متفقہ طور پر منتخب عہدیداروں کا باضابطہ اعلان کیا گیا۔ متفقہ انتخاب کی اطلاع ملتے ہی تمام اراکین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور سبھی نے اس مثبت پیش رفت کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ نومنتخب عہدیداروں کو مبارکباد دینے اور پھول مالائیں پہنا کر ان کا استقبال کرنے کا سلسلہ دیر رات تک جاری رہا۔ اس موقع پر تنظیم کی نو تشکیل اور مستقبل کے منصوبوں کو لے کر متفقہ طور پر اہم ذمہ داریاں سونپی گئیں:

صدر: آفتاب عالم
نائب صدر: منتظم منصوری
جنرل سکریٹری: محمد ثقلین
سکریٹری: ضیاء الرحمن
جوائنٹ سکریٹری: شجاعت شمیم
خزانچی: سلیم الدین

پروگرام انچارج: علی عابدی

عہدہ سنبھالنے کے بعد نومنتخب صدر آفتاب عالم اور ان کی پوری ٹیم نے تمام اراکین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم نے جس اعتماد اور امید کے ساتھ ہمیں یہ اہم ذمہ داری سونپی ہے، ہم دیانتداری کے ساتھ اس پر پورا اترنے کی کوشش کریں گے۔ ہمارا بنیادی مقصد کالج کے تمام سابق طلبہ کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنا، ان کے مسائل حل کرنا اور علاقے میں سماجی و تعلیمی سرگرمیوں کو تیز تر بنانا ہوگا۔ اس پروقار تقریب کے دوران سابق صدر نوازش نقوی، یونس زیدی، امداد عابدی، سید شیبان قادری، نوازش خان، انعام الرحمن، وویک مدھوکر، گلریز عباس، شہاب الدین سیفی، محمد عارف، ڈاکٹر تابش، محمد پرویز، مجتبیٰ، عابد تفضیل، شعیب اختر، واجد علی بنٹی، آصف ضیاء وغیرہ بنیادی طور پر موجود رہے۔ تمام سینئر اراکین نے نومنتخب ایگزیکٹو کمیٹی کو مبارکباد دی اور ان کی شاندار اور کامیاب مدتِ کار کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

ہنر مند نوجوان خود انحصار اتر پردیش کی سب سے بڑی طاقت ہیں

کپل دیو اگروال کا معائنہ، نوجوانوں کو صنعت کی ضرورت کے مطابق تربیت دینے کی ہدایت

لکھنؤ، 19 اگست۔ یوگی حکومت ریاست کے نوجوانوں کو جدید ہنر، روزگار اور خود انحصاری سے جوڑنے کے لیے آئی ٹی آئی ٹریننگ سسٹم میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں کر رہی ہے۔ حکومت کا مقصد ریاست کے ریاستی آئی ٹی آئی کو روایتی تربیتی مراکز تک محدود رکھنے کے بجائے انہیں جدید ٹیکنالوجی، نئی تجارت اور صنعتوں کی ضروریات کے مطابق ڈھال کر مستقبل کے ہنر اور روزگار کے مراکز کے طور پر تیار کرنا ہے۔ اس تناظر میں، بدھ کے روز، پیشہ ورانہ تعلیم، ہنر کی ترقیات، اور صنعت کاری کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جناب کپل دیو اگروال نے لکھنؤ میں اتر پردیش ڈائریکٹریٹ آف ٹریننگ اینڈ ایمپلائمنٹ کا معائنہ کیا۔ انہوں نے مختلف محکمانہ سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور افسران کے ساتھ تفصیلی جائزہ اجلاس منعقد کیا تاکہ تربیتی نظام، محکمانہ اسکیموں کی پیشرفت اور نوجوانوں کو روزگار سے جوڑنے کی کوششوں کا جائزہ لیا جا سکے۔ میٹنگ میں ریاست بھر میں کام کرنے والے سرکاری آئی ٹی آئی میں تربیتی نظام، ٹرینرز کی دستیابی، تکنیکی وسائل، تربیت کا معیار، جدید تجارت اور تربیت حاصل کرنے والوں کو روزگار سے جوڑنے کی تیاریوں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ جناب کپل دیو اگروال نے کہا کہ نوجوانوں کے سیکھنے کا طریقہ تیزی سے بدل رہا ہے، اور ڈیجیٹل میڈیا اور نئی ٹیکنالوجیز کا اثر مسلسل بڑھ رہا ہے۔ اس لیے ہنر مندی کی تربیت کو جدید، ٹیکنالوجی پر مبنی اور روزگار پر مبنی بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ڈیجیٹل لرننگ، جدید ٹکنالوجی اور صنعت کی ضروریات کو تربیتی نظام میں شامل کریں اور آئی ٹی آئی میں دستیاب تکنیکی وسائل کے زیادہ سے زیادہ استعمال کو یقینی بنائیں۔ وزیر جناب اگروال نے کہا کہ آئی ٹی آئی نوجوانوں کے لیے بہتر کیریئر اور روزگار کے حصول کے لیے ایک طاقتور ذریعہ ہے۔ آئی ٹی آئی میں طلباء کی دلچسپی اور اعتماد بڑھانے کے لیے ایک موثر ایکشن پلان تیار کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ اسکول اور کالج کی سطح پر طلباء کو جدید آئی ٹی آئی تجارت، روزگار کے مواقع اور مہارت پر مبنی کیریئر کے اختیارات کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آئی ٹی آئی میں جدید اور روزگار پر مبنی کورسز کو فروغ دے کر تربیتی نظام کو نوجوانوں کے لیے مزید پرکشش بنایا جائے۔ وزیر کپل دیو اگروال نے کہا کہ ہنر کی تربیت کا مقصد صرف نوجوانوں کو سرٹیفکیٹ فراہم کرنا نہیں ہے، بلکہ انہیں روزگار اور خود روزگار کے لیے تیار کرنا بھی ہے۔ اس کے لیے ITIs اور صنعتوں کے درمیان ہم آہنگی کو مضبوط بنانے اور صنعت کی طلب کے مطابق تربیت کی ضرورت ہے۔ انہوں نے تربیت حاصل کرنے والوں کو روزگار کے مواقع سے جوڑنے کے لیے ٹھوس اقدامات کرنے کی ضرورت پر زور دیا، اور تکنیکی مہارتوں کے علاوہ مواصلاتی مہارت، سافٹ اسکلز، انٹرویو کرنے کی مہارت اور کام کی جگہ کی اہلیت کو شامل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ وزیر جناب اگروال نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ریاست کے آئی ٹی آئیز کو مستقبل کے ہنر مند مراکز کے طور پر تیار کریں، جو نئی ٹیکنالوجی، جدید تجارت اور صنعتوں کی ضروریات کے مطابق ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہنر مند نوجوان خود انحصار اتر پردیش کی سب سے بڑی طاقت ہیں۔ یوگی حکومت کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ آئی ٹی آئی میں تربیت یافتہ ہر نوجوان اپنی صلاحیتوں کے ذریعے باعزت روزگار حاصل کرے اور ریاست کی اقتصادی ترقی میں ایک فعال حصہ دار بنے۔ اس موقع پر پرنسپل سکریٹری ڈاکٹر ہری اوم، ڈائریکٹر ٹریننگ ابھیشیک سنگھ اور محکمہ اور ڈائریکٹوریٹ کے دیگر سینئر افسران موجود تھے۔

یوپی اسمبلی انتخابات 2027 میں بی جے پی 50 نشستیں بھی نہیں جیت پائے گی: اودھیش پرساد

لکھنؤ: سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے فیض آباد سے رکن پارلیمنٹ اودھیش پرساد نے دعویٰ کیا ہے کہ 2027 میں ہونے والے اتر پردیش اسمبلی انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) 50 نشستیں بھی حاصل نہیں کر پائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر بی جے پی 50 نشستیں جیتنے میں کامیاب ہوتی ہے تو یہ کسی عجوبے سے کم نہیں ہوگا۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی (سی ڈبلیو سی) کی میٹنگ، عام آدمی پارٹی کے رہنما ستیندر جین کی گرفتاری اور جھارکھنڈ میں طلبہ کی تحریک سمیت مختلف معاملات پر ردعمل دیتے ہوئے اودھیش پرساد نے بی جے پی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ اکھلیش یادو کی جانب سے آئندہ اسمبلی انتخابات میں این ڈی اے میں نشستوں کی تقسیم سے متعلق کی گئی پوسٹ پر ردعمل دیتے ہوئے اودھیش پرساد نے کہا کہ آئندہ انتخابات میں بی جے پی کے سامنے مشکلات ہی مشکلات ہیں اور اس کی راہ دشوار ہو چکی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ چندہ چوری اور مہنگائی سمیت کئی چیلنجز بی جے پی کے سامنے ہیں، لیکن ان مسائل کے حل کے لیے حکومت کے پاس کوئی واضح منصوبہ نہیں ہے۔ ان کے مطابق ملک کی معیشت مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے اور کسانوں کو کھاد تک دستیاب نہیں ہو رہی۔ ایس پی رکن پارلیمنٹ نے بی جے پی کے اتحادی جماعتوں کو بھی نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اتحادی ابھی سے نشستوں کی تقسیم کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں۔ ان کا دعویٰ تھا کہ بی جے پی عوام کا اعتماد بھی کھو چکی ہے۔ اودھیش پرساد نے کہا، ”اگر اتر پردیش اسمبلی انتخابات 2027 میں بی جے پی 50 نشستیں جیتتی ہے تو یہ ایک عجوبہ ہوگا۔“ جھارکھنڈ میں کئی امتحانات منسوخ کیے جانے کے معاملے پر بھی اودھیش پرساد نے ردعمل دیا۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کی حکومت کی جانب سے طلبہ سے بات چیت کے بعد امتحانات سے متعلق سخت اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ طلبہ کے مفادات کو اولین ترجیح دی گئی ہے۔ انہوں نے حکومت سے اپیل کی کہ طلبہ کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید منصوبے اور اقدامات کیے جائیں، تاکہ انہیں کسی بھی طرح کا نقصان نہ اٹھانا پڑے۔ اس سے قبل بھی اودھیش پرساد یوگی حکومت پر حملہ کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ یوگی حکومت کا وقت گزر چکا ہے اور ریاست کے عوام اس سے اکتا چکے ہیں۔ ان کے مطابق عوام کا حکومت پر اعتماد ختم ہو چکا ہے اور لوگوں نے اس سے دوری اختیار کر لی ہے۔ اودھیش پرساد نے وزیر اعلیٰ کی جانب سے کی جانے والی مختلف اعلانات کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا تھا کہ ان میں حکومت کی بے چینی صاف نظر آتی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ ان اعلانات میں نہ طاقت ہے، نہ یقین اور نہ ہی اعتماد، جبکہ حکومت کی رخصتی یقینی ہے۔

فلسطین کے مسئلے کا پُرامن سیاسی حل ہی دیرپا امن کی ضمانت ہے: ڈاکٹر عمار رضوی

لکھنو، 19 اگست (یو این آئی) ڈاکٹر عمار رضوی، صدر تنظیم برائے جوہری تخفیفِ اسلحہ، عالمی امن و ماحولیات نے حال ہی میں پوپ لیو چہاردہم کی جانب سے کی گئی اس اپیل کا خیر مقدم کیا ہے، جس میں انہوں نے بین الاقوامی قوانین کے مطابق امن و سلامتی کے ساتھ رہنے والی ایک آزاد، خودمختار اور بااختیار فلسطینی ریاست کے قیام پر زور دیا ہے۔ ڈاکٹر رضوی نے کہا کہ تنظیم کا پختہ یقین ہے کہ پائیدار اور منصفانہ امن کے قیام کے لیے تشدد کا خاتمہ، شہریوں کی سلامتی، انسانی ہمدردی اور تمام انسانوں کے لیے تحفظ، عزت و وقار کو یقینی بنانا ناگزیر ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ فلسطین کے مسئلے کا کوئی بھی دیرپا حل طاقت اور تشدد کے ذریعے نہیں، بلکہ بامعنی مذاکرات، سیاسی مفاہمت اور بین الاقوامی قوانین کے احترام کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ اسی لیے ایک پُرامن سیاسی حل خطے میں مستقل امن کی جانب سب سے موثر اور دیرپا راستہ فراہم کر سکتا ہے۔ تنظیم کے صدر ڈاکٹر عمار رضوی نے اپنے مکتوب میں پوپ لیو چہاردہم کی اخلاقی قیادت کو سراہتے ہوئے ان کی روحانی بصیرت اور عالمی امن کے لیے کی جانے والی کوششوں کی ستائش کی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ عالمی حالات میں مذہبی اور سیاسی قیادتوں کی یہ ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے کہ وہ نفرت، تشدد اور تصادم کے بجائے مکالمے، برداشت، انسانی ہمدردی اور مفاہمت کو فروغ دینے کے لیے مشترکہ کوششیں کریں۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ ویٹیکن کی قیادت میں امن اور مفاہمت کے موضوع پر ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کرنے پر سنجیدگی سے غور کیا جائے، جس میں دنیا بھر کے مذہبی رہنماؤں، سیاسی شخصیات، دانشوروں، انسانی حقوق کے ماہرین اور امن کے حامیوں کو شرکت کی دعوت دی جائے۔ ان کے مطابق ایسی عالمی سطح کی کوشش فلسطین سمیت دنیا کے مختلف تنازعات کے حل کے لیے ایک مؤثر فکری اور سفارتی پلیٹ فارم فراہم کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فلسطین میں قیامِ امن صرف ایک خطے کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری انسانیت کے اجتماعی ضمیر کا امتحان ہے۔ معصوم شہریوں کی جان و مال کا تحفظ، انسانی امداد کی بلا رکاوٹ فراہمی اور ہر انسان کے بنیادی حقوق و وقار کا احترام کسی بھی مہذب عالمی نظام کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ اس مقصد کے لیے عالمی برادری کو محض تشویش کے اظہار تک محدود رہنے کے بجائے عملی، سنجیدہ اور نتیجہ خیز سفارتی اقدامات کرنے چاہئیں۔ ڈاکٹر رضوی نے واضح کیا کہ ان کی تنظیم ایسی تمام کوششوں کی مکمل حمایت اور ہر ممکن تعاون پیش کرنے کے لیے تیار ہے جو تشدد کے خاتمے، انسانی جانوں کے تحفظ، باہمی اعتماد کی بحالی اور سیاسی مذاکرات کے فروغ میں معاون ثابت ہوں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مکالمے، انسانی ہمدردی، باہمی احترام اور مفاہمت کے ذریعے فلسطین کے مسئلے کے ایک منصفانہ اور پائیدار سیاسی حل کی راہ ہموار ہوگی اور خطے کے عوام کو وہ امن، تحفظ اور باوقار زندگی نصیب ہو سکے گی جس کے وہ حق دار ہیں۔

تلسی داس نے اودھی کو ادبی وقار اور عوامی مقبولیت عطا کی: پروفیسر گریش مشرا

لینگویج یونیورسٹی میں جن سکھ دایک تلسی کے موضوع پر ایک روزہ قومی سیمینار کا انعقاد

لکھنؤ، 19 اگست 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے اودھی ریسرچ پیٹھ کی جانب سے گوسوامی تلسی داس جینتی کے موقع پر 'جن سکھ دایک تُلسی' کے موضوع پر ایک روزہ قومی سیمینار کا انعقاد وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی صدارت میں یونیورسٹی کے اٹل ہال میں کیا گیا۔ سیمینار میں پروفیسر گریش مشرا نے مہمان خصوصی اور پروفیسر ہری شنکر مشرا نے مہمان ذی وقار کی حیثیت سے شرکت کی۔ سیمینار کے موضوع کی اہمیت اور معنویت پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر یوگیندر سنگھ نے کہا کہ گوسوامی تلسی داس کا ادب محض مذہبی یا روحانی شعور تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں عوامی فلاح، انسانی اقدار، سماجی ہم آہنگی اور لوک منگل کی جامع فکر نمایاں طور پر موجود ہے۔ 'جن سکھ دایک تُلسی' کا عنوان خود تلسی داس کی اس فکر کی عکاسی کرتا ہے جس میں عام انسان کی خوشی، بہبود اور اخلاقی زندگی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اودھی ریسرچ پیٹھ کی جانب سے اس موضوع پر قومی سیمینار کا انعقاد نہ صرف تلسی داس کی ادبی خدمات کو یاد کرنے کی ایک علمی کوشش ہے بلکہ اودھی زبان و ادب کی عظیم روایت کو نئی نسل سے جوڑنے کی سمت میں بھی ایک اہم قدم ہے۔ ایسے علمی پروگراموں کے ذریعے تلسی ادب کی عصری معنویت اور اودھی زبان کی ادبی وسعت پر سنجیدہ گفتگو کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ سیمینار کی صدارت کرتے ہوئے لینگویج یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ گوسوامی تلسی داس ہندوستانی ادبی، ثقافتی اور روحانی روایت کی ایک عظیم شخصیت ہیں۔ تلسی داس نے اپنی تخلیقات کے ذریعے اعلیٰ انسانی اقدار کو عوام تک ان کی اپنی زبان میں پہنچایا۔ ان کی زبان میں سادگی، اثر آفرینی اور عوامی زندگی سے گہرا تعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا ادب صرف ایک مخصوص طبقے تک محدود نہیں رہا بلکہ معاشرے کے وسیع ترحصے نے اسے قبول کیا اور اپنی زندگی سے جوڑا۔ اس قومی سیمینار کے مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر گریش مشرا نے کہا کہ گوسوامی تلسی داس ہندوستانی ادب اور تہذیب کی ایسی عظیم شخصیت ہیں جن کی تخلیقات نے صدیوں سے عوامی زندگی، سماجی اقدار اور ثقافتی شعور کو متاثر کیا ہے۔ تلسی داس کا ادب محض ایک عہد کی نمائندگی نہیں کرتا بلکہ اس میں انسانی زندگی سے متعلق ایسے آفاقی تصورات موجود ہیں جو ہر دور میں اپنی معنویت برقرار رکھتے ہیں۔ پروفیسر گریش مشرا نے کہا کہ تلسی داس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے گہرے فلسفیانہ اور روحانی افکار کو ایسی زبان اور اسلوب میں پیش کیا جو عام انسان کے لیے قابلِ فہم تھا۔ انھوں نے اودھی زبان کو اپنے اظہار کا ذریعہ بنا کر نہ صرف اس زبان کی ادبی صلاحیتوں کو اجاگر کیا بلکہ اسے وسیع عوامی سطح پر وقار اور مقبولیت بھی عطا کی۔ ان کی تخلیقات میں عوامی زندگی، لوک روایت اور ہندوستانی تہذیب کی گہری جھلک ملتی ہے۔ مہمان ذی وقار کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر ہری شنکر مشرا نے کہا کہ گوسوامی تلسی داس کو محض ایک مذہبی شاعر کے طور پر دیکھنا ان کی ادبی اور لسانی شخصیت کے ساتھ انصاف نہیں ہوگا۔ وہ ایک ایسے عظیم تخلیق کار تھے جنہوں نے ہندوستانی شعری روایت، عوامی زبان اور کلاسیکی ادبی شعور کے درمیان ایک مضبوط رشتہ قائم کیا۔ ان کی تخلیقات میں زبان کی سادگی، اسلوب کی پختگی، شعری حسن اور فکری گہرائی ایک ساتھ نظر آتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ تلسی داس کی سب سے نمایاں ادبی خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے اودھی زبان کو محض اظہار خیال کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ اسے ایک مکمل ادبی زبان کے طور پر برتا۔ ان کی شاعری میں اودھی کی صوتی لطافت، محاوراتی قوت، لوک تجربات اور تہذیبی حافظہ اس خوب صورتی سے جلوہ گر ہوتا ہے کہ زبان خود ان کے شعری اظہار کا ایک اہم کردار بن جاتی ہے۔ تلسی داس نے عوام میں رائج الفاظ، محاوروں اور روزمرہ کے اسلوب کو ادبی وقار عطا کیا۔ اس سیمینار میں معروف ہندی شاعر کملیش موریا اور پروفیسر ثوبان سعید نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس قومی سیمینار کے اختتام پر کوی سمّیلن کا بھی انعقاد کیا گیا تھا جس میں اودھی اور ہندی کے شاعروں نے اپنی تخلیقات پیش کیں۔ ان میں کملیش موریہ، سونی مشر، منوج اوستھی سکھد یو اور سندیپ انوراگی اہم ہیں۔ اس سیمینار اور کوی سمّیلن کی نظامت ڈاکٹر نیرج شکلا اور شکریے کے کلمات پروفیسر ثوبان سعید نے ادا کیا۔ اس قومی سیمینار اور کوی سمّیلن کے انعقاد میں ڈاکٹر آرادھنا اوستھی، ڈاکٹر ہمانشو گنگوار، ڈاکٹر یوگیندر کمار سنگھ، اکٹر نیرج شکلا کنوینز اور کوارڈینیٹر پروفیسر ثوبان سعید نے اہم کردار کیا۔

آئی پی ایس افسر کی والدہ کے قتل و ڈکیتی کا معمہ حل نہ ہو سکا

پولیس کی چار ٹیمیں تفتیش میں مصروف، زیورات کی بازیابی کا دعویٰ مسترد

امبیڈکر نگر: 19 اگست (پی این ایس) لکھنؤ میں اتر پردیش پولیس ہیڈ کوارٹر میں تعینات آئی پی ایس افسر آشوتوش مشرا کی والدہ اندراوتی کے قتل اور ڈکیتی میں پولیس کو ابھی تک کوئی ٹھوس سراغ نہیں مل سکا ہے۔ پولیس ٹیمیں گاؤں والوں اور رشتہ داروں سے پوچھ گچھ کر رہی ہیں۔ اس دوران ڈی آئی جی سومن ورما نے ایک بار پھر مالی پور کے رودھا دھامر وا گاؤں کا دورہ کیا، جائے وقوعہ کا معائنہ کیا، آشوتوش مشرا سے ملاقات کی، اور انہیں منصفانہ کارروائی کا یقین دلایا۔ دریں اثنا، ایس پی پراچی سنگھ نے بدھ کو ایک بیان جاری کیا، جس میں گمشدہ زیورات کی بازیابی سے صاف انکار کیا۔ آئی پی ایس افسر آشوتوش مشرا کی 91 سالہ ماں اندراوتی دیوی کی لاش 16 اگست کی صبح مالی پور کے رودھا دھمر وا گاؤں میں ملی تھی۔ خاندان کی معلومات کا جواب دیتے ہوئے آشوتوش مشرا نے نامعلوم افراد کے خلاف قتل اور زیورات کی چوری کا الزام لگاتے ہوئے ایف آئی آر درج کرائی۔ اس واقعے کو تین دن گزر چکے ہیں۔ حقیقت سے پردہ اٹھانے کے لیے تشکیل دی گئی چار ٹیمیں مختلف پہلوؤں سے تفتیش کر رہی ہیں۔ متوفی کے لواحقین اور اس کے گھر آنے والے نوکروں سے مکمل پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ ایک درجن سے زائد لوگ پولیس کے ریڈار پر ہیں۔ تمام تر کوششوں کے باوجود، پولیس کو ابھی تک کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس سے انہیں گمشدہ زیورات کا پتہ لگانے میں مدد مل سکے۔ منگل کی شام آشوتوش مشرا نے اس ہائی پروفائل کیس میں ہونے والے انکشافات اور زیورات کی بازیابی کے جھوٹے دعووں پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور پولیس سے اپیل کی کہ وہ کسی بھی بے قصور لوگوں کو جھوٹے الزام میں نہ پھنسائیں۔ یہ ایک بار پھر دارالحکومت میں گونج اٹھا، جس سے سوشل میڈیا سے لے کر سیاسی حلقوں تک بحث چھڑ گئی۔ بدھ کی دوپہر ڈی آئی جی ایودھیا سومن ورما، ایس پی پراچی سنگھ کے ساتھ گاؤں پہنچے۔ انہوں نے آشوتوش مشرا کے ساتھ تقریباً 30 منٹ تک مختلف نکات پر تبادلہ خیال کیا۔

ایرا یونیورسٹی میں فزیوتھراپی کا پانچ روزہ ویلیو ایڈڈ کورس

ماہرین نے طلبہ کو جدید کلینیکل تکنیکوں کی عملی تربیت دی

لکھنؤ۔ محکمہ فزیوتھراپی، فیکلٹی آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز اینڈ ریسرچ، ایرا یونیورسٹی نے 18 سے 22 اگست 2026 تک فزیوتھراپی کے طلبہ اور پیشہ ور افراد کے علمی علم، کلینیکل مہارتوں اور عملی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کے مقصد سے ہینڈز آن ورکشاپس پر مشتمل پانچ روزہ ویلیو ایڈڈ کورس کامیابی کے ساتھ منعقد کیا۔ ورکشاپ کو دو خصوصی ماڈیولز کے تحت ترتیب دیا گیا تھا۔ ورکشاپ 1 جو 18 سے 20 اگست 2026 تک منعقد ہوئی، اونکولوجی ری ہیبلیٹیشن، پیری فیرل، اسپائنل اور وِسرل مینی پولیشن پر مرکوز تھی، جبکہ ورکشاپ 2 جو 21 سے 22 اگست 2026 تک منعقد ہوئی، ڈرائی نیڈلنگ اور سیریاکس کانسیپٹ پر مشتمل تھی۔ پروگرام میں دو ممتاز ریسورس پرسنز ڈاکٹر شیلندر مہتا (PT) اور ڈاکٹر شگن اگروال (PT) نے شرکت کی۔ ڈاکٹر شیلندر مہتا، پرنسپل اور پروفیسر، محکمہ فزیوتھراپی، جے آر این راجستھان ودیا پیٹھ یونیورسٹی، اودے پور، اسپائنل، پیری فیرل اور وِسرل مینی پولیشن کے ساتھ ساتھ اونکولوجی ری ہیبلیٹیشن میں اپنی مہارت کے لیے معروف ہیں۔ ڈاکٹر شگن اگروال، پروفیسر اور ڈین، اسکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز، گیلکوٹیا یونیورسٹی، گریٹر نوئیڈا، فزیوتھراپی کے ایک ماہر پیشہ ور ہیں اور ڈرائی نیڈلنگ اور سیریاکس کانسیپٹ میں مہارت رکھتے ہیں۔ پہلی ورکشاپ کے دوران شرکاء کو اونکولوجی ری ہیبلیٹیشن کے اصولوں اور مقاصد، کینسر سے متعلق تھکن کے انتظام، پیری فیرل مینی پولیشن تکنیک، اسپائنل مینی پولیشن، وِسرل مینی پولیشن، احتیاطی تدابیر اور ممانعتی حالات کے بارے میں جامع نظریاتی اور عملی معلومات فراہم کی گئیں، ساتھ ہی کیس ڈسکشن کے ذریعے کلینیکل اطلاق بھی سمجھایا گیا۔ ان سیشنز میں شواہد پر مبنی تشخیص، کلینیکل ریزننگ، پالپیشن، ہینڈز آن تکنیک اور مریضوں کی نگہداشت میں ان کے مناسب استعمال پر زور دیا گیا دوسری ورکشاپ میں شرکاء کو ڈرائی نیڈلنگ کے تصورات اور شواہد، اناٹومی اور ٹرگر پوائنٹ کی شناخت، اوپری اور نچلے اعضاء میں ڈرائی نیڈلنگ تکنیک، سیریاکس کانسیپٹ اور اس کے کلینیکل اطلاق، کلینیکل انٹیگریشن، ہینڈز آن پریکٹس اور حفاظت، احتیاطی تدابیر اور پیچیدگیوں کے بارے میں عملی تربیت فراہم کی گئی۔ ان انٹرایکٹو سیشنز نے شرکاء کو جدید فزیوتھراپی تکنیکوں اور ان کی کلینیکل اہمیت کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دی۔ ورکشاپ کا افتتاح پروفیسر (ڈاکٹر) عباس علی مہدی، معزز وائس چانسلر، ایرا یونیورسٹی نے کیا۔ انہوں نے ریسورس پرسنز کی جانب سے اپنی مہارت شیئر کرنے کو سراہا اور محکمہ فزیوتھراپی کی جانب سے اہم کلینیکل مطابقت رکھنے والے مہارت پر مبنی پروگرام کے انعقاد کی ستائش کی۔ انہوں نے تعلیمی علم اور کلینیکل پریکٹس کے درمیان فرق کو کم کرنے میں اس طرح کے ہینڈز آن لرننگ کے مواقع کی اہمیت پر زور دیا۔ پروفیسر (ڈاکٹر) سمیت استھانہ، سربراہ، محکمہ فزیوتھراپی نے ریسورس پرسنز کا استقبال کیا اور فزیوتھراپی میں مسلسل پیشہ ورانہ ترقی اور عملی تربیت کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

اینیمل بائیولوجیکل میڈیسن انسٹی ٹیوٹ کی تعمیر کے لیے 5 کروڑ روپے منظور

لکھنؤ، 19 اگست۔ اتر پردیش کی حکومت نے ویٹرنری سروسز اینڈ اینیمل ہیلتھ ایکٹ کے تحت لکھنؤ کے بادشاہ باغ (نزد لکھنو یونیورسٹی) واقع اینیمل ہسبنڈری کالونی اینیمل بائیولوجیکل میڈیسن انسٹی ٹیوٹ کی تعمیر کے لیے رواں مالی سال میں 5 کروڑ کی رقم کو منظوری دی ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ انیمل ہسبنڈری کی جانب سے ایک سرکاری حکم نامہ جاری کیا گیا ہے۔ حکومتی حکم نامے میں ڈائرکٹر آف ڈیزیز کنٹرول کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ منظور شدہ رقم کی نسبت ایگزیکیوٹنگ ایجنسی کو جاری کیے گئے فنڈ کام کی ضروریات کے مطابق ہوں۔ منظور شدہ فنڈ صرف اس مقصد کے لیے خرچ کیے جائیں گے جس کے لیے وہ منظور کیے گئے ہیں۔

جین زی کے لیے اسکولوں کی نگرانی کا ڈیجیٹل موڈ

سوشل میڈیا پر اسکولوں کی شکایات کی اب فوری طور پر کی جائے گی جانچ

لکھنو: 19 اگست (پی این ایس) حکومت نے ریاست میں سرکاری اور امداد یافتہ اسکولوں میں انتظامات کے حوالے سے سوشل میڈیا پر موصول ہونے والی شکایات پر سخت موقف اختیار کیا ہے۔ چیف سکریٹری کی طرف سے جاری کردہ ہدایت کے نکتہ نمبر 14 میں کہا گیا ہے کہ سوشل میڈیا، میڈیا یا کسی دوسرے ذریعے سے موصول ہونے والی کسی بھی شکایت کی فوری طور پر جانچ کر کے مستند حقائق کا تعین کیا جائے۔ مزید یہ کہ تحقیقات سوشل میڈیا کے ذریعے پیش کی جائیں۔ حکومت نے حکام کو حقائق پر مبنی معلومات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ غلط معلومات پھیلانے والے سوشل میڈیا ہینڈلز کی نگرانی اور تردید کرنے کی بھی ہدایت کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بغیر تصدیق کے اسکولوں سے متعلق کسی بھی شکایت یا وائرل دعوے کو سچ ماننے کے بجائے حقائق پر مبنی تحقیقات کی جائیں گی اور سرکاری معلومات پیش کی جائیں گی۔ یہ انتظام خاص طور پر جنرل Z اور ڈیجیٹل نسل کے لیے اہم ہے، جو سوشل میڈیا پر سرگرم ہیں۔ اگر اسکولوں سے متعلق کوئی مسئلہ، شکایت یا دعویٰ سوشل میڈیا پر سامنے آتا ہے تو اب حقائق کی تصدیق اور صورتحال کو واضح کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔ اس سے طلباء ※ اور والدین تک درست معلومات پھیلانے اور غلط معلومات کو روکنے میں مدد مل سکتی ہے۔ چیف سکریٹری کی ہدایت میں اسکول کی صفائی، پینے کے پانی، بیت الخلا، بجلی، باقاعدگی سے پڑھائی سکھانے اور دیگر سہولیات کے ساتھ ساتھ والدین کے ساتھ باقاعدہ رابطے پر بھی زور دیا گیا ہے۔ پوائنٹ 13 میں اساتذہ، تعلیمی حکام، والدین، اور ایس ایم سی کے اراکین کے درمیان باقاعدگی سے رابطہ کرنے اور پیرنٹ ٹیچر ایسوسی ایشن (پی ٹی اے) کے اجلاس کو مؤثر طریقے سے منظم کرنے کے لیے ہدایات شامل ہیں۔ حکومت نے واضح کیا ہے کہ طلباء کے لیے صاف، محفوظ، اچھی طرح سے آراستہ اور معیاری تعلیمی ماحول فراہم کرنا اولین ترجیح ہے۔

لکھنو میں کانوڑیوں نے شیولنگ سے چاندی کے غلاف کو ہٹانے کا کیا مطالبہ

موہان روڈ کو کیا بلاک، جام کی وجہ سے ایمبولینس بھی پھنسی

لکھنو: 19 اگست (پی این ایس) بدھیشور مہادیو مندر میں جلبھیشیک کے لیے پریئر (بٹھور) گنگا گھاٹ سے نکلی ننگے پاؤں کانوڑ یاترا بدھ کو آگرہ۔ لکھنؤ ایکسپریس وے کے زیرو پوائنٹ پر موہان روڈ پر پہنچی۔ یہاں، بید یہی سینا کی قیادت میں تقریباً 3500 کانوڑیوں نے سڑک پر دھرنا شروع کیا، شیولنگ پر چاندی کے غلاف کو ہٹانے اور براہ راست جلبھیشیک کرنے کی اجازت دینے کا مطالبہ کیا۔ جس سے موہان روڈ پر بڑے پیمانے پر ٹریفک جام ہو گیا۔ کئی ایمبولینسیں اور ضروری گاڑیاں پھنس گئیں جس سے پیدل چلنے والوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ لکھنؤ میں ساون کے مہینے کے تیسرے بدھ کو تقریباً 3500 کانوڑیوں کے احتجاج کی وجہ سے موہان روڈ پر ٹریفک متاثر ہو گیا۔ بید یہی سینا کی قیادت میں کانوڑیوں نے بدھیشور مہادیو شیولنگ سے چاندی کے غلاف کو ہٹانے اور اصل شیولنگ کو دیکھنے کی اجازت دینے کا مطالبہ کیا۔ احتجاج کے باعث سڑک پر تقریباً دو کلو میٹر طویل ٹریفک جام ہو گیا۔ کانوڑیوں کا دعویٰ ہے کہ وہ بٹھور میں گنگا کے کنارے سے گنگا کا پانی لائے ہیں۔ وہ اصل شیولنگ کو دیکھنے کے بعد ہی جل ابھیشیک کی رسم ادا کرنا چاہتے ہیں۔ اس دوران مظاہرین نے نعرے لگائے: ”یہ کانوڑیوں کی درخواست ہے: شیولنگ کو بغیر احتجاج کے کھولو“۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی اے سی پی کاکوری شکیل احمد سمیت تین تھانوں کی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی۔ پولیس نے مظاہرین سے مذاکرات کر کے صورتحال پر قابو پانے کی کوشش کی۔ فی الحال افسران کی موجودگی میں حالات پر قابو پانے کی کوششیں جاری ہیں۔ بید یہی سینا کے قومی صدر انمول دویدی نے بتایا کہ تنظیم اتوار کو بدھیشور مہادیو مندر سے تقریباً 3500 کانوڑیوں کے ساتھ بٹور کے لیے روانہ ہوئے تھے اور وہ بدھ کو گنگا کا پانی لے کر واپس آئے ہیں۔ انمول دویدی کے مطابق شیولنگا پر کئی سالوں سے چاندی کا لیپ کیا گیا ہے۔